

# زادِ رَاہُ

منتخب احادیث کا اردو تراجم

جلیل آسن ندوی

اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ

۳۳-۱، شاہ عالم مارگٹ، لاہور (مغربی پاکستان)

(جلد حقوق بحق) ششہ محفوظ میں )

طبع \_\_\_\_\_ احقر حسین ڈاکٹر کٹر  
 دشر \_\_\_\_\_ اسٹاک ہولیکیشٹریشٹ  
 سہادی اللہ عام داکٹر، لاہور  
 مطبع \_\_\_\_\_ امید پرنٹر لاہور

اشاعت۔

پہلی      ستمبر ۱۹۴۳ء      ۲۰۰۰

قیمت: \_\_\_\_\_  
 { پہلی کپی ۱۵/۲۵  
 دوسری کپی ۱۰/۲۵ }

زاہد راہ

تَزَوُّدًا فَاتَّكَانَ خَيْرَ الزَّالِاتِ الْقَوَىٰ

(البقرہ - ۱۷۷)

وہ زاہد راہ اختیار کر کے مسافر ہو)

زاہد راہ مسافر کے لئے لو، اور بہترین زاہد راہ تقویٰ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَطْلُبُ قَلْبَكَ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ،

عِنْدَ سَمَاءِ الْقُرْآنِ،

فِي مَجَالِسِ الذِّكْرِ،

فِي أَوْقَاتِ الْخُلُوعِ،

فَإِنْ لَمْ يَجِدْكَ فِي هَذِهِ الْمَوَاطِنِ

فَلَيْسَ اللَّهُ أَنْ يَمُنَّ عَلَيْكَ بِقَلْبٍ،

فَوَاقَةُ لَا قَلْبَ لَكَ - (محدث سوسائٹس)

تم میں مواقع پر اپنے قلب کا ہاتھ نہ مارو، ورنہ تمہارے دل سے

دُکھ بھڑکے گا اور تمہاری زندگی کے اوقات میں۔ اگر تمہیں کوئی

پر اپنے پہلو میں دل نہ پاؤ، (یعنی اللہ تعالیٰ میں تمہارا دل نہ

لگے اور دل خدا کی طرف متوجہ نہ ہو) تو اللہ سے دور ہو سکتا

ہو گا کہ وہ تمہیں ایک دل مرحمت فرما دے اس لیے کہ تمہارے

ہاں دل نہیں ہے۔

## عرض ناشر

احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح روایتیں مسلمانوں کا ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جس کی مثال کوئی امت یا قوم پیش نہیں کر سکتی۔ احادیث اور نبوی حدیث پر اتنی بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں کہ ان کی فہرست ہی مرتب کرنے کے لیے ایک عظیم کتاب کی ضرورت ہے۔ یہ ایک ایسا بحر فناء ہے کہ جس کے ساحل پر پہنچنے کے لیے ایک قندیل دراز درکار ہے۔ یہ ایک ایسا علمی کارنامہ ہے جس پر امت مسلمہ کا فخر کرتے ہیں۔

ایک دوسرے نقطہ نظر سے غور کریں تو ایک مسلمان کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے باپ کی سنت کی پیروی کرے یا اللہ عزوجل کے ایک ایک قول و فعل کو عربی زبان سے اس کی روشنی میں اپنی ذہنی اور اخروی زندگی کو منسلک کرے۔

موجودہ زمانہ ایسی جگہ ہے کہ وہاں سے بے لگنی مام ہے اور ایک عام شخص کو بھی چاہے ضروریات کی وجہ سے عظیم کمزوریوں کا شکار کرنے یا اس سے استفادہ کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ یہ وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ ایسے تمام حضرات کے لیے احادیث و نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایسا ایک مجموعہ تیار کیا جائے کہ جس کو ایک طرف قلیل وقت میں پڑھا جائے تو دوسری طرف عظیم الشان زندگی میں اس کو کئی دہائیوں تک سکے۔

وقت کی اس اہم ضرورت کے پیش نظر ہم نے مولانا جلیل الرحمن صاحب ندوی کا بہت مجموعہ احادیث کو اپنی کتاب میں شامل کیا۔ تقاضا ہے اس مجموعہ کو ایسا قبولی مام حاصل ہو کہ چند ہی سالوں میں اس کے کئی ایڈیشن نکلیں۔

اب مولانا صاحب نے احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوسرا مجموعہ "تراجم احادیث" کے عنوان سے مرتب کیا ہے۔ اور ہم اس کو بھی کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ احادیث

یہاں اظہار کا طریقہ و علم میں فرق مرتب کیجئے، واقعہ یہ ہے کہ ترتیب کے لحاظ سے پہلے نقلی ثانی ہر  
لہذا کے تقریبی اول پر فرقیت ملتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے اس مجموعہ کو مرتب کیا  
ہے اور میں اس طریقہ سے اس کو پیش کیا ہے، یہ اس کا حصہ ہے۔

اس مجموعہ کو خاص ترجیح فقہاء اہل علم سے رتبہ کیا گیا ہے۔ جو حضرات مختصر وقت  
اور آسانی عام فہم انداز میں جو اہر اساتذہ کے تعلیم پر توجہ دینا چاہتے ہیں ان کے لیے یہ  
مجموعہ انشا اللہ ایک نعمت غیر سترقہ ثابت ہوگا۔ ترجیح یہاں اس واجتماعات کے لیے ایک  
قاری کتاب ہے۔

کتاب امارت کے مروجہ دو کتابت سے ہٹ کر ہم نے اس کو جدید ترین انداز میں  
پیش کیا ہے جس میں ہر ضابطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل واسطہ اہل علم کے کلام  
رسول اللہ تعالیٰ علیہم السلام میں طبع و ضبط کیے گئے ہیں۔ یہیں اسید ہے کہ انشا اللہ  
قاری کرام کو اندازہ ہوتا ہے گا۔

ہم نے مثنیٰ اس کتاب کو مشعل کیا ہے کہ تم اس انداز میں کہیں کوئی غلطی نہ رہے ہوئے  
لیکن بشری کمزوری کا چارہ یہ ہیں ممکن ہے کہ کہیں مہر کوئی غلطی ہو گئی ہو تمام اہل علم حضرات  
سے گزارش ہے کہ اگر ان کو اس کتاب میں کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو اس سے ناشر کو فوراً  
مطلع فرمادیں تاکہ اس کو درست کیا جاسکے۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے شایانہ  
بہترین انداز میں پیش کریں۔ جس موقع ہے کہ انشا اللہ تعالیٰ پہلے اور نئے زاویہ کی طرح  
یہ دوسرا مجموعہ نیا زاویہ قبول عام حاصل کرے گا۔

نیا زاویہ

اطلاقی مجلس  
ڈاکٹر سید محمد شفیع شاہ

لاہور ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

مطبع ۲۲ اگست ۱۹۸۱ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالشُّكْرُ وَالْمَدْحُ لِمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ خَيْرُ النَّاسِ أَهْلًا  
وَصَلَّى إِلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي

[illegible]

اپنے ظلم کی سنگ مرثبہ نے ایسی حدیثوں سے استغناء کیا ہے جو محض کے نزدیک  
وایتہ اقلید سے ماقطع ہیں۔

تشریح میں اس بات پر اکتفا ہے کہ منکر کیا گیا ہے۔

زنا و طام و غیرہ میں جس کے خلاف جہاد کیا گیا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی مجموعہ سے اپنے بندوں کو فلاح پہنچائے۔ اور مٹا کر اپنے

اسے اپنی خوشنودی کا وسیلہ اور نجات کا ذریعہ بنائے۔

وَمَا تَكُنْ مِنْهُمْ وَهْلًا لَكَ السَّيِّئَةُ الْغَرِيمَةُ

۳۳	کتاب سنت کی پیروی	۱۷	نیت کی پاکیزگی
۳۴	اللہ سے حق کی تکوید۔	۱۸	لوہہ ہمالیہ کے ذرا۔
۳۴	قرآن سے گہرا تعلق۔	۱۸	اسی نیت کا صلہ۔
۳۵	دوسرا خدا کا دھرمیت۔	۱۹	دنیا پرست و ظالم کا انجام۔
۳۵	اسما نے سنت کی اہمیت۔	۱۹	عقیدہ نیا کے لیے ظہر و باطن کا حصول۔
۳۶	اشہار سنت کا غیر معمولی دور۔	۲۰	ظہر قرآن اور اخلاقی نیت۔
۳۷	عبادات	۲۱	نیک کار کا چاروں شکار۔
۳۸	سورگ اور دوزخ الہی۔	۲۱	دیکھ کر آجی۔
۳۸	دخو و شعلہ کی پیروی۔	۲۲	اخلاقی نیت کی اہمیت۔
۳۹	انہی و مذاکے نیت۔	۲۲	روا، شرک ہے۔
۳۹	نیک اور دوزخ منفرد و نیک۔	۲۳	خدا کی دعا مستحق۔
۴۰	نیت پر حق پرست سوا۔	۲۴	اکثر ظہر کا صلہ۔
۴۰	آخری سعیت کیلئے کا نیت۔	۲۴	اخلاقی نیت اور اس کی اہمیت۔
۴۱	خدا کے ایوب۔	۲۵	اخلاقی نیت اور انجام الہی۔
۴۱	سور سے نیت و نیت کی دلیل۔	۲۵	اخلاقی نیت پر اثر۔
۴۲	نور و نیت کے لیے نیت کے مقام۔	۲۶	ایمانیات
۴۲	نور و نیت کی نیت کی نیت۔	۲۸	نور و نیت اور نیت کی نیت۔
۴۳	نور کے لیے نیت کی نیت۔	۳۰	نور و نیت اور نیت کی نیت۔
۴۳	نور و نیت کی نیت کی نیت۔	۳۱	نور و نیت کی نیت۔
۴۴	نور کی نیت۔	۳۲	ایمان کی نیت۔



# شعائر شریعت

۴۹	شعائر اسلام کا مجموعہ	۴۹	شعائر اسلام کا مجموعہ
۵۰	دھرم کا حق	۵۰	دھرم کا حق
۵۱	جنت میں کے عقوبت کے	۵۱	جنت میں کے عقوبت کے
۵۲	دھرم کے پچھلے عقوبت کا مسئلہ	۵۲	دھرم کے پچھلے عقوبت کا مسئلہ
۵۳	دھرم کی رعایت کے بعد ہی ہے	۵۳	دھرم کی رعایت کے بعد ہی ہے
۵۴	دھرم کی رعایت کے بعد ہی ہے	۵۴	دھرم کی رعایت کے بعد ہی ہے
۵۵	دھرم کے ساتھ شریعت	۵۵	دھرم کے ساتھ شریعت
۵۶	دھرم کا حق	۵۶	دھرم کا حق
۵۷	دھرم کا حق	۵۷	دھرم کا حق
۵۸	دھرم کا حق	۵۸	دھرم کا حق
۵۹	دھرم کا حق	۵۹	دھرم کا حق
۶۰	دھرم کا حق	۶۰	دھرم کا حق
۶۱	دھرم کا حق	۶۱	دھرم کا حق
۶۲	دھرم کا حق	۶۲	دھرم کا حق
۶۳	دھرم کا حق	۶۳	دھرم کا حق
۶۴	دھرم کا حق	۶۴	دھرم کا حق
۶۵	دھرم کا حق	۶۵	دھرم کا حق
۶۶	دھرم کا حق	۶۶	دھرم کا حق
۶۷	دھرم کا حق	۶۷	دھرم کا حق
۶۸	دھرم کا حق	۶۸	دھرم کا حق
۶۹	دھرم کا حق	۶۹	دھرم کا حق
۷۰	دھرم کا حق	۷۰	دھرم کا حق
۷۱	دھرم کا حق	۷۱	دھرم کا حق
۷۲	دھرم کا حق	۷۲	دھرم کا حق
۷۳	دھرم کا حق	۷۳	دھرم کا حق
۷۴	دھرم کا حق	۷۴	دھرم کا حق
۷۵	دھرم کا حق	۷۵	دھرم کا حق
۷۶	دھرم کا حق	۷۶	دھرم کا حق
۷۷	دھرم کا حق	۷۷	دھرم کا حق
۷۸	دھرم کا حق	۷۸	دھرم کا حق
۷۹	دھرم کا حق	۷۹	دھرم کا حق
۸۰	دھرم کا حق	۸۰	دھرم کا حق
۸۱	دھرم کا حق	۸۱	دھرم کا حق
۸۲	دھرم کا حق	۸۲	دھرم کا حق
۸۳	دھرم کا حق	۸۳	دھرم کا حق
۸۴	دھرم کا حق	۸۴	دھرم کا حق
۸۵	دھرم کا حق	۸۵	دھرم کا حق
۸۶	دھرم کا حق	۸۶	دھرم کا حق
۸۷	دھرم کا حق	۸۷	دھرم کا حق
۸۸	دھرم کا حق	۸۸	دھرم کا حق
۸۹	دھرم کا حق	۸۹	دھرم کا حق
۹۰	دھرم کا حق	۹۰	دھرم کا حق
۹۱	دھرم کا حق	۹۱	دھرم کا حق
۹۲	دھرم کا حق	۹۲	دھرم کا حق
۹۳	دھرم کا حق	۹۳	دھرم کا حق
۹۴	دھرم کا حق	۹۴	دھرم کا حق
۹۵	دھرم کا حق	۹۵	دھرم کا حق
۹۶	دھرم کا حق	۹۶	دھرم کا حق
۹۷	دھرم کا حق	۹۷	دھرم کا حق
۹۸	دھرم کا حق	۹۸	دھرم کا حق
۹۹	دھرم کا حق	۹۹	دھرم کا حق
۱۰۰	دھرم کا حق	۱۰۰	دھرم کا حق

۹۵	میں دینی۔	۴۴	موتور کار کے لئے کھانے کی دکان۔
۹۵	مشاہدے سے حاصل۔	۴۵	منزل کی حالت۔
۹۶	بدکاری۔	۴۶	معاہدات
۹۷	برے خیالات کی پرورش۔	۴۷	مول کمان۔
۱۰۱	جامع صوفیائی	۴۸	مزدور کی کمان۔
۱۰۲	دوسرے اہل کے لئے۔	۴۸	محنت کی کمان۔
۱۰۲	اسلام، ہجرت اور حج۔	۴۹	تہارت۔
۱۰۳	امانت، دھن، ناز۔	۴۹	روز کی کمانے کا کھج قصور۔
۱۰۴	استقامت، دھن، ناز۔	۵۰	مال کے بارے میں کھج غلہ۔
۱۰۴	دینی کام۔	۵۱	قرض دینے کی ترویج۔
۱۰۷	ایمان، اسلام، ہجرت اور حج۔	۵۲	مقرر حق کو بہت شے کا اہتمام۔
۱۰۸	جنت میں کھجے والے کھج اور آتش۔	۵۳	سود خوردی۔
۱۰۹	نار، دھن، اور صدارت۔	۵۳	سود خورد کا اہتمام۔
۱۱۰	چھ کام جنت کی ضمانت ہیں۔	۵۵	وراثت سے محروم کرنا ہے۔
۱۱۰	نار اور حج۔	۵۶	مشرق اقصاء کی اہمیت۔
۱۱۱	دینی باتوں کی اہمیت۔	۵۶	اطلاقیات۔ چھ باتیں، پڑھائی
۱۱۳	محسوس کی اہمیت اور قرب۔	۶۰	ترقی۔
۱۱۴	نہی، ناسا، کام۔	۶۰	مبصر۔
۱۱۵	کھجے والے کھج اور کھجے والے کھج۔	۶۱	محبت خدی۔
۱۱۵	کھجے والے کھج اور کھجے والے کھج۔	۶۲	راز کی حفاظت۔
۱۱۶	کھجے والے کھج اور کھجے والے کھج۔	۶۳	خفیہ سلوک۔
۱۱۶	کھجے والے کھج اور کھجے والے کھج۔	۶۴	محسوس آداب۔
۱۱۶	کھجے والے کھج اور کھجے والے کھج۔	۶۴	لباس۔

- چند روز کی کشتی بانی کے لیے خطر ۱۱۷
- فلاں سدا، راکو کی باجی کر بیٹے۔ ۱۱۷
- نئی آنی خالی رشتہ خاندانی کے۔ ۱۱۷
- جنت کا خوشی سے کون کرم میں ہے۔ ۱۱۹
- صوفی کا ساتھ کسی کو نصیب نہ گا۔ ۱۲۰
- جنت سے کرم اور جنت کے شوق۔ ۱۲۱
- سات ڈیسے گئے۔ ۱۲۲
- کئی لوگوں سے حضور بیزاری۔ ۱۲۲
- نئی نیکیوں کے لیے نئی فائیسے۔ ۱۲۳
- اپنے دوسرے کے لوگ۔ ۱۲۳
- احسان اور قدری کے ساتھ بہتر ۱۲۳
- سلوک کا دنیاوی فائدہ۔ ۱۲۳
- اشکی نظریں اس کے سستی میں آ رہی۔ ۱۲۵
- صوفی کی مختلف صورتیں۔ ۱۲۵
- نئی دوستیں۔ ۱۲۷
- پانچ باتیں۔ ۱۲۷
- جنت میں سے ہمارے دل کے اعمال۔ ۱۲۸
- محبوب ہونے کے لیے کچھ بھی اپنی ہی کی ۱۳۰
- حق علی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعام۔ ۱۳۰
- صوفی کا طریق تصور۔ ۱۳۱
- انسان کی آزادی، تہیوں کے خلاف ۱۳۲
- اچھا سلوک۔ ۱۳۲
- کس کا صوفی قبول نہ ہو گا۔ ۱۳۳
- گہرے باتوں کی دوستیت۔ ۱۳۴
- صوفی کے دھماکے سے پانچ دن ۱۳۵
- پچھلے وقت کو کہہ دیتے فراموشی ۱۳۵
- پڑوسی کے حقوق۔ ۱۳۶
- ایسی کب دوست ہو سکتا ہے ۱۳۷
- صوفی (ایک کلمہ اور کلمہ سوسنی کی ۱۳۷
- انجلیت اور صوفی کی دس باتیں۔ ۱۳۸
- قاری دیکھ کون ہے؟ ۱۴۱
- اشک کے حباب کو لوگ جوت نہیں۔ ۱۴۲
- دیکھ کون ہے کس کی کہ جائیگا؟ ۱۴۲
- ہمارا حق کی دوستیت۔ ۱۴۳
- علم اور کس کی۔ ۱۴۵
- پانچ بڑے کام۔ ۱۴۵
- انجلیت سے پچھلے طریقہ کیا ۱۴۶
- کس کو یہی کہہ دیا جائیگا؟ ۱۴۶
- دو چیزیں وہی ہوں گی۔ ۱۴۸
- قیامت کے دن کو لوگ نہیں گے۔ ۱۴۹
- خدا کے لیے محبوب ہونے۔ ۱۴۹
- صوفی کے لیے کلمہ و کلمہ۔ ۱۵۰
- انجلی کے پاس بیٹھو، چاکر کو ۱۵۱
- کھانے کی دعوت نہ دو۔ ۱۵۱
- انجلی اور کس کی محبوب ہوئی ۱۵۲
- انجلیت۔ ۱۵۲

۱۷۱	ماہورین کے فرائض۔	۱۷۲	نئی الجیسی کام۔
۱۷۲	دعوت و تبلیغ کا طریقہ۔	۱۷۳	نئے کے محبوب اور مومن آئیں۔
۱۷۳	تہوار سالِ مقررہ۔	۱۷۴	مفتوحہ کی چار دہائییں۔
۱۷۴	مفتوحہ گزشتہ عالمی کا ہتھیار۔	۱۷۵	ہمارے غصے۔
۱۷۵	عالمی اور صبر۔	۱۷۶	تین مصیبتیں۔
۱۷۶	دعوت میں ہمدردی اور ان کی ذرا۔	۱۷۷	شہادت سے بچا ہوا کی اختیار کرو۔
۱۷۷	دعوت کا مستقبل۔	۱۷۸	مفتوحہ کے لیے دعا۔
۱۷۸	عمل اور دعوت میں مطابقت۔	۱۷۹	تین نصیحتیں۔
۱۷۹	ظہیر باطن سے نکلنے میں اپنی حق کو	۱۸۰	نور ان کا حکم۔
۱۸۰	کیا کرنا ہے۔	۱۸۱	دعوت اسلامی اور اس کے تعلقات
۱۸۱	انکسارِ دین کی راہیں	۱۸۲	اسلام کا مفہوم۔
۱۸۲	عزت حق کا تقاضا۔	۱۸۳	نورِ عظیمہ کی دست۔
۱۸۳	نفسِ بانی کا دردِ میرے۔	۱۸۴	دعوت اسلامی دنیا اور آخرت
۱۸۴	شہادت کی آواز۔	۱۸۵	دعوت کی سعادت ہے۔
۱۸۵	شہادت کی مختلف صورتیں۔	۱۸۶	تعدادی تقریر۔
۱۸۶	دعوتی موت کی شہادت ہے۔	۱۸۷	دعوت اسلامی کو بابِ انوار
۱۸۷	دینی حلقہ کا کمال کا نام۔	۱۸۸	کے بعد نہیں کہتے۔
۱۸۸	دینی بدعت سے بے دخلی کا حق۔	۱۸۹	پہلو کی زندگی و اخلاق کا
۱۸۹	دعوتِ حق کو قوت بخشنے والے فرائض	۱۹۰	اس دعا میں کو اپنی نظام۔
۱۹۰	تہجد۔	۱۹۱	نعمتِ مادی۔
۱۹۱	تہجد کے حلقہ کا شہد۔	۱۹۲	اجتماعِ اہلِ اجتماع کا کام۔
۱۹۲	نہل کا اجرام۔	۱۹۳	جماعتِ زندگی کی برکتیں۔
۱۹۳	ظہر سے پہلے دعا کا تہجد کا نام۔	۱۹۴	امیر کے فرائض۔
۱۹۴	اخلاق۔		

۲۱۷	ذکر خیر خالص کے معنی اور اہمیت	۱۹۷	صدقہ ذریعہ برکت
	اسے ایک لازمی ہے۔	۱۹۸	صدقہ میراثی عشر کا سامان
۲۱۸	حق و انصاف کے خدا شرا ہے۔	۱۹۹	صدقہ بہنم سے ادب
۲۱۹	جامع مذکور	۲۰۰	بیشہ دار کو صدقہ دینے کا اہمیت
۲۲۰	عبداللہ علیہ السلام کی دعا	۲۰۱	اخلاقی صدقہ
۲۲۱	دنیا سازی سے قربت اور اگر آفت	۲۰۲	تکلیف سے کام صدقہ
۲۲۲	آفت کی یاد	۲۰۳	صدقہ ہمارے
۲۲۳	دنیا سے بے نیاز ہے	۲۰۴	صدقے کے آداب
۲۲۴	رفا دار ساتھی	۲۰۵	خدا کے خواستے ہیں
۲۲۵	زہد کا صحیح تصور	۲۰۶	تجاویز قرآن
۲۲۶	موسیٰ اور خدا کی ملاقات	۲۰۷	آداب کاروبار
۲۲۷	طالع جتنے بظلم کی تاکید	۲۰۸	توبہ و استغفار
۲۲۸	آفت کی پہلی منزلہ توبہ	۲۰۹	استغفار، دلوں کی صفائی
۲۲۹	نیک اعمال اور توبہ	۲۱۰	بھولے گئے امور سے ہمت
۲۳۰	مہربانیت پر ہوا ہوگی	۲۱۱	گنہگاروں کو شافعی کا توبہ
۲۳۱	حشر کے میدان میں مہربان ہوگا	۲۱۲	بھائی توبہ - واقعہ کھلی
۲۳۲	بے تک ہل	۲۱۳	گناہ کو چھوڑ دو
۲۳۳	زین کی گواہی	۲۱۴	خدا کے کرم کی رحمت
۲۳۴	آفت کی گھر سے غفلت کا اہمیت	۲۱۵	ذکر و دعا
۲۳۵	کمال الصالحات	۲۱۶	ذکر خیر کے واسطے میں خدا اور
۲۳۶	غیبت نگینوں کو شادی ہے		آزاد شہر کی انگلی
۲۳۷	شفاعت	۲۱۷	ذکر خیر کی تقریر
۲۳۸	جہنم خیر الیٰہم	۲۱۸	آداب دعا

۲۸۳	تغزیت کا انداز۔	۲۸۸	آدمی کے خاص اعضاء کی نگاہی۔
۲۸۶	نیچے سفری۔	۲۸۹	جنت اور اہل جنت۔
۲۸۹	نیک اپنے رفقاء کے درمیان۔	۲۹۰	اسوۃ رسول
۲۸۰	خطرات میں پیش پیشی۔	۲۹۱	نار۔
۲۸۱	تربیت کے لیے اہل عیوب۔	۲۹۲	غشوع۔
۲۸۲	رفقاء کار کے ساتھ صحیح تعلق۔	۲۹۳	نار باجماعت۔
۲۸۳	معاذات کی صفائی۔	۲۹۴	مرض نار کا اہتمام۔
۲۹۱	حقوق العباد کی تربیت۔	۲۹۵	اہتوب۔
۲۹۲	داماد سماجی زندگی۔	۲۹۶	حسبہ اخلاق۔
۲۹۹	اسوۃ صحابہؓ	۲۹۷	بچوں کے بہار۔
۳۰۰	صحابہؓ کو نور ہدای۔	۲۹۸	بچوں کے خالق۔
۳۰۱	برکات خدائی اور شوق کیلئے کرد۔	۲۹۹	بچوں کا اور سر ہدای۔
۳۰۲	ایمان پر بیعتی عمل۔	۳۰۰	علاقہ طبری۔
۳۰۳	نرسد عیالات کا طریقہ کار۔	۳۰۱	نیک اپنے گھر میں۔
۳۰۴	خدائی احکام آسان ہیں۔	۳۰۲	بچوں کے حقوق میں مساوات۔
۳۰۵	اخلاق کیا ہے ؟	۳۰۳	بچوں کی تربیت۔
۳۰۶	غیر ریت حق۔	۳۰۴	سے باریاں مساوات۔
۳۰۷	صحابہؓ کی معاشرت۔	۳۰۵	شفاعت کی از غیب۔
۳۰۸	انتہاء رسول۔	۳۰۶	نیکی کا جسم۔
۳۰۹	سلام بچوں کو۔	۳۰۷	تربیت کا انداز۔
۳۱۰	رسول کی ہر وی۔	۳۰۸	آداب طعام۔
۳۱۱	رفقاء سفر کی خدمت۔	۳۰۹	قراطن و عکساری۔
۳۱۲	قیدیوں کے ساتھ صحیح سلوک۔	۳۱۰	مروغی کی حیوانات۔
۳۱۳	اطاعت رسول۔		

۳۴۰	معاشرت و معاہلات	۳۱۷	تجدید ایمان کی دعوت۔
۳۴۰	وہابی کے کائنات کے ساتھ علمی سلوک۔	۳۱۸	دنیا و جہنم کی عظمت۔
۳۴۱	ظالموں کے ساتھ علمی سلوک۔	۳۱۹	تبلیغ اور شوقِ علم۔
۳۴۲	تشیون کا خیال۔	۳۲۰	مہم سنے کے بات پر اعتماد نہ کرنا۔
۳۴۲	ایثار۔	۳۲۱	زبانی کی حفاظت۔
۳۴۳	ملائی مذہب۔	۳۲۲	سلام۔
۳۴۴	خمسِ معاصر۔	۳۲۳	خطورہ در گزر۔
۳۴۴	نگہ بست قرصِ مذہب کے ساتھ علمی۔	۳۲۵	خطورہ در گزر کی تعلیم۔
۳۴۵	انکسارِ دینی کی راہ میں۔	۳۲۶	صبر۔
۳۴۶	ناسخ و حکم اور قرآن و حدیث کا پیکر۔	۳۲۷	آدابِ مجلس۔
۳۴۷	دامادِ زندگی اور نگہِ حق۔	۳۲۸	خبر کے پابند نہ ہونا۔
۳۴۸	گلِ آخرت اور شوقِ جنت	۳۲۹	سادگی۔
۳۴۹	دین کی راہ میں۔	۳۲۹	جان و مال پر رحم۔
۳۴۹	جنت کی آرزو۔	۳۲۹	مہمان نوازی۔
۳۴۹	جنت کی آرزو۔	۳۳۱	اجتماعی معاہلات میں۔
۳۴۹	دن سے کی تاکید۔	۳۳۲	اجتماعی طعام میں۔
۳۵۰	شہادت اور شوقِ جنت۔	۳۳۳	جسمانی تقویٰ و ضبط۔
۳۵۰	جنت کا اشتیاق۔	۳۳۶	انفاق۔

۱. منہ سے نکلتے ہوئے ہوا کی لہریں

ہماری ہوا کی لہریں

۲. ہوا کی لہریں ہمارے ہونٹوں سے نکلتے ہوئے ہوا کی لہریں

۳. ہوا کی لہریں ہمارے ہونٹوں سے نکلتے ہوئے ہوا کی لہریں

۴. ہوا کی لہریں ہمارے ہونٹوں سے نکلتے ہوئے ہوا کی لہریں

۵. ہوا کی لہریں ہمارے ہونٹوں سے نکلتے ہوئے ہوا کی لہریں

۶. ہوا کی لہریں ہمارے ہونٹوں سے نکلتے ہوئے ہوا کی لہریں

۷. ہوا کی لہریں ہمارے ہونٹوں سے نکلتے ہوئے ہوا کی لہریں

۸. ہوا کی لہریں ہمارے ہونٹوں سے نکلتے ہوئے ہوا کی لہریں

۹. ہوا کی لہریں ہمارے ہونٹوں سے نکلتے ہوئے ہوا کی لہریں

۱۰. ہوا کی لہریں ہمارے ہونٹوں سے نکلتے ہوئے ہوا کی لہریں





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قبولیت گل کی بنیاد

(۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

اَسْتَأْذِنُكُمْ مِنْ خِيَارِ بَنِي اَدْنَمَ۔ (دسترغیب المصنفی، کما الدہر، ص ۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسے اسے فرمایا: "لوگ  
نہایت کے دن صرف اپنی بیویوں پر امانت دے گا۔"

تشریح :- مطلب یہ ہے کہ آخرت میں انسان کا کام نہیں رہے گا بلکہ صرف دنیا کا کام  
ہوگا کہ اس نے جو کام کیے ہیں ان میں سے کچھ ہی۔ اس کے دن کا کام دنیا کا کام ہی ہوگا۔ اس کا کام  
ہے اس کے عمل کو قبول یا رد کیا جائے گا۔

ابھی آخرت کا حال

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ

اَنَّہُ قَالَ يَأْتِيَنَّكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ خَيْرٍ مِنْ رُوحِ جِبْرٰہِیْمَ

فَقَالَ يَأْتِيَنَّكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَا تَكُنْتَ تَسْتَوِيءُ مِنْهُ بِمَنْ تَكُنْتَ تَسْتَوِيءُ مِنْهُ بِمَنْ تَكُنْتَ تَسْتَوِيءُ مِنْهُ

وَرَبِّ مَا تَكُنْتَ تَسْتَوِيءُ مِنْهُ بِمَنْ تَكُنْتَ تَسْتَوِيءُ مِنْهُ بِمَنْ تَكُنْتَ تَسْتَوِيءُ مِنْهُ بِمَنْ تَكُنْتَ تَسْتَوِيءُ مِنْهُ

يَأْتِيَنَّكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ خَيْرٍ مِنْ رُوحِ جِبْرٰہِیْمَ اَوْ تَكُنْتَ تَسْتَوِيءُ مِنْهُ بِمَنْ تَكُنْتَ تَسْتَوِيءُ مِنْهُ بِمَنْ تَكُنْتَ تَسْتَوِيءُ مِنْهُ

(ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا:-

میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا کہ جہاد اور غزوہ کے بارے میں بتائیے؟ (کہ کہیں سے جہاد

پر لوگ ملے گا اور کس صورت میں جہاد ہے؟) ان کے جواب میں فرمایا: "جہاد ہے۔"

حضرت نے ارشاد فرمایا کہ "اے عبداللہ اگر تم نے ابھی آخرت کی نیت سے جہاد کیا

اور آخر تک کچھ نہ ہو تو خدا کے یہی تمہارے عمل کا اجر ملے گا اور مسلمانوں کی فہرست

میں تمہارا نام لکھا جائے گا۔ اور اگر تم نے لوگوں کو دکھانے کے لیے اور غرض سے لے کر

جنگ کی بجلی تو قیامت کے دن اندھ تہیں اسی محل میں اٹھائے گا۔ اسے جیڑنا جس قیامت  
 تم لاؤ گے اور اسی محل میں تم قتل کیے جاؤ گے اسی حالت میں اندھ قیامت کے مارگ میں اٹھائے گا۔  
 دنیا پرست عالم کا انجام

(۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ،

وَرَبُّنَا اِنَّكَ اَللّٰهُ وَلَمَّا قُبِضَ يَوْمَ عَمَّاوَةَ وَفَعَدَا عَلِيٌّ بِمَنْعَتَا  
 وَطَرَيْنِ يَوْمَ فَعَدَا لَكَ بِمَنْعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْجِئُكَ اَوْ قَتْلُكَ، وَبِئْسَ اَوْتَى  
 مَنَعًا هَذَا الْاَوْتَى اِنَّكَ اَللّٰهُ وَلَمَّا قُبِضَ يَوْمَ عَمَّاوَةَ وَفَعَدَا عَلِيٌّ  
 طَمَعًا فَاسْتَرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ اَللّٰهُ سَخَى يَغْرُرُكَ اَلْجَسَدُ۔ (رضیہ اللہ عنہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 ”..... وہ آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کا علم بخشا اور اس نے اللہ کے ہاتھوں  
 کو نبی کا علم سکھانے میں ناکام رہا اور یہ سکھایا کہ اس پہاں وصول کیا اور اپنی دنیا ہاتھ تو  
 ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی نگاہ پہنائی جائے گی۔ اور ملک اعلیٰ کرے گا اور اعلیٰ  
 اعلیٰ کرے گا کہ وہ شخص ہے جس کو اللہ نے اپنے نبی کا علم بخشا تھا لیکن اس نے اپنے  
 کو نبی بتانے میں ناکام رہا اور جنہیں سکھایا کہ اس سے مال وصول کیا اور اپنی دنیا ہاتھ نہ کر سکتا  
 بلکہ اسی طرح عشر میں اس کا کتاب ختم ہوئے تک اعلیٰ کر سکتا ہے گا۔“

طلب دنیا کے لیے علم نبی کا حصول

(۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَكَ وَلَدٌ يَزُولُ فِيهَا الْعَشِيرُ وَلَمْ يَزَلْ  
 يَزِيدُ الْعَشِيرُ وَتَشْجَعُ سُلَّةُ طَوَائِفِ حَقِيقَتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا مَسْكُورٌ،  
 قَالَ وَمَا ذَلِكُ ؟

قَالَ إِذَا قُلْتُ أَسْأَلُكَ، وَكَفَرْتُ أَسْأَلُكَ،  
 وَقُلْتُ لَقَدْ أَسْأَلُكَ، وَكَفَرْتُ أَسْأَلُكَ، وَكَفَرْتُ لَقَدْ أَسْأَلُكَ، وَكَفَرْتُ لَقَدْ أَسْأَلُكَ،  
 أَسْأَلُكَ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ۔ (رضیہ اللہ عنہ)







عربی خطاب یعنی اللہ سے دعا ہے،

وہ ایک دن گھر سے نکل کر مسجد بنی کعبہ، وہاں دیکھا کہ عبادی میں بنی اللہ حضرت  
کی قبر کے قریب بیٹھے دو سچے ہیں۔

اُچھا کیوں دو سچے ہیں؟

معاویہ میں بیٹھے کہ ایک بات بنی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی وہی بات کہنے کا  
دہی ہے۔

انہی نے فرمایا تھا ”تمہاری سہیلی بھی شرک ہے“

تشریح :- شرک صرف یہ نہیں ہے کہ کوئی کسی بت کے سامنے سجدہ کرے اور چمکے  
پر جاسے، بلکہ جس سے بڑا ایک حق، دوسروں کو خوش کرے، دکھائے اور اس کی تعریف ہو  
اور انکو اپنے حق سے الگ کوئی شخص کرے تو جہنم، شرک کرنا ہے۔ کیونکہ طغیانی جہنم  
کا حق ہے اور اس سے بڑا کسی دوسرے کو غیر خدا کو۔

عبداللہ کا مشفق

وَالْحَقُّ أَنِّي أَعْلَمُ الْقَدْرَ الَّذِي فِيَّ

كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمِيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالْحَقُّ أَنِّي أَعْلَمُ الْقَدْرَ الَّذِي فِيَّ  
وَالْحَقُّ أَنِّي أَعْلَمُ الْقَدْرَ الَّذِي فِيَّ

فَلَمْ يَكُنْ عَمِيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ

سَلَامًا مَعَهُ لَكَ، أَنَا بَعْدَ ذَلِكَ سَمِعْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ،

مَنْ رَأَى النَّاسَ رَحِمًا لَمْ يَسْخَبِ النَّاسَ كَفَاةً اللَّهُ مُكَوِّنُ النَّاسِ وَمَنْ  
رَأَى النَّاسَ رَحِمًا لَمْ يَسْخَبِ النَّاسَ وَكَفَاةً اللَّهُ إِيَّ النَّاسِ،

وَالْحَقُّ أَنِّي أَعْلَمُ الْقَدْرَ الَّذِي فِيَّ (ترجمہ و ترجمہ بحوالہ اردو)

مذہب کے دانشوروں میں سے ایک آدمی کا یہاں ہے کہ

حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ مدینہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں طلب کیا میری  
انہوں نے درجہ امت کی کہ آپ ہیں، میں انصاف لایا، وصیت کرو لیجیے،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں متعدد مرتبہ فرمایا تھا۔

”تم یہ سناؤ جو کلام ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوشا و فراسے سنا ہے کہ  
”جو لوگ خدا کی خوشنودی کے طالب ہوں اور اس شخص سے میں لوگوں کی براہ راست کی ہوں

”مگر یہ تو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری مدد فرماتا ہے اور انہوں نے اس کی تائید کی ہے ان کو انصاف  
”نہیں پہنچے اور جو لوگ اللہ کو تاراج کر کے لوگوں کی خوشنودی پہنچتے ہیں تو اللہ ان کی مدد  
”کا ہر کچھ دیتا ہے اور ان کو انسانوں کے حوالے کر دیتا ہے اور میں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ  
”وہ خدا کی صورت سے بھی محروم رہتے ہیں اور ان کی خوشنودی کے لیے اللہ کو تاراج کیا تھا ان کی  
”مدد بھی نہیں ملتی“ اور اسلام طیب۔

اکثر علی کا جملہ

(۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

..... مَنْ كَانَتْ أَلْفَا بَيْتَةً لَمْ يَزَلْ مَلِكًا مَلِكًا وَأَمَّا مَنْ كَانَتْ أَلْفَا

بَيْتًا فَلَمْ يَزَلْ أَلْفًا مَلِكًا مَلِكًا وَأَمَّا مَنْ كَانَتْ أَلْفَا بَيْتًا

جَعَلَ مَلِكًا مَلِكًا وَأَمَّا مَنْ كَانَتْ أَلْفَا بَيْتًا فَلَمْ يَزَلْ مَلِكًا مَلِكًا

(ترجمہ و تفسیر)

”جو وہاں آٹھ سو گتہ ہیں کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔

..... جو شخص دنیا کو اپنا نصب نہیں بنائے گا اللہ اس کے دل کا انکسار کرے گا

”جو اس نے اللہ کی عزت و کرامت کو تاراج کر کے اللہ کو تاراج کر دیا گا اور ان کی مدد

”اسے ملے گا جتنا اللہ نے اس کے لیے مقدر کیا ہو گا۔ اور جس لوگ کا نصب یعنی آخرت ہوگی

”اللہ تعالیٰ ان کو جس لوگ کا نصب فرماتے گا اور ان کی عزت و کرامت کو تاراج کر دیا گا

”رکھے گا اور دنیا کا جتنا مقدر ہے اس کے مقدر میں ہو گا اور اس کے دل کا

انکسار ہو گا اور اس کی آخرت

(۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

رَجَعْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

إِنَّ الْقَوْمَ لَظُلُفٌ لَا مَسَاسَ لَكُمْ فِيهِمْ وَلَا فَرَادِيًّا إِلَيْهِمْ تُعَذِّبُهُمْ  
الْعَذَابُ الشَّدِيدُ (بخاری و مسلم)

اس میں ایک دفعہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ کی قسم سے ہر ایک ہر لوگ خود کو اللہ  
طریقہ علم کے ساتھ دیکھ رہے تھے وہ انکار مغربی، آپ کے فرما کر

کہ تم لوگ ہمارے بھی عزیز ہیں تم ہی تھیں وہ اس مغربی فی الواقع ہمارے ساتھ ہے  
اسی ہم لوگ ہیں تمہاری میں چلے اور ہر دلی ہم نے ملے کی برکت وہ ہمارے ساتھ ہے یہی ان  
کو ملنے سے روک دیا تھا

تفسیر ۳۳۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے کوئی نیک عمل کرنے کی نیت کی اور کسی طرح سے  
وہ ذکر رکعت اللہ کے یہاں آخرت میں اس عمل کے اجر و انعام سے وہ محروم نہیں رہے گا۔

اخلاص نیت اور انعام الہی

(۳۳) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَيْدٍ أَوْ سَلَمَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَيْدٍ  
عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَزَلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَيْدٍ  
عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَزَلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَيْدٍ  
عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَزَلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَيْدٍ

حضرت ابو ذر اور ابی سلمہ بن اکبر سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ  
جو شخص اپنے بھروسے اس نیت اور ارادہ کے ساتھ پیش کرے وہ نیت کے لیے اٹھے گا  
لیکن اس کو گہری نیت نہ ملے گی وہ نیت نہیں سکا یہاں تک کہ نور طبع برائی تو اپنے شخص کے ناز  
اعمال میں اس رات کی نماز نیت نہیں ہو سکتی اور جو عبادت اس کے لیے اس کے دل کی طرف  
سے بطور انعام شمار ہوگی

اخلاص کا سب سے بہاؤ

(۳۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَيْدٍ  
عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَزَلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَيْدٍ

عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَزَلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَيْدٍ



معروفہ ہادی میں شہرہ فریاد ہے کہ آپ کی ہمت کی ہر طرف سے  
 یہ جگہ جگہ سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے  
 آپ کے لیے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے  
 کے لیے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

---

ایمانیات

ایمان و اسلام، احسان اور طاعات کی بات

(۱۵۸) وَخُنِ أَنْ مَرَاتِرَةً يَخِيضُ عَلَيَّ

عَلَيَّ دُسُونُ مَلِكٍ يَخِيضُ عَلَيَّ سَلَوِي، نَهَا يَكْرَهُ أَنْ يَسْطَلُوهُ،

نَهَا كَرِهَتْ أَنْ يَكُنْ وَشَدَّ ذَلِكَ قَبْلَهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟

عَلَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَتُؤَيِّمُ الْفَسَادَ وَتُؤَيِّمُ السُّكْرَةَ وَتُسَوِّمُ

مُرْمَسَاتِي۔

عَلَيَّ، سَدَّ فِتْنَتِ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟

عَلَيَّ، أَنْ تُؤَيِّمَ بِاللَّهِ، وَتُسَوِّمَ بِكُلِّ شَيْءٍ، وَتُسَوِّمَ، وَتُسَوِّمَ

بِالْبَشَرِ الْأَخْبَرِ، وَتُسَوِّمَ بِالْقَدَرِ بِكُلِّ شَيْءٍ۔

عَلَيَّ، سَدَّ فِتْنَتِ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟

عَلَيَّ، أَنْ تَسْأَلَ اللَّهَ مَا لَكَ شَرًّا، كَمَا لَكَ شَرًّا، لَا تَكُنْ شَرًّا كَمَا لَكَ

يَسْرًا۔

عَلَيَّ سَدَّ فِتْنَتِ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَلِكٌ تَعْلُو مُرَاتِرَةً؟

عَلَيَّ، مَا لَمْ يَسْأَلْ عَنْهَا بِأَمْرٍ مِنْ عَشَائِرِ، وَمَا لَمْ يَكُنْ عَنِ

أَشْرَاطِهَا،

لَمَّا دَانَ بِتِ الشُّرَافِ كَلِمَةً زَكِيًّا لَكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا،

وَلَمَّا دَانَ بِتِ الشُّرَافِ كَلِمَةً زَكِيًّا لَكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا،

مِنْ أَشْرَاطِهَا،

وَلَمَّا دَانَ بِتِ الشُّرَافِ كَلِمَةً زَكِيًّا لَكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا،

(وَلَمَّا دَانَ بِتِ الشُّرَافِ كَلِمَةً زَكِيًّا لَكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا،)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسلام کو علم کے فرمایا۔

مجھے دینی کی باتیں، مجھے دینی کی باتیں، مجھے دینی کی باتیں، مجھے دینی کی باتیں،

حق کو عام طور پر پہچانتے نہیں تھے۔ اور ہر ایک کے اندر یہ خواہش ہوتی کہ باہر سے کوئی دیکھ کر آئے اور یہ کہے تاکہ وہ بھی آپ کے درخداوات کے مستفید ہوں۔ سچائی ایک آدمی کا وہ حق ہے جس کا وہ علم کے داخل قریب پہنچا اور وہ سچا اسے جس کے دامن اس کا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کو خدا کا شریک دینا، خدا کا نام کرنا، بل کہ خدا کو دوسری طرح کرنا اور صفات کے عوض دیکھنا۔

آپ کا یہ جواب بھی کراش نے کہا: "آپ نے ٹھیک بتایا۔ میرا اس نے تم سچا" لیتے اس کے دامن لڑائی کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: "اگر کوئی دیکھ کر کہتا ہے اس کی کتاب کو ماننا، اس کے رسول کو ماننا، میرے کے ہدیہ بھی ماننے یا یہ کہتا ہے اس بات پر ایمان لانا کہ اس دنیا میں ہر ایک کے خدا کی حقوت ہے اس کے پیچھے کے تحت ہر ایک ہے۔"

اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ اور آپ کے عیسوی بات پر بھی کہ اس کی کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اسی ہے کہ تم اس سے اس طرح خدا کو کہتا ہے کہ تم اسے دیکھتے ہو۔ ہاں اس کے کہ تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تو نہیں دیکھ رہا ہے۔"

اس نے کہا: "آپ نے تم فرمایا، میری بات کہ تم کہتے کی؟" آپ نے فرمایا: "میں طرح تم سے یہ دعوت ہوا جس طرح میں اس کے آئے کے معقولہ دقت سے یہ دعوت ہوں۔ جیسا کہ میں اس کے آئے کی طاقتی سے کہتا ہوں۔" جب تم دیکھو کہ موت ہے، ایک ایک کی ایسی کی ہے تو تم کو قیامت قریب ہے اور اس کی طاقت ہے۔

اور جب تم دیکھو کہ یہ چلتے والے کو اس کے جسم دیکھنے والے کو کہتے ہو کہ اس کے اندر جب تم دیکھو کہ اس کا انداز آگیا ہے تو یہی قیامت کی طاقتوں میں سے ہے۔ اور جب تم دیکھو کہ یہ دیکھو کہ وہ کہتے ہیں کہ اس کے اندر اس کے اندر ایک دوسرے کا اعتبار ہے۔ یہی ان کی قیامت کی طاقت میں سے ہے۔"

تقریباً ۱۰۰ سال کے ان کی مٹی میں بھی ایسا انداز نہیں تھا۔ اس کا نام کے معنی ہے آپ کو خدا کے معنی اور اس کے معنی۔



فَإِنْ سَأَلْتَهُ بِشَيْءٍ مِنْهُ لَمْ يَأْتِكُمْ بِهِ فَلا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ بَنِي إِسْرَءِيلَ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،  
”جو شخص اعلاس کے ساتھ قرآن پڑھے یا آیت لکھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

لوگوں نے پوچھا کہ ”اعلاس کا مطلب کیا ہے؟“

آپ نے جواباً کہ ”اعلاس کا مطلب ہے کہ کلمہ ازمیر پڑھنے کے بعد وہ شخص اپنی تمام حرام کی ہوئی چیزوں سے ترک ہائے۔“

اور مسند احمد میں یہ واقعہ بھی ہے کہ حضرت انس کے الفاظ یہ ہیں۔

”جو بندہ صدق دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

اور اس بات کی گواہی دے کہ شیخ رسول ہوں۔ پھر یہ دھماکے پہلے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے۔

”جو بندہ کلمہ ازمیر پڑھے اور پھر گناہ کبیرہ سے باز رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

تفسیر ۱۔ یہ بیخود روایتیں جو اوپر مذکور ہیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں لیکن قرآن و احادیث کا کلمہ جان سے لینا جنت کی ضمانت نہیں ہے اس کے ساتھ ساتھ خدا اور رسول کی جانی ہوئی سیدھی ماہرین اور گناہ کبیرہ کے قریب نہ پہنچنا واپس جنت کے لیے ضروری ہے۔

غیبی کی برکت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَمَّا نَحْنُ غَابِلًا فِي الْقُرْآنِ نُنَاسِيهِ؟

قَالَ: مَنْ نَسِيَ مِنْ آيَاتِهِ وَلَمْ يَتَذَكَّرْ لَمْ يَزَلْ يَنْسِي الْقُرْآنَ وَلَمْ يَزَلْ يَنْسِي الْقُرْآنَ

وَمَنْ آتَاهُ وَلَمْ يَتَذَكَّرْ لَمْ يَزَلْ يَنْسِي الْقُرْآنَ وَلَمْ يَزَلْ يَنْسِي الْقُرْآنَ۔

(مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول

اسلام دینے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں ہم نے کچھ ہی کیا ہے تو تعلق بھی ہم سے



کتاب و سنت کی پیروی



ادائے حق کی تاکید

(۱۲) كَذِبْتَ فَبِمَا يَسْتَفِئُونَ مِنْكَ

تَحْتَضِرُ نَسْرُ اللَّهِ يَنْفُخُ فِي صُفُوفِهِ

وَاللَّهُ قَدْ عَلِمَ كُلُّ يَوْمٍ عَتَقَ عَبْدًا

مِنْكُمْ، وَرَأَيْتَ سُلَاسِيًا، وَخَوَّفَ عِزْرَاتًا، وَكَسَّرَ عِزًّا

وَأَوْشَاكَ لَمْ يَخْلُفْكَ، (مجم طبرانی - ص ۱۰۷ - ترجمہ ترجمہ)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر

میرا میں ہو کہ اگر

اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کا حق مستحق کر دیا ہے اور میں صاحب حق کو اس کا حق دے گا

اللہ نے کہہ دیا اے اللہ کہ میں (انہیں) ادا کروں اور کہہ دیا کہ میں (انہیں) ادا کروں اور کہہ دیا کہ میں (انہیں) ادا کروں

کہہ دیا کہ میں (انہیں) ادا کروں اور کہہ دیا کہ میں (انہیں) ادا کروں اور کہہ دیا کہ میں (انہیں) ادا کروں

یہ اس کے بعد کہ میں (انہیں) ادا کروں اور کہہ دیا کہ میں (انہیں) ادا کروں اور کہہ دیا کہ میں (انہیں) ادا کروں

تقریباً ۱۰۰۰ سال پہلے کا مطلب ہے کہ میں (انہیں) ادا کروں اور کہہ دیا کہ میں (انہیں) ادا کروں اور کہہ دیا کہ میں (انہیں) ادا کروں

ہرگز نہیں وہ اس کے بعد کہ میں (انہیں) ادا کروں اور کہہ دیا کہ میں (انہیں) ادا کروں اور کہہ دیا کہ میں (انہیں) ادا کروں

کتاب ۱۰۰۰

قرآن کے گہر تعلق

(۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

أَتَمُّنْ تَلْهِيَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا تَلْهِيَةً تَلْهِيَةً

فَالْهِيَةً

قَالَ بَلَىٰ هَذِهِ تَلْهِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَذِهِ تَلْهِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَالْهِيَةُ تَلْهِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَذِهِ تَلْهِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ترجمہ ترجمہ)



قَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْقَبْرِ وَمِنْ أَهْلِ الْقَبْرِ مِثْلُ مَنْ  
عَمِلَ بِهَا مِنْ عَمَلِهِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَهْلِ الْقَبْرِ شَيْئًا وَتَبِي أَيْتَهُمْ بِهَذِهِ  
مُحَلَّلًا لَا يَزِيدُهَا اللَّهُ وَتَبِي سُورَةُ كَانَ عَلَيْهِ وَبِشْنِ الْكَافِرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا  
لَا يَنْقُصُ ذِكْرَهُ مِنْ أَهْلِ الْقَبْرِ شَيْئًا (الترمذي)

عمر و اسی صوفت راضی شد عزت کچھتہ ہی کر دسویں شد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وجہ والی  
حادثہ سے کہا: "اسے جاننا ہی لو"

انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! کس چیز کے جاننے کا آپ مجھے حکم دیتے ہیں۔  
 آپ نے فرمایا: اس بات کو کہانی لو کہ جو لوگ میری پشتوں میں سے کسی پشت کو اس کے  
 پشت ہانپنے کے بعد رانچ کریں گے تو ان کو اس پہلی کہنے والوں کے برابر جہنم کا اند  
 حق کرنے والوں کے اجر ہی کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جو لوگ کوئی نئی بات از سر گزشتہ  
 میں رانچ کریں گے جو ابتدا اور اس کے رسول یا اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف ہوگی تو ان  
 کو اس بدعت پر عمل کرنے والوں کے برابر سزا ملے گی اور اسی کہنے والوں کی سزا ان میں کوئی  
 کمی نہیں کی جائے گی۔

آدابِ خلعت کا غیر معمولی اثر

(۴۴) قہر الہی علیٰ اہل غیر النبی ﷺ قال:

مَنْ كَفَرَ بَعْدَ إِيمَانِهِ فَإِنَّهُ يَكْفُرُ بِأَوَّلِ إِيمَانِهِ - وَطَعْنُ الْقَوْمِ  
 إِيَّاهُمْ مِنْ أَهْلِ الشُّرْكِ وَالْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّ هَؤُلَاءِ مِنْ أَهْلِ الْغَيْبِ  
 أَتَتْهُمْ أَمْ الْإِلَهِاتُ كُنَّا لَهُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ فَكُلٌّ مِنَ الْأَكْفَارِ  
 الْفَاسِقِينَ

تشریح : اسکا بڑا انعام اس کو اس لیے ملے گا کہ اس کا مال اس کے لیے سزا گاہ نہیں تھا۔ اس کی راجہ ہر طرف کا شہر کی کاشتہ تھیں اس کے باوجود اس نے لوگوں کی یہ عیوب غلط و انہی کی انتہا کی بجز اس نے اپنی ہر ذمہ داری کے اس بات کا خیال نہ کیا کہ اس کی اصلاح کی جانی ہوئی راہ ہے۔  
وہ بھلا ہے۔

عبادت

سُورَاک اور زُہارِ الہی

(۲۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

أَلَسَوَاكُ تَطْلُقُ لَكَ فَلَکُمْ سُوْرَاکُ الْوُجُوْدِ دُوْنِ سُوْرَاکِ مَجْلَدًا

لِقَبَسِی۔ (ترجمہ عربیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”سُورَاک کرنے سے سُورَاکِ مَجْلَدِی ہوتی ہے، سُورَاکِ فَوْضِی حاصل ہوتی ہے،

اور ایک روایت میں ہے ”اُنکو کی روشنی بڑھتی ہے“

وَمِنْ سُلَمِی بَیْہَان

(۲۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سُوْرَاکُ جَمْعُ آجَلِ رَاحَاتِ عَنِ الْإِسْلَامِ

عَلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْ تَلْهَذَا أَنْ تَلْهَذَا وَأَنْ تَلْهَذَا وَأَنْ تَلْهَذَا

وَأَنْ تَلْهَذَا السُّوْرَاکُ وَالْإِسْلَامُ وَالْإِسْلَامُ وَالْإِسْلَامُ وَالْإِسْلَامُ

وَأَنْ تَلْهَذَا السُّوْرَاکُ وَالْإِسْلَامُ وَالْإِسْلَامُ وَالْإِسْلَامُ وَالْإِسْلَامُ

سُورَاکُ الْإِسْلَامِ۔ (ترجمہ بحوالہ صحیح ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میری علیہ السلام

نے آپ سے پوچھا کہ ”اسلام کیا ہے؟“

آپ نے فرمایا کہ ”اسلام“ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، حج و عمرہ

کرو، اور جب تمہارے کی ضرورت پڑ جائے تو غسل کرو اور خشک طریقے سے دھوؤ اور

دھواں کے بعد سے دھوؤ۔ سوئی کرتے والے نے کہا کہ اگر میں سب کروں تو مسلمان

ہوں گا؟ آپ نے فرمایا ”ہاں“

تشریح ۱۔ ایک فیسی سہیٹ کا ٹکڑا ہے جو سورین پھرنی کے نام سے مشہور ہے۔ بالکل طریقی سے یہاں برتی ہے۔ اس سہیٹ کی عمرو اور دشو کا یہ انداز ہے۔ یہاں اس انگشت کے ہونے سے مقصد ہے کہ آدمی اچھی طرح دشو کو نہ مٹی جس طرح نیو ملی اللہ علیہ وسلم نے دشو کو لے کا طریقہ بتایا ہے۔ اچھی طرح دشو کو لے کا خاکہ ہے کہ کہ خاویں دلی لگے گا، عشق اور حضور کا کیفیت میں اضافہ ہوگا، شیطانی کا حملہ کم سے کم ہوگا اور بہت بڑا فائدہ ہوگا۔

CPA-031

۳۶) دُرِّي مَعْنَى الْكَبْرِ فِي مَالِكٍ وَتَحْقِيقُهُ

فَالْيَوْمَ نَسُودُ عَنْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ

وَأَمَّا الْفَالَسِيُّ فَأَخَذْتُمُوهُ غَرَضًا وَكَيْلًا مِنْ غَدَائِمِ قُرَيْشٍ لَا يُكْرَمُ

حضرت انسؓ نے یہ واقعہ بھی نقل فرمایا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی ایسی جگہ پر نماز کے لیے پہنچا جی جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کے واسطے عذاب سے (جو گناہوں کے سبب آسکتا تھا) اس کی ہستی کو بخیر و عافیت لے لیتا ہے۔

**دانشگاه امام صادق علیه السلام**

(74) عَنْ كُثَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ عِزَّتُهَا فِي رَأْسِهَا قَالَتْ: قُلْتُ:

يُخَبِّرُكَ اللَّهُ، مِنْ ذُرِّيَّتِكَ عِلْمٌ بِأَسْرَارِهِمْ قَلِيلٌ وَكَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكَ آيَاتِهِ لَعَلَّكَ تَعْقِلُ

تَكُونُ لَهُمْ عَشْرَ رَكْعَاتٍ الْفَلَاحُ كَالَّذِينَ عَنِهَا يُؤْتُونَ وَتُقِيمُ  
الْمَسَاجِدَ بِحُجَّتِهِمْ، فَكَهْ غُلْفُهُمْ كَمَا يُرِيدُونَ فِي رَأْسِهَا لَكُمُ الْجَنَّةُ -

12/10/2010

عقربہ بنی حاشر بنی سلمیٰ اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ”بکریوں کے اس چرغلے سے تمہارا رب بہت خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چٹائی پر گھڑا ہو کر اداں دیتا ہے اور



بڑھائی ہے اسے بھالنے کے لیے سمجھا تاؤ غار پر صوفیوں سے لے کر وادہ سفار کریں تو یہ وادہ سفار  
 ہی کے ہائی سے آگ بھٹی ہے۔  
 خدا کے محبوب

(۳۰) کُوفِي عَيْنِ اَنْسٍ نِي مَلَايَ اَنْسٍ كُوفِي  
 صُوفِي مَكُونِ اَشَوْفِي اَنْسٍ مَكُونِ

اِنَّ اَشَقَّكَ يَنْتَبِ اَشَوْفِي اَنْسٍ اَشَوْفِي اَنْسٍ - (طبرانی)

حضرت انس ہی مالک میں اشد منہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے  
 سنا کہ

”اللہ کے گھروں کو آکر دیکھنے والے، اور ان کی خدمت کرنے والے اللہ کے دوست  
 اور محبوب ہیں۔“

تفسیر ۱۔ جو لوگ اللہ کے گھروں (سہولت) کے آگے آکر رہیں، اور ان کی خدمت کرتے ہیں، لوگ  
 خدا کے محبوب بن جاتے ہیں۔

سہولت کے شعلے — یہاں کی آگ

(۳۱) عَيْنُ اَنْسٍ صُوفِي اَنْسٍ اَشَوْفِي  
 عَيْنُ اَنْسٍ اَشَوْفِي اَنْسٍ

لَوْ اَنَّ اَنْسٍ اَشَوْفِي اَنْسٍ اَشَوْفِي اَنْسٍ اَشَوْفِي اَنْسٍ اَشَوْفِي اَنْسٍ -

(ترمذی، ابی داؤد)

حضرت ابو سہید غسانی رضی اللہ عنہ ای کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،

”میں نے فرمایا کہ سب لوگ اس آگ (سہولت) پر آجی سے غار کا صوفی بن جاتے ہیں اور ان کو  
 تو اس کے آگ بھٹانے کی گواہی دو۔“

تاریخ جامعہ کے لیے اٹھنے والے قدم  
 عَيْنُ اَنْسٍ صُوفِي اَنْسٍ اَشَوْفِي اَنْسٍ

اِنَّ اَشَقَّكَ يَنْتَبِ اَشَوْفِي اَنْسٍ اَشَوْفِي اَنْسٍ اَشَوْفِي اَنْسٍ اَشَوْفِي اَنْسٍ



فَعُولُهُ سَلَامًا.

فَوَيْلٌ لَّكَ يَا شَرَّ عِبَادِ اسْتَكْبَرَ فِي عِلْمَانِهِ وَفِي عَمَلَانِهِ،  
 فَقَالَ مَا يُشْرِي بِكَ مَعَهُ قَالَ لِي حُبُّ الْمَسْجِدِ وَرَأَى أَنَّهُ يَذْفُقُ بِلِقَائِهِ  
 بِمَا مَنَعَتْهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَشَرُّ عِبَادِي إِذَا وَفَّقْتُكَ إِلَى أَهْلِهِ،  
 فَقَالَ رَضِيَكَ اللَّهُ عَنِ النَّاسِ قَدْ جَعَلَهُ اللَّهُ كَذِبًا وَكَفَرًا، رَسُلًا رَغِيبًا،  
 حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصاری سے ایک آدمی کا منہ کھلا سہو ہو گیا  
 سے بہت شہری پر واقع تھا، لیکن وہ سہو ہو گیا میں بار بار آئے تھے۔ کوئی کار فرما نہیں ہوتی تھی۔  
 اس سے کسی نے کہا کہ کوئی لڑکوں نہیں خرید لیتے تاکہ گری کے موسم میں اس کو بیرونی ہوں  
 میں اس پر سوار ہو کر سہا پہلو۔

انہوں نے جواب دیا: میں سہو کے قریب گھر نہیں پسند کرتا۔ میں ہوتا ہوں کہ پہلی  
 جگہ کہ انہیں اور آئے ہاں میں بیٹھے قدم اٹھیں وہ میرے تازیانہ میں گھسے جائیں۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کر فرمایا، میں کے ہر قدم کا قراب اللہ تعالیٰ انہیں  
 دے گا۔

لِجُودِ عَشْرٍ كِي حَامِلَتِ مَسَاجِدَ كِي قُلُوبِ

(۳۳) عِبَادِي عَشْرَ يَنْفَعُ شَيْئًا قَلِيلًا،

مَنْ تَكْرَرًا مَلَكَ ذَا السُّوَيْفِ فِي الْفَقْرِ يَنْفَعُهُ ذَا السُّوَيْفِ كَمَا أَنَّ ذَا السُّوَيْفِ -

وَرَغِيبًا بِحُزْنٍ طِبْرَانِي دُونَ غُرْبٍ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ہم کسی شخص کو غرور و مراء کی لاقی یا حامت

میں نہیں دیتے تھے تو اس کے ہاں سے میں ہی آگیاں قائم کرتے تھے۔

تقریباً ۱۰۔۔۔ اپنی اپنے شخص کے ہاں سے ہم کو حق کا شہرہ ملے گا۔ منا غفری انعم فر اور مراء

میں نہیں آتے تھے۔ اس واسطے میں بھی کہ وہ حق لا تھا نہیں سمجھنے کے سواقی ماسل تھے اس سچ۔

منا غفری میں کے دل والا ہے حال تھے نہیں آتے تھے۔ اس کے ہاں سے میں قرآن مجید کا بیان ہے۔

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثْرَءٍ إِلَّا وَهُمْ يَكْتُمُونَ كَيْفَ يَكُونُ دُونِ جَعَلَتْ كَرَاهِيَةِ الْخَبَرِ كَمَسَدَةٍ يَرْتَعُونَ -



## نماز کی پوری

وہی عنی آتی غنائہ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَسَدُی مَثَابِی سُبُورَی جُلُودَی بَشَرِی وَنُفُوسَی

قَالَ یَا سَمْعُونُ اَلَمْ تَكُنْتَ تَسُبُّوْهُ فَوَی الْعَشْرَ ۚ

قَالَ لَا یُحِبُّمُ ذُلُّوْمُهُمْ اَزَلَا سُبُحَانَ عَدَا۔ (ترجمہ: ہمارا طیرانہ دیکھ اور ہمارے،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

”سہاری مجھوں سے جو ایسی نماز کی پوری کرے“

لوگوں نے کہا

”اے اللہ کے رسول! تو ذکر پڑھنے کا کیا مطلب ہے؟“

آپ نے جواباً فرمایا نماز کی پوری کا مطلب ہے کہ وہ رکوع اور سجدوں تکلیف دہ کرے۔

## شیروان اسلام کا بھڑا

وہی عنی آتی غنائہ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فَتَكُنْ عَنَى الْوَسْطَانِ مَشْرُوعَ عُنَى الْكَلْبَانِ

اَتَشْتَبِثُ بِخُرْدٍ فَتَقْلِبُ دَلَالِی وَآتِیَ لَیْلَیْہَا، فَاَ لَکُنَّ عَلَمٌ اِلٰی حَسْبُکُمْ

وَاَوْ رَضِیَ الْعَشْرَ ۚ۔ (ترجمہ: ہمارا دیکھ اور ہمارے)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اسلام کے شیروان سے ایک ایک کر کے بھڑا شروع

ہوں گے۔ تو جب کوئی شیروان بھڑے گا تو ہمارے اس کو جڑنے کے حقیر شیروانوں پر لوگ

غصہ مت کریں گے۔ تو جب پہلے وہ شیروان بھڑے گا حکومت مایہ دغاقت و استعداء

حکومت اہلبی کا شیروان ہوگا۔ اور آخری بھڑنے والا شیروان نماز ہوگا۔

تشریح:۔ مطلب ہے کہ جو کسی ایسی ایک ایک کر کے تدریج کے ساتھ ختم ہوتی جائیں گی۔

جس پہلے اسلام کا سیاسی اقتدار ختم ہوگا پھر مذہبی کہ بتا کر دینی ہی ہونے لگی اور آخری کڑی کی اس

زنجیر کا ٹوٹ جانے لگی۔ لوگ نماز پڑھنے میں چھوڑ دیں گے۔ آخر تک اکثریت نماز کی تارک ہو جائے گی۔



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے اور میں نے تمہارے لیے نماز تراویح تجویز کی ہیں جو لوگ رمضان میں روزے رکھیں گے اور تراویح پڑھیں گے ایمان اور احتساب (یعنی آخرت کی جست) کے ساتھ آج اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوں گے جیسا اس دن جب کہ وہ پیدا ہوئے تھے گناہوں سے پاک تھے۔“

تشریح :- حدیث میں قیام کا لفظ آج سے جس سے تراویح کا یہ جو شخص ایمان پورا اور آخرت کی جست سے وہ فوٹو کام کرے اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ یہ وہ گناہ جو عقوق و عہد کے خلاف ہیں۔ تو اسی وقت معاف ہوں گے جب کہ صاحب حق کو اس کا حق دیا جائے یا وہ برائی معاف کرے۔

سحری کھانے کی تاکید

(۱۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ مِنْ سَحَرِيٍّ أَوْ شَرِبَ مِنْ سَحَرِيٍّ

لَكَ إِفْكٌ وَكَفَرٌ قَدْ أَفْكَتْكَ سَحَرِيٌّ بِإِذَا كَانَ لَكَ لَوْ عَذَابُ (نسائی، ترمذی)  
 یہ حدیث حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچا جب آپ سحری کھا رہے تھے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سحری کھا، اس وقت ہے۔“ یہ حدیث اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو عطا کی ہے کہ اس سحری کھا اس وقت کھاؤ۔

تشریح :- یہ روایت معاف میں سحری کھانے کے احکام کی ایک روایت تھی جو ان کے ماہر نے یہ روایت تھی جو ان کے معاف کے لیے تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سحری کھانے کے احکام دیے ہیں۔ اگر یہی مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کہے ہوئے ہے کہ یہ بہت سی باتیں ہے لہذا یہ باتیں اس حدیث سے کہ سحری کھا کر عذاب نہ ہو۔

سحری کے بارے میں یہ کہنا صحیح ہے کہ عذاب نہ ہو۔ یہ سحری کھا کر عذاب نہ ہو۔

لکھنے سے وہ میں اللہ کی مہارت اور قدرت کے کاموں میں آسانی پرتی ہے۔

روزہ و حج کی نزاکت

(۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ يَوْمَئِذٍ كَمِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ

وَقَعَتْهُ الْعَشِيرَةُ (۱۰۰۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میرے لوگو! کوئی ذکر کرنے والی کوئی ذکر کرنی چیز اللہ کے جاننے سے اور ہم کو (دراصل سے)

ایک کرنے والی چیز روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔“

تفسیر یہ ہے۔۔۔ ہر ایک بات کو کہہ کر سے تمام مسلم اور غیر مسلم (اکثر اس بات پر اتفاق ہے) کہ اسلامی طرز پر

روزہ رکھنے سے بہت سی بیماریاں برائیوں سے نجات مل جاتی ہے۔ اور روزہ کے باعث صبر حاصل ہوتا ہے

مطلب یہ ہے کہ روزہ ایک ایسی مہارت ہے جو دوسری مہارتوں سے زیادہ خاص اور شاندار ہے۔

یہ اس لیے اس کے نفس و عیوہ پر قابو رکھنے کی برکت حاصل ہوتی ہے وہ تمام دوسری مہارتوں سے

خاص ہونے والی برکت سے نسبت غصہ کے بل پر ہوگی۔ واللہ اعلم۔

روزہ و حلال ہے

(۳۳) عَنْ كُتَيْبَةَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

أَقْوَمُ الْأَعْمَالِ أَنْ تَصُومَ كَصَوْمِ الْكَثَّانِ (۱۰۰۰۰) (ترجمہ و تفسیر)

معاویہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

”میں طرح ڈرائی میں تمہارے اس فعل پر کہ ہے کہ تم کو کے عملوں سے تمہیں کوئی حلال

طرح پر روزہ تمہارے لیے حلال ہے، جو ہم سے پہلے والی ہے۔“

افطار کی دعا اور اس کا اچھا نظم

(۳۴) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

عَاوِزُ الشَّوْبِ الْيَوْمَ كُنْ وَأَنْتَ الْيَوْمَ



لَا تَمْلِكُ لَهُمْ أَرْبَابٌ شَيْءٌ فِي مَقْصَدِ الْغَيْبِ لَيْسَ لَهُمُ الشَّاكِرُونَ وَأَمَّا الْمُطْعِمُونَ فَكَانُوا  
مُتَوَكِّلِينَ عَلَى قَوْمٍ عَالَمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَعَهُمْ كِتَابٌ، لَيْسَ مِنْ عِلْمِي الْمُنْسِي

۱۲۶۸

فَإِنْ لَقِيتُمُ الْمُشْرِكِينَ أَفْرَاقًا مِمَّنْ لُطِيفُوا

فَتَسَبَّوْا الْآثَرِيَّةَ وَتَسْقُوا مِنْ عَيْنٍ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ذُوقُوا الْمُطْعِمُونَ الْبُؤْسَ وَالْآخِرُونَ

فَبَيَّزُوا بِقَائِلِهِمْ أَنَّهُمْ مِنْ تَحِدَةٍ كُتِبَ لَهُمْ مَقَامُ الْمُرَائَةِ دَلِيلًا عَلَى

فَزَيَّنُوا أَنَّهُمْ مِنْ تَحِدَةٍ مَشَقَّتًا فِي ظَنِّ قَوْمٍ دَلِيلًا عَلَى (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں  
تھے ہم میں سے کچھ لوگ روزہ سے تھے اور کچھ لوگ نہیں تھے۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک بکرہ ہم دونوں نے پھاؤ ڈالا اور نہایت گرم دن تھا  
اور سب سے زیادہ آرام اور سائے میں وہ لوگ تھے جن کے پاس کھلی تھیں۔ اور کچھ لوگ  
صرف ہاتھ سے سورت کی پیمائش سے بہاؤ لگ رہے تھے۔

حضرت انس کہتے ہیں میں پہنچ کر روزہ دار لوگ پٹ لگے۔ اور جو لوگ روزہ سے  
نہیں تھے وہ اسٹے (خجوں) لے لیے گاٹھے اور سواریوں کو ڈال پھاؤ ڈال سورن اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم لے فرمایا۔

”آج وہ لوگ سارا اور سب سے لگے جو روزہ سے تھے جنہیں تھے۔“

اور ایک حدیث میں ہے کہ

”ان کی رہنمائی کی رہا تھی کہ جو سواریوں پر رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس

کے لیے روزہ رکھنا بہتر ہے اور جو سواری پر اپنے اللہ کو رکھ دے کسی کو اس کے لیے بہتر

ہی ہے کہ روزہ نہ رکھے۔“

تشریح: یہاں پر مزید ذکر اس طرح ہے کہ جو سواری پر اپنے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا



کسی مقام پر اپنا دوزخ قرار دیتا تھا کہ کسی کو ڈری۔ لیکن کچھ لوگوں نے اپنا دوزخ باقی رکھا کہ اگر  
 اللہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راحت نہیں کی تھی جب لوگوں نے اس پر تمام کیا تو ہر لوگ جنت سے  
 جھے وہ نفع حاصل ہو چکا تھے اور ہر لوگ دوزخ سے نہیں تھے وہ ہر سے نفاذ کے ساتھ آئے ،  
 مجھے گناہ سوار ہیں کو بالی ہا۔

(۴۷) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى نَحْلٍ فَنَزَلَ فِيهِ فَشَجَّوْهُ  
 فَمَرَّ عَلَى النَّخْلِ وَالنَّخْلَاءِ .

كَانَ مَا بَالٍ مَا جِبَّكَ

فَالْوَايَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

كَانَ إِذَا كُنِيَ مِنَ الْبَيْتِ أَيْ تَسْتَوِي إِلَى الشَّيْءِ ، وَجَلَّ كَلِمٌ بِمُقَدِّمَةِ  
 اللَّهُ الْبَيْتِ نَعَمْ تَكْرَرًا فَبُكُوْحَا۔ (مسائل ترمذیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی  
 کے پاس سے گزے یہ درخت کے ساتھ میں ہے ہر شجر اپنا لوگ اسے جانی کے  
 پہنچا دے رہے تھے۔

آپ نے پوچھا کہ ”اس کو کیا ہو گیا ہے؟“

لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ دوزخ سے تھے، یہ راحت دے کر چکے ،  
 طبعی آگنی ہے ،

آپ نے فرمایا ”مستقر فی دوزخ و کما کوئی کیا کا کام نہیں ہے اور تمہارے لیے تیرا  
 ہے کہ اللہ کی دی ہوئی راحت سے فائدہ اٹھاؤ۔“

تشریح ۳ :- میں آدمی کا ذکر ہے کہ وہ دوزخ و کما کوئی کیا کا کام نہیں ہے اور تمہارے لیے تیرا  
 ہے دوہار ہونے کا طبعی فائدہ ہو کہ ایسے آدمی کو خدا کی رحمت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

روزہ رمضان کی اہمیت

(۴۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ :

مَنْ أَكَلَ يَوْمَ تَوَاتَوْسِي فِي تَهْدِي بِي فَتَرَى مَخْصُوعًا لَا تَرَى لَدَى تَهْدِي

سُوْرَةُ غَيْرِ مَعْلُوْمَةٍ قَرَأَ مَسَامَةً - (ہندی اہلداد)

حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،  
 ”جو شخص رمضان کا ایک روزہ بھی پڑھ کر شریعت (اسلام) میں داخل ہو جائے، پھر وہ کسی  
 روزے اس کی کافی کے لیے رکھے تب بھی اس ایک روزہ کی گنی پوری نہ ہوگی۔“  
 روزہ غمخوروں کا بولناک الزام

(۳۹) سُبْحَانَ اِنِّكَ اِنَّمَا اَنْتَ الْبَاقِي رَبُّنَا الَّذِي اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ  
 اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ  
 اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ  
 اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ

اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ

اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ

اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ  
 اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ

اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ اَنْتَ اَوَّلُ الْيَوْمِ

حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداء

آپؐ کو مار رہے تھے، غیبت میں آکر دعا پڑھ کر آئے، ان لوگوں کے لیے دعا پڑھا کہ اللہ  
 مجھے ایک صحت و عافیت عطا فرمائے اور یہ لوگ اس کے لیے دعا پڑھنے کے لیے کہا تو  
 انہوں نے انہیں بتایا کہ اس پر دعا نہیں ملے گی۔

ان دونوں نے کہا کہ تم آپؐ کے لیے دعا پڑھا کر رہے ہو، پھر

پھر انہیں پڑھا اور یہ دعا پڑھی کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحت و عافیت عطا فرمائے  
 تو انہوں نے ہنس کر کہا کہ یہ دعا پڑھی نہیں جاتی؟

انہوں نے جواباً کہا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحت و عافیت عطا فرمائے۔

پھر انہوں نے دعا پڑھا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحت و عافیت عطا فرمائے۔





حضرت مہرِ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
 ”جی اور عمرو (اکوٹا جی) کہنے والے اللہ کے معز ہیں ہیں۔ اللہ نے انہیں اپنے  
 یہاں اپنے کے لیے کہا تو وہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور جو بھی درخواست اس کی  
 بناب میں انہوں نے پیش کی اللہ نے قبول فرمائی۔“

تشریح:۔ اس شخص کی کئی حدیثیں آئی ہیں۔ بعض حدیثوں میں ہے کہ انہوں نے حضرت کی  
 درخواست کو تو اللہ نے ہی کی دعا قبول کی۔ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ جی کہنے والے ہی لوگوں  
 کے لیے حضرت کی دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بھی معاف فرمادیتا ہے۔ یہاں پھر بات  
 دہرائی کہ یہاں جو چندوں کے حقوق سے ملتی رکھتا ہے وہ معاف نہیں ہوتا سب تک معاف  
 بن معاف ہو کر ہے۔۔

خواتین کا جہاد — جی اور عمرو

(۵۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

جَاهِدَ الْكُفْرَ وَالنَّفْسَ فِي الدِّينِ وَالْخَلْقِ وَالْعَمَلِ - (نسائی)

حضرت ابو عبسہ رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہی آپ نے فرمایا کہ  
 ”مومنوں! کفر و کفران اور مردوں کے لیے جی اور عمرو کرنا اب میں یہاں تک کہ یہ ہے۔“

حقیقی جی

(۵۵) حَبِيبُ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ  
 قَالَ الْقَوْلُ الْقَوِيُّ،

قَالَ مَا أَكَلْتُ لَمْ يَكُنْ لِي،

قَالَ الْعَمَلُ وَالْعَمَلُ،

قَالَ بَقَا الشَّيْءِ،

قَالَ السَّوَادُ وَالسَّوَادُ - (ابن ماجہ)

حضرت عید اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے یہ کہا کہ میں نے کون سا عمل کیا کہ میں نے اس کے بدلے کے بدلے کیا ہوئی ہو جائے۔

آپ نے فرمایا: ”وہ جس کے ہاں پر آگندہ ہوں اور جو میلے کپڑے پہن رہا ہے۔“  
 اس نے پوچھا: ”مجھ کے افعال میں سے کون سا فعل قراب کے لحاظ سے جبراً ہوگا؟“  
 آپ نے فرمایا: ”بلند آواز سے ایک جہلی گانا پڑھنا اور قرابتی کرنا۔“  
 اس نے پوچھا کہ: ”انجیلی سے کیا مراد ہے؟“  
 آپ نے فرمایا: ”سوداری اور رشتے کا طرح کا مراد ہے۔“

تشریح :- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کس طرح کے کام کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ حج ایک واجبہ کمالہ ہے۔ جو لوگ محبوب کے مگر کارزارت کو ہائیں نہیں ہر وقت غسل کرنے اور کھانے پینے میں دلچسپی نہیں لیتے ہاں ہے۔ انہیں تو جو وقت ملے اس وقت محبوب کے ذکر و مباحثات میں لگاوا اور مستغفارین اور گویہ و رازی ہیں صریح کرنا چاہیے۔

آخری سوال اس سے ہے کیا اگر قرآن مجید میں حج والہ حالت میں غیہ اشک کا ذکر آیا تو تہنیت لا کے اظہار ہے؟ اس سے پوچھا کہ سبیل کی استطاعت رکھنے سے کیا مراد ہے۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ مگر تک پہنچنے کے لیے سوداری ہونا چاہیے اور راستہ کا طرح ہونا چاہیے۔

ابی عرفات پر خدا کی نظر کر

(۵۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

قَالَ تَسْمَعُونَ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

لَمَّا دَامَتْ وَفَعَتْ بِشَرْفَةِ لَمَّا دَامَتْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ إِلَى الشَّكَاةِ الْكَتَاةِ

فَيَكُونُ،

أَتُنْظَرُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

معرفت مہدائیں عزت رکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں جی لوگ عربات میں ظہر کرنا اور گریہ و زاری میں مشغول رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا تک کہلاتے ہیں اور فرشتوں سے کہتے ہیں،

”میرے اہل بیتوں کو دیکھو، ہاں گھر سے میرے اہل بیتوں سے کہتے ہیں: دیکھو میرے







مسلمانوں کا مافیہ و سجدہ کہ بہت بڑی اکثریت نادان کی تلوک ہے، پھر بزرگ نادان پٹھانی بھی ہیں۔ سے  
 بہت سے بزرگ دکانہ نہیں دیتے، کہ سرفرازوں سے کھڑی نادان کے قریب نہیں جاتے، اور دکانہ  
 اور اکوتے ہیں، کہ نادانوں اور دکانہ کی ٹکر کرتے ہیں مگر سجدہ قائل ہیں، پھر بزرگ اکوتوں  
 علی الشہ علیہ السلام بھی فرماتے ہیں کہ، ہمارے کام انجام دینا اگر کسی کے لئے اور جو تمام جہول سے دکانہ  
 کے قریب سے بڑے مشکل میں کاٹیں ہوتے۔ اور نادان پٹھانوں سے تم یہ ہارنا دانی فرماؤں گے  
 کہ تھے انہی نادان، یا ایک نہیں، پھر تقسیم تم نے کسی اختیار و اختیار کی تلوک سے کی؟ پھر بزرگ خدا  
 کی طرف سے تھے؟ پھر بزرگ نادان کے، اگرچہ کہ مسلمانوں کو کرنا کے اسٹیج ہوتے ہوئے، یہاں تک  
 کہوں گی۔۔۔ تو چاہئے کہ بزرگ نادانوں کے لئے اور کچھ اور کام انجام دینے سے روک دیا جائے گا ۱۱

مُعَاشرَتی حقوق



قَالَ لَا تَقْهَرْنَا فَقُلْتُ مَا تَقْلُبُ بِكَ يَا صَاحِبَ الْوَقْدِ وَهِيَ تَقْلُبُنِي بِمَا أَقْلَبُ  
وَأَقْلَبُ قُلْتُ مَا تَقْلُبُ بِهِ وَأَقْلَبُ تَقْلُبُنِي مَوْقِفًا (الزَّوْجُ الْعَصِيدُ) «مَنْزِلِ الْمَرْءِ  
اسی کا ترجمہ یہ ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا،  
”اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی ماں کو بھی بھائی بیٹہ بہن و کچھ کرایا ہے،  
اُسے اپنی بیٹہ بچہ بونے بیت اللہ کا طواف کیا، صفا و مروہ کے درمیان صلی کی رکے  
بچہ بونے عرق سے کیا، پھر اس حالت میں اسے لیے ہوئے مزار اللہ آیا اور صلی میں بکری  
ماری۔ وہ نہایت بڑا من ہے ذرا بھی حرکت نہیں کر سکتی۔ میں نے یہ سارے کام اپنی بیٹہ  
بچہ بونے انعام دیکھ دی تو کیا میں نے اس کا حق نہیں ادا کر دیا؟“

آپ نے فرمایا ”نہیں، اس کا حق نہیں ادا ہوا“

اس آدمی نے پوچھا ”کیوں؟“

آپ نے فرمایا ”اس لیے کہ اس نے تمہارے بچوں میں تمہارے لیے ساری  
میں نہیں چھپیں اس لئے کہ ساتھ کہ تمہارا دھرم اور تم نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا اس میں  
میں کیا ہے کہ تم اس کے سونے کی لٹاؤ گئے ہو؟  
جنت میں کے قدموں کے لئے

(۱۶) عَنْ ثَعَالِبٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ جَاءَهُ جَارِيٌّ فَبَيَّنَّ لَهُ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَدْرِي لِمَ أَتَيْتُكَ وَفَكَدْتُ بِكَ أَشْفِيَةً؟  
فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أَثَرٍ؟

قَالَ نَعَمْ،

قَالَ فَالْزَوَّارَةُ، الزَّوْجُ الْجَنَّةُ وَتَدْرِي لِمَ؟ (مسند احمد)

صوفی معارف میں زوارہ یعنی حرمِ زہرا کے لیے ہے۔ والدہ ام ایمن صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس گئے اور کہا،

اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی ماں کو بھی بھائی بیٹہ بہن و کچھ کرایا ہے،

کے لیے رات بکرا فرماتے ہیں۔

آپؐ نے پوچھا کہ تمہاری ماں کو کچھ ہے؟

انہوں نے کہا میں وہ زندہ ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: ”سہرا تو تمہاری کی خدمت میں لگے رہو، تمہاری جنت ان کے قدموں

میں ہے۔“

تشریح: ۱۔ حضورؐ کی اشد طریقہ کو معلوم تھا کہ ان کی ماں زندہ ہیں اور یہ بھی معلوم تھا کہ وہ ضعیف

ہونگی ہیں، بیٹے کی خدمت کے متعلق ہیں، اس لیے آپؐ کو چاہی کہ شرکت کے متعلق آپؐ نے جاکر کہا کہ

ہمارا کام یہاں تو تمہارے گھر میں ہے، ہمارا کام یہاں کی خدمت میں لگو۔۔۔ اس حدیث کا

ہرگز مطلب نہیں ہے کہ میں کے والدین زندہ ہیں وہ میری خدمت کے لیے دنگے، کھڑے

سوار کرانم کے والدین زندہ تھے اور وہ مجھ اور دوسروں کے لیے اہم ہوتے تھے۔

والدین کے لیے دعا اور استغفار کا عمل

(۶۲) غُلِّیْ اُنْہِیْ قَاتِلَ، قَالَ مَسْرُوْنٌ مِّنْہُمْ یٰۤاٰیُّہَا

یٰۤاٰھَ الْعَبْدُ الْکَبِیْرُ ذَا اِیْمَانٍ اَاْ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ

یٰۤاٰھَ الْکَلْبُ الْکَبِیْرُ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ

صحیح: من رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،

مگر کسی بھی کے ماں باپ دونوں استغفار کر جائیں اور یہ اللہ کی زندگی میں ان کا

دھرم کو بڑھائے گا، قرآن مجید کے حق میں یہ کہہ کر ہے، ان کی بخشش کی اس دعا

کرنا ہے، اس آدی کو اللہ تعالیٰ والدین کا گناہوں پر در قرار دے کر ان کے گناہوں

سے بہائے گا۔

والدین کی دعا کے بعد ان کے شرعی ملک کی طرف

(۶۳) غُلِّیْ اُنْہِیْ قَاتِلَ، قَالَ مَسْرُوْنٌ مِّنْہُمْ یٰۤاٰیُّہَا

یٰۤاٰھَ الْعَبْدُ الْکَبِیْرُ ذَا اِیْمَانٍ اَاْ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ

یٰۤاٰھَ الْکَلْبُ الْکَبِیْرُ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ اَنْتُمْ تَخْتَارُوْنَ



آپ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے والدی زعمہ میں؟

اس نے کہا جی ہاں

آپ نے پوچھا کیا تمہاری کوئی خالہ ہے؟

اس نے کہا ہاں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم نے فرمایا: تو ہاؤ اید اس کی خدمت کرو

تشریح :- اس کی عام شکل تو یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر پر پہنچتا ہے، اس کا دل دوسلے اور  
اللہ سے معافی مانگے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم نے علم انبی کی نگاہ سے یہ جان کر ان یا خدا کے  
ساتھ کسی سوا کیا ہائے اس گناہ کو مل سکتا ہے۔ یا خدا خیر کے سوا کوئی نہیں دیا سکتا۔

استرگام سلم

(۴۵) دُؤِی عَنْ اَبْنِ حُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

تَعْلَمُوْا اَلْوَلَدُ وَتَعْلَمُوْا اَلْاَبُوْا اَلشَّيْءَ اَلْاَوَّلَیَّ وَتَعْلَمُوْا

اَلْاَبُوْا تَعْلَمُوْا وَتَعْلَمُوْا (ترمذیہ تراجم بحوالہ طبرانی)

حضرت ابو حریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سلم ہی سیکھو اور بنی سلم کے بے وقار و غیرہ کی سیکھو اور مجھ سے تم ہی کا علم

ماصل کرو ان سے نہ کسا مادہ ہوتا کہو

تشریح :- علماء کی گفتگو ہائے یہ کہ علماء اور علماء کے بھائی اور بیٹے سیکھو اور سیکھو

یہ کہ ہے پھر اس کے علاوہ سیکھو بنی سلم اور بنی سلمی سیکھو بنی سلمی کے بھائی اور بیٹے

تقریباً ان کے آگے بنی سلم اور بنی سلمی سیکھو بنی سلمی اور بنی سلمی سیکھو بنی سلمی کے بھائی اور بیٹے

سلم ہی د

شوہر کا حق

۱۶۶۰ غی فی غیبی فی غیبی

حاجہ جلال الدین علی بن ابی طالب، تالیف

یادشون اللہ، اِنِّیْ قَائِمٌ اَلْوَلَدُ اَلْوَلَدُ، حَذَّاءُ اَلْوَلَدُ اَلْوَلَدُ

عَنْ نَبِيِّهِ فِي سَبِيلِ الْإِسْلَامِ أَيْضًا ۖ إِنَّ قُلُوبَنَا لَأَنْفُسُ الْوَلَدِ لَا وَهْلَةَ تَرْجُمُهُ  
يُؤَدِّي قُوَّةً - وَلَكِنَّ مَقْصُودَ الْإِسْلَامِ لَقَوْلُهُمْ مَكْرُومٌ مِنْهَا لَمَّا بَيْنَ ذَلِكَ ؟

قال: فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

أَبْلَغُنِي مِنْ قَبِيضٍ مِنَ الرِّسَالَةِ أَنْ كَلَامَهُ السَّوَّاحِجُ وَالْمُتَوَكِّلُ عَلَيْهِ  
يُؤَدِّبُنِي فِيهِكَ وَتَقْبَلُنِي مِنْ يَدِكَ .

تَرْيَاكَ الْبُحْرَانُ هَكَذَا تَقْدُحُ سِرَّاءَ حَبِيبِي فِي عَيْنِي لَيْسَ لِي الْبُحْرَانُ  
تَوَحَّاهُ فِي عَيْنِي الْبُحْرَانُ (هَذَا) فَتَدْنِي

إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ آلِيكَ وَفَأَلَيْكَ الْغَلْبَةُ وَأَنَا وَمَنْ مَعِيَ  
إِلَّا تُقَاتِلُ فَعَلَيْكَ الْكُفْرُ وَالْكَرْبُ إِنَّكَ تَكُونُ لِمَنْ شِئْتَ  
خَاسِرًا ۖ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ أَوْ أَطَاعْتُ أَنْ يَكُونَ  
لِي كُفْرٌ كَكُفْرِ آلِيكَ وَأَنَا وَأَمْ يَكُنْ لَكَ كُفْرٌ بِمَا

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَىٰ لِنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ وَمَا كُنَّا لِنَكُونَهُ بِمَعْلُومٍ

مجلس - ۱۴۰۲

مضرب ہیں مہاشی کہتے ہیں کہ ایک عورت کی سولہ عذراں دیکھ کر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کے پاس پانچاں دیکھا جن کا کچھ نہیں تھا۔ یہ سولہ عذراں تھیں، ہر فرقہ مختلف ہے اگر وہ زانیہ جو ہمیں توڑ رہی ہیں، ٹھیکہ جو ہمیں توڑ رہی ہیں کے پاس زندہ رہیں گے، اس کے احوالات سے ظاہر ہے کہ وہ ہم عورتیں ہیں۔  
 جیسے اس کے گھر اور بچوں کی نگرانی کرتی ہیں تو یہیں کیا اجڑ رہا ہے؟

دوسری بات جس کی انتہا ملے وہ تعلیم ہے۔ قرآن، ”سچی باتوں کے علم کو“ ہاتھ پہنچا دو کہ  
شعوروں کی اعلاصت کن انسان کے حقوق کو سمجھا سکا۔ جہاں کے برابر وہ جہاد کہتا ہے۔ لیکن آپ  
بے صبرت کم غور نہیں کیا کرتی ہیں۔“

اور علمبرائوں کی مدد سے ان کے کاموں کا انحصار ہو گا۔

”خداوند محبت نے ان کو اپنی علی الاطریق علم سے کہ ”نیکے عورتوں نے آپ کے پاس



اپنا فائدہ بنا کر لیا ہے۔ اور ہر صورت چاہے جسے سلیم ہو یا مظلوم ہو مگر یہ کہہ میرے آپ کے پاس آئے کو پسند کرتی ہے۔ دیکھیے ہاتھ خوردوں اور خوردوں دونوں کا آقا اور سمجھو ہے۔ اور آپ خوردوں اور خوردوں دونوں کی طرف کاغذ پر لکھیے گئے ہیں۔ مردوں پر جہاں و فریق ہوا ہے (خوردوں پر نہیں)۔ اگر وہ دشمن کو داری تو اس پر نہیں اور نصیحت کی لئے ہمارا اگر وہ شہید ہو جائیں تو اعلیٰ درجے کی زندگی پہنچے۔ یہاں دیکھیں اور اس کے احکامات سے فائدہ اٹھائیں۔ تو ہم کسی قسم کی اطاعت گزار کی کریں کہ بھائی کے کا جہاد کے ہمارے ہو۔

آپ نے بتایا ۳ طور ہوں کی اطاعت گزری اور ان کی حقوق مشخصی کا وہی مرتب ہے جو خوردوں کے جہاد کا ہے۔ اور تم میں سے کم ہی ایسا کرنے والی ہیں ؟

بیوی کا قاتل

(۶۶) وَقَدْ سَمِعْتُ نَبِيَّ جَلَدَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَقْتُلُوا الْقَتْلَ وَالْقَتْلَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ ، فَإِنْ أَقْبَلَتْهَا الْقَتْلُ فَهَذَا الْقَتْلُ بِهَا يَهْتَدَى . (الترغیب والترہیب ج ۱ صفحہ ۱۰۱)

شعوبی جناب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : قتل سے پہلے سے قتل کی گئی ہے۔ اب اگر تم اسے داخل سپرد کرنا چاہو تو قتل قرار دے گا۔ پس اس کے ساتھ قتل کو معاملہ کرنا بھی زندگی گزارنے کی ہے ؟

تفسیر :- صورت نکالنے سے پہلے ہی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صورت کے مزاج اور اس کے سوجھنے اور کرنے کا احکام خورد کے مزاج سے کچھ نکلتا ہوتا ہے۔ اور خاندانی نظام میں شوہر کو سربراہی اور باوقار ماں میں برتری ہے۔ اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کے جذبات و سماعت کی پروا نہ کرے، صرف اپنی اپنی خواہشات پر عمل کرے تو اگر حقیقی ستر قلم ہے محرم اور جگڑے لہذا کا جہنم ہی ہمارے لئے۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوردوں کو خوردوں کے ساتھ قری اور مہلت ہے جس سے آپ کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو باغ و طلاق کی صورت آئے گی جو خدا کی شریعت میں یہودی نہیں ہے اور اس کی مخالفت آخری طور کی ہے۔ اس صورت میں، جنہیں بتلایا گیا ہے خوردوں میں تفریق مورتی ہیں اور خوردوں سے سیدھے جوتے ہیں بلکہ یہ صورت صورت اس لیے آپ نے ارشاد فرمائی ہے



کہ اس کی دینی و اخلاقی تربیت کہیں تک کی اگر آدمی نے اپنے میں بہرہ کو دینی سکھانے اور  
 دینی درجہ سے کسی کو اعلیٰ کی ترغیب کا ریل ہلنے کا وہ دینی مشکل میں کہیں جیسے گا ہا ہے وہ اپنی  
 ذات کی سبک کہتا ہے خدا پرست اور دینی و دنیوی۔

### غریب مسلمانوں کا حق

(۱۶) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
 اِنَّ الْغَنِيَّاءِ الْفُقَرَاءَ اَنَّهٗ كَانَ يَدْفَعُ لَهُمْ شَرْكَهُ عَنِ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 جَبَّوْا عَنْهُ اَوْ كَسُوْا عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِمْ لَمْ يَخْجَلْ۔ (غریب بہرہ طلبی،  
 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم جاؤ کہ  
 سب سے اچھا مال کون سا ہے؟

آپ نے فرمایا: کسی مسلمان کا دل غریبی کرنے سے خواب کا کام ہے، اگر یہو کا جو  
 کھانا کھا دو، اس کے پاس کپڑے نہ ہوں تو کپڑے پہنا دو، اس کی کوئی ضرورت آئی ہوئی  
 ہو تو اسے پوری کر دو۔

### مسلمانوں کی ماحبت مولیٰ

(۱۷) عَنْ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَيُّكُمْ مُؤَيَّدٌ  
 مُؤَيَّدًا عَنْ جَدِّهِ كَعَفَّةِ امِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مِثْلِ ابْنِ جَسَلٍ،  
 وَ اَيُّكُمْ مُؤَيَّدٌ عَنْ مُؤَيَّدٍ عَنْ خَلْفٍ سَقَا امِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ  
 مِثْلِ ابْنِ جَسَلٍ۔ (ترمذی،

وَ اَيُّكُمْ مُؤَيَّدٌ بِكَيْسِ مُؤَيَّدٍ عَنْ خَلْفٍ كَعَفَّةِ امِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ  
 مِثْلِ ابْنِ جَسَلٍ۔ (ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ جس کو مسلمان نے کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھوایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ  
 اس کو جنت کے پہلے کہے گا۔

جس مسلمان نے کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلایا تو اللہ اس کو قیامت کے دن



قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنبِئُنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَلَسَتْ  
لَكُمْ مَسْجُودِينَ وَيَكْفُرُوا،

قَالَ نَعَمْ، فَأَكْبَرُوا مِنْكُمْ كَمَا كَفَرُوا أَذْأَلَاكُمْ كُفْرُهُمْ وَأَكْبَرُوا مِنْكُمْ وَيَكْفُرُونَ،

قَالُوا، فَمَا يَنْتَعِلُونَ إِلَّا الْكِبَارَ؟

قَالَ، كَرِهَتْ شَرِيكَةُ نَحَابِلَ عَقِيدَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَسْجُودٌ كَسَتْ  
يَكُونِيكَ، فَوَافَقَتْ، فَهَوَّ أَتَتْ۔ (ترجمہ: در سبب بھارت احمدی امام و نرہدی)

حضرت امیر کرمی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص  
جنت میں رہائے گا جو اپنے انکار و اختیار کو غلط طریقے سے استعمال کرتا ہو اور کہیں اور  
عالموں پر سختی کرتا ہو

لوگوں نے کہا،

”اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے بھی نہیں بتایا کہ دوسری باتوں کے علاوہ  
میں اس آیت میں نفیم اور غلام زیادہ ہوں گے؟“ آپ نے فرمایا ”ان میں سے تمہیں وہ بات  
بتائی ہے، تو تم لوگ انہی عقیدوں اور غلاموں کے ساتھ دیکھا جی رہتا ذکر و حسیا اپنی اولاد  
کے ساتھ کرتے ہیں، ان کو نہ کہا تاکہ وہ جو تم کہتے ہو،

لوگوں نے پہچان لیا کہ دنیا کی کون سی چیز راہِ حق میں پہچانے گی؟  
آپ نے فرمایا ”ن گھوڑا جسے تم جانی پر اندھ کر کہہ دو تاکہ اس پر سوار ہو کر اللہ کی  
راہ میں چھو دو، تمہارا غلام تمہاری جگہ کام کرتا ہے اس سے اچھا سلوک کرو اور اگر وہ  
ناراض ہو رہا ہو مسلمان ہو، تو وہ تمہارے اچھے بڑا کا زیادہ سختی ہے۔“

تفسیر ج ۱۰۔ اس سورہ میں غلام کا ذکر ہے وہی علم گھر کے مستقل لوگوں کا بھی ہے۔

برداشت کے مطابق جو چھوڑا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ،

يَسْتَبَلُونَ عَلَى أَعْمَةٍ وَتُسَوِّبُهُ وَتَكُونُكَ، وَلَا يَحْتَكُمُ وَلَا مَا يَحْتَكُمُ، فَبَيْنَ

كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ فَاتْلَفَ نُونَهُمْ فَلَا تُكَلِّمُ يَوْمَئِذٍ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ كَلَّمَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ إِذْ جَاءَهُ بِالنُّجُومِ ۚ

(ترجمہ: اور سب بھلا اور ایمان والوں)

حضرت ابراہیم علیہ السلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تبار سے ملاؤں کا تم پر یہ حق ہے کہ انہیں کھانا پانی دے دو کہ جس سے پہنچاؤ اور ان پر کاموں کا انتہائی بوجھ ڈالو جتنا وہ اٹھا سکتے ہوں، اور اگر تمہاری کامیابی سے کروڑوں آدمی کی مدد کرو، اور اسے اللہ کے بندوں کو لوگوں کو تمہاری طرح اللہ کی مخلوق اور تمہاری طرح انسان میں عذاب اور تکلیف میں مبتلا کرو۔"

علاؤں کے ساتھ نرمی کا سہل

(۷۱) وَخَلَقَ نُوْحًا نَحْنُ وَجَّهٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ۚ اِنَّ اِلٰهَکُمْ لَیُّنٌ رَّحِیْمٌ ۚ

فَاَخْلَقْنَا نُوْحًا نَحْنُ وَجَّهٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ۚ اِنَّ اِلٰهَکُمْ لَیُّنٌ رَّحِیْمٌ ۚ

(ترجمہ: اور سب بھلا اور ایمان والوں)

حضرت نوح علیہ السلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنے عداؤں کے جتنی بھی خدمت لوگے انتہائی نرم و لباں تمہارے ہمارے ایمان

میں کھائے گا۔"

نعمت و رحمت پر شفقت

(۷۲) وَخَلَقَ جَاوِیْدًا نَحْنُ وَجَّهٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ۚ اِنَّ اِلٰهَکُمْ لَیُّنٌ رَّحِیْمٌ ۚ

فَاَخْلَقْنَا جَاوِیْدًا نَحْنُ وَجَّهٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ۚ اِنَّ اِلٰهَکُمْ لَیُّنٌ رَّحِیْمٌ ۚ

فَاَخْلَقْنَا جَاوِیْدًا نَحْنُ وَجَّهٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ۚ اِنَّ اِلٰهَکُمْ لَیُّنٌ رَّحِیْمٌ ۚ

(ترجمہ: اور سب بھلا اور ایمان والوں)۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے

ایک گدھا گزرا، جس کے پیچھے کو داغ دیا گیا تھا، اس کے دروازوں نقصانوں سے عین کا

فوارہ چھوٹ رہا تھا،

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اس شخص پر لعنت کرے جس نے یہ حرکت کی۔"

پھر آپ نے نہایت فریاد کر دیا پھر سے کوہا تھا کہ میں چہرے پر مارا ہوں  
 حال اور پریشانہ بازی کی نہایت

(۴۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 لَوْ دَخَلْتُمْ بُيُوتَكُمْ وَلَمْ تَجْعَلُوا لَهَا حُجَّةً لَّكُنْتُمْ أَكْثَرُ الْأَشْيَاءِ فِيهَا  
 قُلُوبًا سَرَّاءُ وَنَفْسٌ قَلْبًا قَلْبًا قُلُوبًا سَرَّاءُ قُلُوبًا سَرَّاءُ

مَنْ قَعَلَ هَذَا؟ لَمْ يَنْصَرِفْ مِنْ بَيْتِهِ

اگر کسی نے ایسا کرے تو اس کی ہڈیوں میں درد ہوگا اور اس کی ہڈیوں میں درد ہوگا

(ترغیب و ترہیب بحوالہ امام احمد بن حنبل)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق یہ بھی کیا گیا ہے کہ کچھ قریشی لوگوں پر ان کا گناہ  
 ہوا جو کسی چیز یا امر کی کوہانہ کر اس پر نشانے کا مشق کر رہے تھے اور بڑے بڑے مالک سے  
 انہوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ جو تیر غلام رکھتا ہے گا وہ اس کا بڑا ہوگا۔ جب ان لوگوں نے  
 عبداللہ بن عمر کو دیکھا تو بدھراؤ ہو کر رہا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا،  
 "کس نے یہ حرکت کی؟ اللہ لعنت کرے اس پر جس نے یہ کیا ہے۔"

ہوں، اللہ علی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی مردار کو نشانہ  
 جاسے (اور اس پر نشانہ بازی کا مشق کرے)۔  
 ایک اور نکتہ کا واقعہ

(۴۹) عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 لَوْ دَخَلْتُمْ بُيُوتَكُمْ وَلَمْ تَجْعَلُوا لَهَا حُجَّةً لَّكُنْتُمْ أَكْثَرُ الْأَشْيَاءِ فِيهَا  
 قُلُوبًا سَرَّاءُ وَنَفْسٌ قَلْبًا قَلْبًا قُلُوبًا سَرَّاءُ قُلُوبًا سَرَّاءُ

لَقَالَ، وَجَعَلْتُ لَكُمْ حُجَّةً لَكُمْ L

لَقَالَ، وَجَعَلْتُ لَكُمْ حُجَّةً لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ لَكُمْ L

لَقَالَ، وَجَعَلْتُ لَكُمْ حُجَّةً لَكُمْ L

قَالَ، وَمَا أَفَاءَ إِلَّا أَذْرِي وَاللَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عِبَادِكُمْ عَلَيْكُمْ وَذَلَّلَكُمْ  
عَلَيْكُمْ وَخَلَّى بَيْنَ يَدَيْكُمْ فَاعْبُدْنَاهُ يَا عِبَادِ هَذَا صِرَاطٌ قَدِيمٌ  
لَكُمْ،

قَالَ، فَلَا تَقْعَبَنَّ، عِبَادُ يَا أَزْوَاجَ بَنِي آدَمَ،

قَالَ، بَنِي حَوَاطِثَ يَكُونُونَ أَهْلًا بِبَنِي آدَمَ

قَالَ، قَوْمُكُمْ يَبْذُلُونَ الْفِتْنَةَ لَكُمْ، لَقَدْ جَعَلَكُمْ فِي ذُلِّكُمْ وَلَكِنَّ

بھائی ہی مترو فرماتے ہیں کہ ایک ہی مشورہ اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ  
ایک اونٹ بھری سے ڈرنا ہوا آیا اور گھٹے تک کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور اس کی دونوں  
آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، مشورہ نے محمد سے فرمایا "سہارا دیکھو، کس کا اونٹ ہے اس  
کے ساتھ کوئی نصیحتیں آیا ہے دیکھو اور دریا ہے"

یہ اس اونٹ کے مالک کی تلاش میں نکلا معلوم ہوا کہ یہ نکلان انصاری کا اونٹ ہے  
یہ اس کو بلا کر مشورہ کے پاس لے گیا،

آپ نے اس سے پوچھا "یہ تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟" انہوں نے کہا "میں نے اس سے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت معلوم ہو کہیں وہ دریا ہے، ہم نے اس سے کہا کہ  
کہیں وہ دریا میں اس پر ملک و سرکاری دیکھنے یہاں تک کہ اب وہ آپ دانی کے  
دانی جہیں رہا توگزشتہ رات ہم نے باہم مشورہ کیا کہ اس کو فسخ کر کے اس کا گوشت تقسیم  
کر لیں۔"

آپ نے فرمایا "تم لوگ فسخ ذکر دیا تو مجھے باقیمت دے دو میرے ہاتھ پر دے  
انصاری نے کہا "اے اللہ کے رسول، آپ اسے باقیمت قبول فرمائیں"

راوی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آپ نے اس اونٹ پر بیت المال کے ہاتھوں کا انشائی  
لکھا پھر اسے سرکاری ہاتھوں میں شان کر کے لے بھیج دیا

بکری کو لٹانے سے پہلے چھڑک تیز کر لو

(۸۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ خَيْرٌ لَّكُمْ



يُجْلِدُ عَلَى سَلْحَةٍ شَاوٍ وَهُوَ يُعَذِّبُ الْقُلُوبَ، وَهُوَ كَلْبٌ خَطَرٌ لَكُمْ وَيَتَّقُونَ،  
 قَالَ أَفَلَا تَلْبِثُ هَذَا؟ أَوْ كَرِهْتَ أَنْ تُبَيِّنَ لَهَا مَوْثِقِي؟  
 قَرْنِي وَفَاتِي أَتُؤَيِّدُ أَنْ تُبَيِّنَ لَهَا مَوْثِقِي؟ هَذَا أَخَذَ ذَلِكَ فَتَرْتَدُّ  
 قَبْلَ أَنْ تُطْلِعَ بِهَا؟

حضرت عہدہ شہزادی عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو بکری کو گرا کر اس کے پیروں پر اپنی ہیرے لگے ہوئے  
 چھری کو تیز کر رہا ہے اور بکری اس کے اس گل کو دیکھ رہی ہے۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ بکری ذبح کرنے سے پہلے دھڑھائی گئی؟  
 کیا تم اس کو دوسری موت دینا چاہتے ہو؟

اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں "کیا تم اس کو بار بار موت دینی چاہتے  
 ہو اس کو نشانے سے پہلے تم نے لٹا چھری کیوں نہیں تیز کر دی؟"  
 ہانور کو دوسرے ہانور کے سامنے ذبح نہ کرو

(۸۱) رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا الشَّيْءُ الَّذِي يَنْهَى عَنْهُ  
 ذَاكَ شَيْءٌ لَا يَحِلُّ فِيهِ النَّبَاتُ وَالْحَيَاةُ  
 قَالَ رَأَيْتُكَ أَخَذَ كَفًّا فِي بَعْضِهِ

حضرت عہدہ شہزادی عمر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانور کو تیز چھری  
 سے ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس بات کا بھی حکم دیا کہ دوسرے ہانوروں کے سامنے ہانور  
 ذبح نہ کیا جائے،

خیر آپ نے بھی فرمایا کہ "بہت تم میں سے کوئی ہانور کو ذبح کرے تو جلدی سے اس کا  
 کام تمام کر دے اور ہر ایک تشبہ کے لیے نہ بھڑکے۔"

(۸۲) رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعُ شُيُورَ فِي الْبَيْتِ يَكْفُرُونَ،  
 مَنِ امْتَنَعَ عَنْهَا بَقِيَ بَيْتُهُ شَجَرًا مَخْضُوعًا لِقَوْمٍ يَكْفُرُونَ بِمَا زَارَتْ رَأَيْتُ  
 فَلَا تَأْتِيَنَّ هَذَا وَلَوْ تَقَطَّعَتْ

حضرت خیر بادنی اللہ عنہ کہیں کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا  
 ہے جو شخص کسی گریہ کرے گا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے دین اللہ تعالیٰ سے لڑا اور کربے لگی  
 کہے گا اے میرے رب! اس شخص نے لڑا کہ ہے اور لڑی کہ تھا اور کشت کمانے کے لیے مجھے  
 نہیں ملا تھا۔

تفسیر: اس حدیث کا تفسیر یہ کہ ایسا ہے کہ اگر کمانے کے لیے یہ لشکر پہنچا  
 ہے اور کچھ اس لیے کہ ان کے خالق نے مسلمانوں کو اس کی ہمت دے دی ہے۔

لشکر کی ہمت

وہم عی ایہ عسقرانی سوسکتہ سوزی عسقرانی  
 منی عسقرانی و جو عسقرانی عسقرانی عسقرانی عسقرانی عسقرانی  
 عبد اللہ بن عمر کہیں کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں  
 نے کس ہتھیار کا لشکر کیا اور میری بے کربگی اور قیامت کے دن اللہ اس کا لشکر کرے گا۔  
 دشمن سے ملو اور خدا کا شکر ہے۔

مُعَامَلَات



## تہمت

(۱۷) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سُرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ  
أَقْصَى الْكَتِفِ،

فَقَالَ بَيْنَ مَنْزِلَتِي وَبَيْنَ السَّوْكِتِ سِتْرٌ ۖ وَرَسَدَ بِهِ ۖ وَرَسَدَ بِهِ ۖ  
معصوم کیسے اپنے ہاتھوں سے وہاں تک کہ جس کے ہاتھ سے بتا اگر کسی نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہاں تک کیا ہوگا بہتر وہاں فعل کیا گیا ہوگا ہے ؟  
آپ نے ارشاد فرمایا تہمت جس میں نافرمانی بہت کے طریقے و اختراعات ہیں اور  
اپنے اپنے کام کر رہے ہوں۔ تہمت اور ماکراحت۔ روزی حاصل کرنے کے بہترین  
طریقہ ہیں۔

## روزی کھانے کا صحیح تصور

(۱۸) عَنْ كَتَبِ بْنِ عَجْفَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ  
أَقْصَى الْكَتِفِ ۖ وَرَسَدَ بِهِ ۖ وَرَسَدَ بِهِ ۖ  
فَقَالَ لَوْ لَمْ يَسُرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ هَذَا الْإِسْلَامُ سِرًّا ۖ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَمْ يَسُرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ هَذَا الْإِسْلَامُ سِرًّا ۖ  
لَوْ لَمْ يَسُرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ هَذَا الْإِسْلَامُ سِرًّا ۖ  
لَوْ لَمْ يَسُرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ هَذَا الْإِسْلَامُ سِرًّا ۖ  
کبھی غور و خوض فرماتے ہیں کہ جس نے اس سے ایک کھانے گزرا۔  
معاذ اللہ دیکھ کر وہ روزی کے حصول میں بہت متحرک ہے اور ہر روزی کے لیے وہ اسے تو  
معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق کیا،

”اے اللہ کے رسول اگر اس کو فدا و مصوبہ ہر دن بھی اللہ کی راہ میں بولی تو کتنا

اچھا ہوتا ہے

اس پر معصوم نے فرمایا ”اگر وہ اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کے لیے وہ روزی مصوبہ کر رہا  
ہے تو یہ اللہ کی راہ میں شہادت ہے۔“

اور اگر ایشے و انہوی کی پرورش کے لیے کوشش کروا ہے تو ابھی فی سبیل اللہ ہی شمار ہوگی۔  
اور اگر انہی ذات کے لیے کوشش کروا ہے اور مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے آگے اٹھیں  
تو یہ تو کوشش بھی فی سبیل اللہ شمار ہوگی۔

ابن ابی اس کی عزت زیادہ مل حاصل کر کے لوگوں پر برتری جتانے اور لوگوں کو ٹکے  
کے لیے ہے تو یہ ساری عزت شیطانی کی راہیں شمار ہوگی۔

تفسیر یہ ہے۔۔۔ منی کی پروردگار تعالیٰ کی مہارت ہے اور اس کا ہر کام اس کی اور غالب ہے۔ اس کام میں  
زبردستی کا اور مہارت کا جو کوئی قصور ہے وہ اس حدیث سے بڑی خارج ہو گیا ہے۔ ایک دوسری حدیث  
میں مذکور ہے مَا أَتَى الْمَوْلَى مِنْ عِلْمٍ فَلْيَسِّرْ وَلَا يَعْصِمْ وَلَا يَعْصِمْ وَلَا يَعْصِمْ وَلَا يَعْصِمْ  
(تعلیم کے لیے اس کو آئی اپنی ذات پر، اپنی رعایت پر، اپنے عقیدہ پر اور اپنے کاموں پر جو کچھ چاہے  
وہ سب سہل اور مہارت سے ہی کرے اور سہل کرے۔)

مال کے بارے میں صحیح طرز فکر

(۸۹) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ،

كُلُّ مَالٍ بَيْنَ يَدَيَّ مَكْرُومٌ، فَأَمَّا الْفَقِيرُ فَلْيَسِّرْهُ، وَالْغَنِيُّ فَلْيَعْصِمْهُ،

وَكُلُّ مَالٍ بَيْنَ يَدَيَّ مَكْرُومٌ، فَأَمَّا الْفَقِيرُ فَلْيَسِّرْهُ، وَالْغَنِيُّ فَلْيَعْصِمْهُ،

وَكُلُّ مَالٍ بَيْنَ يَدَيَّ مَكْرُومٌ، فَأَمَّا الْفَقِيرُ فَلْيَسِّرْهُ، وَالْغَنِيُّ فَلْيَعْصِمْهُ،

الْحَقُّ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدِي حَالٌ وَجَدْتُهُ،

وَكُلُّ مَالٍ بَيْنَ يَدَيَّ مَكْرُومٌ، فَأَمَّا الْفَقِيرُ فَلْيَسِّرْهُ، وَالْغَنِيُّ فَلْيَعْصِمْهُ، (مشکوٰۃ)

حضرت سلیمانؑ فرمائی ہے فرمایا "اے میرے پہلے، اور نبوت اور مہارت میں۔۔۔

مال ایک آہستہ بہ آہستہ شمار ہوتا ہے تاکہ نیکی بھارے نہ لے میں مال غنیمت کی ذمہ داری ہے،

فرمایا۔ اگر ہم دیندار نہ بن جائیں تو اس دین کے تو بادشاہ اور امراء ہم کو اپنا دین

بنالیتے۔

آج میں شخص کے پاس کچھ دھرم و دیناریں اس کو کھانسی کا دوا ہے تاکہ نفع ہو، مال بھارے

لیونگر یہ ایسا دوا ہے کہ اگر آدمی صحت پر جائے تو سب سے پہلے وہ اپنا دین بیچ دے گا۔

حلال کو بھی خرچ کرنا فضول خرچ نہیں ہے۔

تشریح :- بادشاہ اور امراء ہم کو اپنا مال چاہتے ہیں کہ اسے اس مال  
 بہرہ تواریخ بادشاہوں اور امراء کے یہاں چاہئے کہ جو کہے اور وہ ہیں اپنے باطن  
 اطمینان میں استعمال کرتے، لیکن یہاں اس مال کو جو کہ اس لیے ہم اس سے بے نیاز  
 ہیں، قدر قیمت اور وہی سمجھتے ہیں تو ان کا یہاں کا تصور تھا اس لیے غلطی کی حالت میں  
 وہ ہر طرح کی ایسی آفتوں سے محفوظ رہے، اور ان کی ان کے لوگوں کا یہاں باطنی گروہ ہے  
 اس لیے غور و تنقید کی حالت میں اپنا کرنا و اپنا کرنا ہیچ دینے کے لیے تیار ہو جائیں گے اس لیے  
 سبھاں کو بھی نصیحت فرما رہے ہیں، ان کا لٹا پیش کوئی کی تعلیم نہیں ہے۔

آخری حصے کا مطلب :- ہے کہ حلال مال میں اسراف نہیں ہے، اسراف کا مطلق حرام  
 ہے، مثلاً اگر کوئی عورت کپڑے پہنے، عورت کو اسے تو آپ نہیں کہہ سکتے کہ وہ فضول خرچ  
 کرتا ہے، اسراف کرتا ہے، شرط یہ ہے کہ اس کا عہدہ اس اور اس کے اسراف سے ماوراء حلال  
 قرض دینے کی ترغیب

(۹۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ،

ثَلَاثٌ كُفْرٌ، مَسَدَةٌ ۖ - (الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

”ہر قرض مفید ہے۔“

تشریح :- مطلب :- ہے کہ قرض صلی آدمی اگر کوئی غریب کو قرض دے تو وہ لوہا کا کام ہے  
 لہذا ہے اس کا اجر دینے والا، اس لیے کہ اس طرح کی مشعل آسان کر دی، تو وہ قرض دینے والے  
 کی مشعل کو قیامت کے دن آسان کرے گا۔

(۹۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ،

ثَلَاثٌ كُفْرٌ، ثَلَاثٌ كُفْرٌ، ثَلَاثٌ كُفْرٌ ۖ - (الترغیب والترہیب)

ثَلَاثٌ كُفْرٌ - (الترغیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

ہو مسلمان کسی مسلمان کو ایک بار قرض دے گا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا کہ اس نے دینے  
 اتنی رقم بلا خرچہ دی۔

مقروض کو مہلت دینے کا احکام

(۹۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
 يَقُولُ: الْمَدَارِجَةُ مَرْهُومٌ مَجْهُولٌ، وَكَانَ كَأَنَّ قَبْلَهُ سَكْرٌ،  
 فَقَالُوا: عَمِلَكَ وَمَنْ الْخَيْرُ خَيْرٌ لَكَ؟

قَالَ لَا،

فَالْمَدَارِجَةُ سَكْرٌ،

قَالَ فَكَيْفَ أَتَى بِهَا مَنْ خَالَصَ وَلَيْسَ لَهُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ فِي تَكْوِينِهَا عَنِ النَّبِيِّ  
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (بخاری، الترمذی)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،  
 "مہم سے پہلے ہر مسلمان دین سے ہی دین میں سے ایک مسلمان کے پاس دینے کے بعد  
 فرماتے ہیں۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں کوئی ایسا کام کیا ہوں؟

اس نے کہا: "نہیں۔"

فرشتوں نے کہا: "یا کریم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی کام کیا ہو تو بتاؤ۔"

اس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، اسی وجہ سے ملازمین کو دلیت کرتا تھا کہ قرض دار  
 ملک، امت، دولت، عزت، ہر چیز وہیں دیکھ سکے تو اسے مزید مہلت دے دیتا تھا کہ قرض دار  
 قرض دہیں کہ اسے کی قسمت دیکھتا ہوں تو اس کے ساتھ زبردستی سے کشاں آتا۔

یہی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "میں نے فرشتوں سے کہا: اس کی غلطیوں کو معاف کر دو  
 تشریح:۔ کہیں یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کی غلطیوں کو معاف کر دے کہ اس کے بہت  
 سے گناہ ہوں یہ وہی ملک کا معاف کر دینا ہے، اس طرح کے واقعات اکثر ہوا ویت میں  
 یہاں ہر شے، سب کچھ نہیں، کب کب سے اس کی غلطیوں کو معاف کر دیا جائے؟



حضرت یزیدؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرض کرتے نہیں دیکھا۔  
میں نے کسی تنگ دست کو ایک تھوڑی مدت تک کے لیے قرض دیا تو سببِ وقت اس نے تک  
قرض دینے والے کے انکار کیا، ہر روز ایک سولہ گنا ہمارا رہتا ہے، ہمارے ہاں قرضوں کا  
ادارہ ادا کرنا اور قرضوں کو ادا کرنے میں جلدی دینے کی کتاب ہر روز اس کے انکار کیا جاتی  
اور سولہ گنا ہوتے رہتے ہیں۔

(۹۴) وَلَقَدْ نَادَيْنَا لَكُمْ تَسْكُنُوا فِي الْمَدِينَةِ كَيْفَ تَتَّقُونَ اللَّهَ قَالَ  
مَا لَكُمْ أَلَّا تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْإِلَهِ الْوَاحِدِ الْعَلِيِّ إِنَّ كَلِمَةَ  
لَقَدْ تَسْجُدُوا لِلْأَشْجَارِ أَكْثَرُ نَسْجِدًا

اگر یہ نایاب کتاب کو کوئی شخص چھینے والا لے گا تو اس کی سزا موت ہے۔ جو اس کتاب کو چھینے والا ہو گا اس کی سزا موت ہے۔ جو اس کتاب کو چھینے والا ہو گا اس کی سزا موت ہے۔

”بھارتی سرحدوں میں ایک لڑکا ہے جس کا نام تنگ دکنی ہے۔“  
 ایک دوسری روایت کے مطابق یہ ہے،

سویں سال کا ہے کنگری ریلوے پر جانے والا ٹرک جس کا نتیجہ یہ ہے کہ

(٩٩) وَمِنْ أَهْلِ مَدْيَنَ تَبِعُوا سُلَيْمَانَ وَلَمَّا جَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ ثَمَارًا يَبْزُقُونَ أَفْئِدَتَهُمْ قُلُوبًا مُدْبِرَاتٍ يَلْعَنُونَ أُولَئِكَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

قَالَ مَا أَفْعَدُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِي أَتُؤْمِنُونَ بِمَا أَتُكَلِّمُكُمْ فِيهِ أَلَمْ تَكُنْ مِنْ كَارِهِينَ







حقوق و اختیارات میں کسی کو سادھی اور محض نظر بنایا ہوا ہے۔

دوسرا گروہ جو ان شرائط میں سے کسی ایک یا چندوں کے حقوق کے متعلق ہے، اسے اللہ نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ مظلومین قانون سے اپنا حق لے لیں۔

اور تیسرا گروہ جو میرٹنگا، وہ بزرگا میں کا تعلق ہے اور خدا سے ہے، یہ اللہ کے ہمارے ہے اور اسے علم و حکمت کے تحت، چاہے جو کوئی مذہب دے گا، چاہے دھرم و حکمت کے تحت، معاف کر دے گا۔

(۴۹) عَنْ قَتَابِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كَفَى بِالْمُتَكَبِّرِ مَقْبُورَةً عَقْرِيَّةً،

فَأُجِيبَتْ أَيْ: كَفَى لِمُتَكَبِّرٍ مَنَاقِلُهُ الْفُتُورُ إِلَى آيَةِ: أَعِدْ لَكَ عَذَابًا مُّهِينًا (ابن ماجہ)

حضرت عباس بن مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ کربلا کو اپنی امت کے لیے دعا فرمائی،

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملا کہ آپ کی دعا ہم نے قبول کی، آپ کی امت کے گناہ ہم تحمل کریں گے، وجہ سے لوگوں نے دوسروں کے حقوق دیا ہے ہوں گے ان کے لیے جہنم کا راستہ ہے، شیطان عالم نے مظلوم کا حق و رسول کے دہوں گا۔

تفسیر: اس حدیث کے الفاظ سے کسی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کوئی مفاد ظاہر نہیں ہے، بلکہ ان الفاظ سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مظلومین کو سزا دی ہے، اور یہ وضاحت ہے کہ ان الفاظ و حدیث میں یہاں تک دینے گئے ہیں کہ ہمارے لیے اس جہنم کی حدیث کافی ہے۔

اخلاقیات

اچھایاں — بُرائیاں



اگرچہ وہی طرز ہو جیسے بھی، مگر وہی طرز ہی کہ علم نے انسان کا کچھ عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، مگر یہی عورتیں کس کس کے لیے تھیں؟ اور اس عورت کا تعلق کس عہد کے، تو وہ جنتی یا ظالمی ہوگی؟

۱۔ بات کیا کہانی ہے ایک عورت نے یہ کہا: ”اسے اللہ کے رسولؐ بلکہ اس عورت کے لیے لکھا ہے اور وہ میرے لیے تو ہے۔“

آپؐ نے فرمایا: ”وہ کھو جوتی ہو جائے گی۔“

اور پھر دوسری سے ایک دوسری عورت کے الفاظ یہ تھے۔

ایک عورت اپنی گود میں بچہ بیٹھ کر اسے حضورؐ کے اس آئی اور کہا،

”میں نے اللہ کے لیے اس بچے کو لایا ہے اور آپؐ کو یہ بچہ ۷۰ سال پہلے لکھا تھا۔“

پھر کو دوسری کہنے لگی۔

آپؐ نے کہا: ”اے عورت! تم اس بچے کو لائے ہو؟“

اس نے کہا: ”ہاں!“

آپؐ نے فرمایا،

”اب تو تم نے جہنم سے کہا ہے اور اللہ بہت خیر و سعادت اور اوشا حاصل کر لیا۔“

تینوں بچے نہیں، جہنم سے لائے گئے، اس لیے کہ وہ جہنم سے لائے گئے۔“

ثابت قدری

(۱۰۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنَاتِ بَنِي تَمِيمٍ وَأَيُّهُنَّ أَكْبَرُ وَأَيُّهُنَّ أَصْغَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْبَرُهُنَّ وَأَصْغَرُهُنَّ»

بَنَاتِ بَنِي تَمِيمٍ وَأَيُّهُنَّ أَكْبَرُ وَأَيُّهُنَّ أَصْغَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْبَرُهُنَّ وَأَصْغَرُهُنَّ»

بَنَاتِ بَنِي تَمِيمٍ وَأَيُّهُنَّ أَكْبَرُ وَأَيُّهُنَّ أَصْغَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْبَرُهُنَّ وَأَصْغَرُهُنَّ»

بَنَاتِ بَنِي تَمِيمٍ وَأَيُّهُنَّ أَكْبَرُ وَأَيُّهُنَّ أَصْغَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْبَرُهُنَّ وَأَصْغَرُهُنَّ»

بَنَاتِ بَنِي تَمِيمٍ وَأَيُّهُنَّ أَكْبَرُ وَأَيُّهُنَّ أَصْغَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْبَرُهُنَّ وَأَصْغَرُهُنَّ»

بَنَاتِ بَنِي تَمِيمٍ وَأَيُّهُنَّ أَكْبَرُ وَأَيُّهُنَّ أَصْغَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْبَرُهُنَّ وَأَصْغَرُهُنَّ»

بَنَاتِ بَنِي تَمِيمٍ وَأَيُّهُنَّ أَكْبَرُ وَأَيُّهُنَّ أَصْغَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْبَرُهُنَّ وَأَصْغَرُهُنَّ»

بَنَاتِ بَنِي تَمِيمٍ وَأَيُّهُنَّ أَكْبَرُ وَأَيُّهُنَّ أَصْغَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْبَرُهُنَّ وَأَصْغَرُهُنَّ»



میرا دل بھی اسی سے رونا ہے کہ میں اللہ علیہ السلام اپنے کسے ہوں  
 انتظار کہ بعد اس طرح کی باتوں کی امید نہ کر سکتا ہوں کہ میرے دل کے قریب بجا تو آپ  
 آئے اور مجھ کو خطاب کیا، فرمایا:

۱۰۔ اے لوگو! تم سے لڑائی کی کیا ذکر، اس بات کی ذکر کہ اللہ تعالیٰ مالیت میں  
 کے لیے بھی یہ نہیں ہے بلکہ اس کو میرا امتیاز نہ تھا تو اس بات کا نتیجہ کہ اگرچہ  
 علماء کے سامنے میں ہے۔

اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی،

۱۱۔ اے اللہ کتاب کے مالک! کہنے والے، یاد دل کرنے والے، اور جس مانتوں  
 کو شکست دینے والے، تو ان لوگوں کو شکست دے اور میں بتوں سے اور یہ غالب ہوں۔  
 چنانچہ اس کے بعد علامہ بڑا مسلمان کو فتح نصیب ہوئی اور اس کو شکست کھا گیا۔

راز کی حفاظت

(۱۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

إِذَا لَقِيتَ الْكَافِرَ فَمِنْ أَلْفِ شَيْءٍ أَنْتَ أَهْلٌ - (ابن ماجہ)

مضمون: میرا میرا اللہ تعالیٰ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، ان کے خلاف فرمایا  
 صیب کوئی آئی تم سے بات کرے، اللہ و مراد ہرگز کر دیکھے تو اس کی بات نہ ہائے  
 اس لاف ہے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ آپ نے ان سے مذاکرہ نہ کیا، بلکہ اس کی بات  
 نہ کی بلکہ دیکھ کر اس کی ہمت کے خیر و صبر کو پتا بھی نہیں ہے۔ لاف میں ایسا  
 ہرگز نظر نہ دینے والا ہرگز نہ کیا جائے۔ دوسری عبارت میں یہ لاف نہ ہائے۔

خشی سلوک

(۱۳) وَقَدْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لَا تَكُونُوا أَهْلَةً تَكُونُونَ إِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنًا، وَإِنْ فَكَّرُوا فَكَّرُوا،  
 وَلَكِنْ تَكُونُوا أَهْلًا تَكُونُونَ إِذَا أَحْسَنَ هَلْ هَلْ أَنْ تَحْبِسُوا، وَإِنْ أَهْلًا تَكُونُوا

قَالَ لَا تُظْلِمُوا۔ (غریب و غریب کو اور ظلم نہ کرو)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ دوسروں کی تعلیم اور سیر کی کرنے والے بنو اور انہیں دوسم کر لوگ بنو۔ ساتھ ساتھ اس کی تعلیم بھی کرو کہ ساتھ ساتھ اس کی تعلیم کریں گے اس کا لوگ ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی اس پر ظلم کریں گے۔ نہیں بلکہ اپنے آپ کو اس بات پر یاد رکھو کہ اس کا ساتھ ساتھ اس کی تعلیم کریں۔ اس کا ساتھ ساتھ اس کی تعلیم کریں۔ اس کا ساتھ ساتھ اس کی تعلیم کریں۔

الطیبات

(۱۰) عَنِ ابْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

لَا يُحِبُّهُمُ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَوَلَّى فِي شَيْءٍ مِمَّا يَنْهَى عَنْهُ وَلَا يَكُنْ لَكَ شَيْءٌ تَتَوَلَّى فِيهِ

تَتَوَلَّى فِيهِ۔ (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کو کسی شخص سے محبت نہیں ہے مگر جو کسی چیز میں سے منع کرے اور اس کا ساتھ ساتھ اس کی تعلیم نہ کرے۔ اس کا ساتھ ساتھ اس کی تعلیم نہ کرے۔ اس کا ساتھ ساتھ اس کی تعلیم نہ کرے۔

تتوئل فیہ

(۱۱) عَنِ ابْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

إِنَّمَا كُنْتُ لَكُمْ نَذِيرًا وَلَا يَكُنْ لَكُمْ عَنِ الْإِنْبَاءِ كَذِبٌ سَاحٍ وَهَيَّا

قَالَ قُلْتُ لِمَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ نَذِيرًا

قَالَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ

وَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَنِ ابْنِ مَسْرُوقٍ تَتَوَلَّى فِيهِ

قَالَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ نَذِيرًا۔ (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم کو صرف نذیر ہوں اور تم کو خبر دینے والا نہیں ہوں۔ اس کا ساتھ ساتھ اس کی تعلیم نہ کرے۔ اس کا ساتھ ساتھ اس کی تعلیم نہ کرے۔ اس کا ساتھ ساتھ اس کی تعلیم نہ کرے۔

ہمارے ہمارا آدمی ہوں تو انہی کے دیوارا ملا دیا جس کی سکتے ہیں یا نہیں،

مہدائشی عمر نے کہا "اس صورت میں کوئی سکتا نہیں ہے۔"

حضرت مہدائشی مسٹر کی ان خبروں کی ایک حدیث میں، زائد کلمہ ہے کہ چونکہ

یہ زمانہ ان کے لیے باعث علم ہو گا۔

(۱۰۷) وَقَدْ عَلِمْنَا نَبِيَّ شَعْبِيٍّ مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ كَانَ يُسَمَّى الْفَارُوقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

لَا يَخْلُقُ إِلَهُ كَيْفَ أَنْ يُفَكِّرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَبِهِ تَرْجُوْنَ الْفَارُوقَ

مردوں کی قیادت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

"میں نے آدمی کے لیے یہ بات سنا نہیں ہے کہ وہ اس بیٹے کو اپنے آئینوں کے درمیان

بیرونی دونوں کی اجازت کے اگر ٹکڑا جائے۔"

لہذا

(۱۰۸) وَقَدْ عَلِمْنَا نَبِيَّ شَعْبِيٍّ مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ كَانَ يُسَمَّى الْفَارُوقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

لَا يَخْلُقُ إِلَهُ كَيْفَ أَنْ يُفَكِّرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَبِهِ تَرْجُوْنَ الْفَارُوقَ

قَالَ: مَا لَا يُرَادُ بِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِلَّا أَنْ تُفَكِّرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَبِهِ تَرْجُوْنَ الْفَارُوقَ

قَالَ: مَا لَا يُرَادُ بِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِلَّا أَنْ تُفَكِّرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَبِهِ تَرْجُوْنَ الْفَارُوقَ

قَالَ: مَا لَا يُرَادُ بِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِلَّا أَنْ تُفَكِّرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَبِهِ تَرْجُوْنَ الْفَارُوقَ

اور چونکہ یہی کہ ایک آدمی نے مہدائشی عمر سے پوچھا کہ

"میں کسی طرح کے کٹڑے کیوں ہوں؟"

انہوں نے فرمایا "اچھے کٹڑے کیونکہ یہ دونوں لوگ آپس میں کٹڑے کی طرح

حیرت و حیرت اور حیرت و حیرت کی طرح ہیں اس لیے کہ ہمارے

میں کس کی بات ہو؟

انہوں نے جواب دیا،

"آپ کی بات ہے کہ میں کسی حکم کی نیت کا ہوں۔"

تشریح: حضرت مہدائشی عمر نے اپنے لیے یہی بات فرمائی تھی کہ ان کے تعلق سے

ہاں ہم میں سرگرداں نہ رہے گا ایک لڑائی ہو سکتی تھی۔ لیکن اس غلطی میں ہاں ہم میں ہمدردی ہو سکتی تھی۔  
تبدیل ہوا تو انھوں نے اس فرق کو نگاہوں سے دیکھنا بہت ضروری ہے۔

حرم و کحل

(۱۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَا تَقْبَلُوا عِلْمًا وَلَا نِيَّةً فِي قَلْبِكُمْ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے،

”ہرم و کحل اور یاہی کسی بندے کے دل میں ہرگز کچھ نہیں ہوتا۔“

یعنی یاہی اور حرم و کحل، دونوں میں سے ایک ہی دل میں رہ سکتا ہے، دونوں نہیں،

کیونکہ یاہی تو ہوا ہے کہ آدمی ان کا پوری حجب اور کھال کھائے اس میں سے وہی پھلو

چاہے ہوا تو کچھ کہے، اور ال کو یاد دے کہ وہ کھٹے اور کھانے کے لیے نہ ہوتے ہیں

ضرورتوں میں کچھ کہے دیتی ہے اور فرزند گاہی خواہ رہا کھاتی ہے۔

مشابہت سے مخالفت

(۱۱۰) وَنَحْيِي إِلَيْهَا عَيْنًا يَنْتَظِرُهَا قَالَ،

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُنْكَفِرِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْمُكَلَّفِينَ بِنَاءِ

بَيْنِ الْمُنْكَفِرِينَ۔ (طریقہ ترمذی، بیہاوی، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابی داؤد)

حضرت عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں اور عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو ایک دوسرے

کا مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

(۱۱۱) وَنَحْيِي إِلَيْهَا عَيْنًا يَنْتَظِرُهَا قَالَ،

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ وَالْمُكَلَّفِينَ بِنَاءِ

بَيْنِ الْمُنْكَفِرِينَ۔ (طریقہ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابی داؤد، ابی ہاشم، ابی داؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ تم سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں اور عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو ایک دوسرے کا مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

موت پر مجبور ہوں گا اس پر ہنستی ہے۔

(۱۱۲) وَ مِمَّنْ آتَىٰ خُزْأَنًا رَّجُولًا مِّنْهُمْ فَتَرَاهُ يُكْفِّرُ عَنْ ذَنْبِهِ

اُن سے دیکھو اللہ تعالیٰ نے بھیجے ایک شخص کو ان کے پاس سے کہ وہ ان کے گناہوں سے باز رہے،

فَلَمَّا رَآهُ خُزْأَنًا رَّجُولًا مِّنْهُمْ فَتَرَاهُ يُكْفِّرُ عَنْ ذَنْبِهِ

فَلَمَّا رَآهُ خُزْأَنًا رَّجُولًا مِّنْهُمْ فَتَرَاهُ يُكْفِّرُ عَنْ ذَنْبِهِ

فَلَمَّا رَآهُ خُزْأَنًا رَّجُولًا مِّنْهُمْ فَتَرَاهُ يُكْفِّرُ عَنْ ذَنْبِهِ

فَلَمَّا رَآهُ خُزْأَنًا رَّجُولًا مِّنْهُمْ فَتَرَاهُ يُكْفِّرُ عَنْ ذَنْبِهِ

فَلَمَّا رَآهُ خُزْأَنًا رَّجُولًا مِّنْهُمْ فَتَرَاهُ يُكْفِّرُ عَنْ ذَنْبِهِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "خُزْأَنًا رَّجُولًا مِّنْهُمْ" اس کی تفسیر میں ایک شخص

جو میرا دوست ہے اس نے اپنے دوستوں کے گناہوں سے باز رہنے کی ہمت کی تھی،

اُن سے کہہ دیا "کیا تم نے اپنے دوستوں کے گناہوں سے باز رہنے کی ہمت کی ہے؟"

انہوں نے کہا "جی ہاں" انہوں نے اپنے دوستوں کے گناہوں سے باز رہنے کی ہمت کی ہے،

پھر انہوں نے کہا "اے اللہ کے رسول، آپ اس کو کئی گناہوں سے باز رہنے کی ہمت کی ہے؟"

انہوں نے کہا "جی ہاں" انہوں نے اپنے دوستوں کے گناہوں سے باز رہنے کی ہمت کی ہے،

انہوں نے کہا "جی ہاں" انہوں نے اپنے دوستوں کے گناہوں سے باز رہنے کی ہمت کی ہے،

انہوں نے کہا "جی ہاں"

(۱۱۳) وَ مِمَّنْ آتَىٰ خُزْأَنًا رَّجُولًا مِّنْهُمْ فَتَرَاهُ يُكْفِّرُ عَنْ ذَنْبِهِ

فَلَمَّا رَآهُ خُزْأَنًا رَّجُولًا مِّنْهُمْ فَتَرَاهُ يُكْفِّرُ عَنْ ذَنْبِهِ

فَلَمَّا رَآهُ خُزْأَنًا رَّجُولًا مِّنْهُمْ فَتَرَاهُ يُكْفِّرُ عَنْ ذَنْبِهِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "خُزْأَنًا رَّجُولًا مِّنْهُمْ" اس کی تفسیر میں ایک شخص

جو میرا دوست ہے اس نے اپنے دوستوں کے گناہوں سے باز رہنے کی ہمت کی تھی،

انہوں نے کہا "جی ہاں" انہوں نے اپنے دوستوں کے گناہوں سے باز رہنے کی ہمت کی ہے،

انہوں نے کہا "جی ہاں" انہوں نے اپنے دوستوں کے گناہوں سے باز رہنے کی ہمت کی ہے،

(۱۴) عَنْ اَبِي سُرَيْبٍ الْكَلْبِيِّ اَنَّ عَلِيًّا بْنَ الْحُوَيْرِثِ وَكَتَبَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ  
وَالنَّوْفَلِيِّ يَخِيَرُهُمَا اَشَدَّ فَجِدَّةً تَكْفِيْلًا فِي تَحْقِيْقِ قَتْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِمَا  
مِنْكُمْ اَمْرًا

فَجَمَعَهُمَا بِكَافٍ اَلَيْزَ بَكْرٍ اَخْبَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيهِمْ ابْنُ عَبَّاسٍ  
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِهَذِهِمَا اَمْرًا فَاُجِدَا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
مَا لَكُمْ مِنْكُمْ ، اَتَرَبِي اَنْ تَخِيَرَا بَا اَمْرًا

فَلَا جَمْعَ لَكُمْ رَأَيْ اَخْبَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَخِيَرَا بَا اَمْرًا

فَاَمْسَرَ اَبُو بَكْرٍ حَتَّى اَنْ يَخِيَرَا بَا اَمْرًا - (روایت ترمذی و بیہقی)

میری فکر ہے کہ روایت ہے کہ خالد بن ولید نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھانکھار  
کے قریبی بیرونی علاقے میں ایک ایسا روپا لگایا ہے جس سے لوگ بھلا بھلا کی چیزیں حاصل  
کرتے ہیں، تو کیا کھانکھار کی بات ہے، اُسے کیا سزا دی جائے گی؟

حضرت ابوبکرؓ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ اور ان کے سامنے  
پہنچا کر کہو، ان اصحاب خود ہی میں حضرت علیؓ بھی تھے،

حضرت علیؓ نے فرمایا اصحاب لوگ حضرت ابوبکرؓ کے تسلیم کی اہمیت سے واقف ہیں اس  
بازم کی باخبر ہیں، اشیائے ان کو کتنی سخت سزا دی میری رائے اس معاملہ میں اس سے  
کہ انھیں مذکور کو آگ کی سزا دی جائے، چنانچہ اس سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اتفاق کیا اور علیہ وسلم کے حکم سے اسے جلا دیا گیا۔

تفسیر ۳۔ اس جرم کی سزا قرآن مجید میں یہی نہیں بتائی ہے۔ اسلامی حکومت کا کام ہے کہ  
وہ اپنے ذریعہ اختیار ملے ہیں اس جرم کے ارتکاب پر کیا سزا قرار دے، سزا دہنوں کو دی جائے  
گی، اور یہی اسلامی حکومت میں وہاں کے علماء ہی حکام اپنے علم کے معیار سے کوئی  
سزا تجویز کر سکتے ہیں۔

بڑے خطرات کی پرورش

(۱۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَخِيَرُهُمَا اَشَدَّ فَجِدَّةً تَكْفِيْلًا فِي تَحْقِيْقِ قَتْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ



وہی کوئی پیرو ہوگی۔ اور سب مل کر اسے خیریت کی پرکھ مشق کرے گا تو تمام امتداد اس کی خواہش کو پورا کرنے میں لگ جائیں گے۔ اس لیے سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اگر انا غیبی آئے تو اس کو بزور ہمتانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس حدیث میں یہ مسئلہ نہیں ہوا، جو اسے کہہ کر آدمی کے لیے عقلمندانہ تقدیر میں نکٹو لگایا ہے اور تقدیر کا کھٹا کوڑا ملتا ہے۔ بلکہ مسئلہ یہ ہوا، جو یہ ہے کہ آدمی اگر اپنی ایمانی توجہ نہ کرے تو لڑا لہو دوسرے جرائم سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا۔

تیسری بات جو نکالی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کے عقائدات بھی ان کے حکم کی وجہ سے اس لیے کسی صورت پر شہوانی نظر ڈالنے سے، شہوانی گفتگو کرنے سے، شہوانی باتیں کہنے سے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اگر وہ باتیں سے آدمی بچ جائے تو نہ ان کے آخری نقطے تک نہیں جائے گا۔ یہاں یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ ان کے خیرات کی پرورش کرنے کی خواہش ہوگا۔



# اجامع حدیثیں

اس باب میں جیسا کہ ہم مشورہ میں جتا چکے ہیں وہ حدیثیں  
 ہیں جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے معاملات کے  
 متعلق غلط فہمی یا حدیث میں اختلاف پیدا ہونے  
 سے اجتناب فرمائی ہے۔

## دوسرے امر کے تحقق

(۱۳) وَكَانَ ابْنُ حَرْثٍ رَجُلًا يَتَّقِي اللَّهَ وَكَانَ يُؤْتِي اللَّهَ مِمَّا رَزَقَهُ

لِلْكَفَّةِ لَهُمْ أَجْرَابَ السَّجِينِ وَمِنَ الْأَهْلِ الْفَاحِشِ أَمَّنْ بِسُوءِهِمْ ، وَ  
أَمَّنْ بِسُوءِ حَيْدِهِمْ

وَالْعَبْدَةُ السَّمْلُوكُ إِذَا أَدَّى سَقَى اللَّهُ وَيَحْيَى مَوَالِيَهُ ،

وَمِنْهُمْ مَنَافَتُكَ لَكَ أَمَةً فَأَلَا تَهْتَبُهَا ، فَأَحْسَنِي فَأَوْ رَيْبُهَا وَعَلَمَتُهَا ،

فَأَحْسَنِي تَوَلَّيْتُهَا ، ثُمَّ أَخَذْتُهَا فَتَرَكَ بَيْنَنَا مَلِكَةَ أَجْرَابَ - (بھاری مسلم)

حضرت ابو حریزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
میں نے قسم کے لوگوں کو دوسرا امر ملے گا :

لو کہ وہ اپنی کتاب میرا ہے میں پر ایمان آیا اور میری جگہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان آیا ،

دوسرا وہ ظلم میں ملے اللہ کا حق اور کیا اللہ اپنے آقا کا حق نہیں ،

تیسرا وہ آدمی جس کے پاس کوئی لڑائی ہو اور وہ اس کی اچھی طرح سمجھ کرے

اور عدلی کے ساتھ وہی سکھائے پھر آزاد کرے اور اس سے شادی کرے ۔ اس کو پہلا  
امر ملے گا :

## اسلام ، ہجرت اور حج

(۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْمُهَاجِرُونَ تَبَيَّنُوا تَحِيَّاتُكُمْ وَتَحِيَّاتُكُمْ ،

فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قُلُوبِ أَتَيْتُكَ الشَّيْءَ يَتَّبِعُكَ فَمَنْ لَكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ لَمْ يَسْطِرْ يَدَاكَ إِلَّا بِهَا يَدَاكَ ،

فَيَسْطِرْ يَدَاكَ فَتَقْبَلُكَ يَدَاكَ ،

فَلَمَّا مَلَاقَتْ يَدَاكَ عَمْرُؤٌ ،

قَالَ أَنْتَ أَنْتَ ،

قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا؟

قَالَ أَنْ يُخْتَرَىٰ .

قَالَ أَمَا خَوَّلَكَ يَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَلَالَةَ خَدَمَكَ مَا اسْتَغْنَىٰ قَبْلَهُ ، وَ  
 أَنَّ الْوَجْهَ خَدَمَكَ مَا اسْتَغْنَىٰ قَبْلَهُ أَنَّ لِحَاقَهُمْ خَدَمَكَ مَا اسْتَغْنَىٰ قَبْلَهُ (عالم،  
 صورت میں لکھنا کہ خدما سے مراد وہی ہم حضرت مروی کا شی کے پاس گئے ، انہی پر ترجیح  
 کا عالم طاری تھا ، ہم کو دیکھ کر بہت ہی تک ہونے لگا ، اس کے بعد اپنے اسلام لانے کا  
 اختیار کیا کرتے ہوئے کہا :۔

” سب اہل اسلام میرے دل میں ڈال دینی جب اسلام لانے کا ارادہ کرتی تھیں  
 لیکن اہل طہ طہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا :۔

” اے اہل طہ طہ و سلم ، اپنا اقرار دے کہ میں آپ کے اقرار پر متکرم ہوں :۔

یہ اہل طہ طہ و سلم نے اپنا اقرار دے دیا کہ میں نے اپنا اقرار کیج دیا :۔

آپ نے فرمایا : ” اے عمرو ! تم نے اپنا اقرار کیا کیج دیا ؟

میں نے کہا : ” ایک شرط لگا دیا ہے :۔

آپ نے فرمایا : ” کیا شرط لگا دے گا ؟

میں نے کہا : ” میری شرط یہ ہے کہ اسلام لانے سے پہلے ہا بیت میں بیٹھ گئے ، پھر سے

ہوئے میں سب حاضر ہو جائیں :۔

آپ نے فرمایا : ” اے عمرو ! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اسلام لانے کے لیے جو گاہیں

کو احادیث سے اسی طرح اجرت دے گئے :۔

امانت و وضو ، انار

۱۱۹۹ . عَجِبْتُ مِنْ عَمْرِو بْنِ شَلَالَةَ قَالَ مَا لَكَ مِنْ عَجَبٍ ؟

لَا رَيْبَ أَنْ يَنْتَهَىٰ أَنْ يَنْتَهَىٰ لَكَ ، وَلَا مَسْلَاةٌ لَكَ مِنْ عَجَبٍ ، وَلَا مَسْلَاةٌ لَكَ مِنْ عَجَبٍ

يَنْتَهَىٰ لَكَ مَسْلَاةٌ لَكَ إِذَا مَسْلَاةٌ لَكَ مِنَ الْقَدْحِ كَمَا مَسْلَاةٌ لَكَ مِنَ الْقَدْحِ

مِنْ الْقَدْحِ . (ترجمہ ہوا اور طریق)

مصریٰ مہدائے عمر رضی اللہ عنہا کھڑی ہوئی ہڈی ہڈی مل کر طے وطم نے ارشاد فرمایا،  
 میں شخص کے اندامات کی صفت نہیں، اس کے اندام کا نہیں،  
 اور اس شخص کے لیے ناز نہیں ہیں نے طہارت نہیں، اس کی (وہ نہیں کیا)،  
 اور اس شخص کے پاس وہ نہیں، جو ناز نہیں ڈرتا،

وہی اسلام میں ناز کی حیثیت رہی ہے، جو کرم اسلامی میں اس کی حیثیت ہے،

نظر و بصر، امانت خیانت کی خدمت، امانت کی صفت میں شخص کے اندر ہوتی ہے، وہ کسی صاحب حق  
 کو کسی دھارک سے نہیں کر دیتی نہیں کرتا، وہ اسے خدا و رسول کا حق کو ہٹا دیتا ہے، اور خداوند  
 دین کا ہر اور اور امانت و دین کی اصل ایک ہے، اس کو ناز امانت و دین کا ہوتا ہے۔

طہارت اور وضو کے جیسے ناز و برکت اور جو ناز نہیں ڈرتے وہ، وہ طہارت کی کھڑکی، اس  
 طرح سر کے غیر جسم کا ہے، اس طرح میں نے ناز و برکت کو اس کے پاس سے دھج کر ڈھال دیا۔

استقامت و وضو ناز

۱۹۰۰ عَنْ زَيْنَبَۃَ الْخَمْرِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا

اَشْفَقْتُ عَلٰی زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا اَشْفَقْتُ عَلٰی زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا اَشْفَقْتُ عَلٰی زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا اَشْفَقْتُ  
 عَلٰی زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا اَشْفَقْتُ عَلٰی زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا اَشْفَقْتُ عَلٰی زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا اَشْفَقْتُ  
 عَلٰی زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا اَشْفَقْتُ عَلٰی زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا اَشْفَقْتُ عَلٰی زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا اَشْفَقْتُ

زینبؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

میں اپنی بہن کے برابر، استقامت بہت اہم صفت ہے اور وضو کا خیال رکھو، کہ اس  
 میں شخص دیر جانتے، اس لیے کہ ناز و برکت ہے، جو ہر ایک کام ہے (اور وضو کے بغیر ناز نہیں  
 ہوتا)، اور اس سے شرا و اس لیے کہ وہ تمہاری امن ہے (اس سے پہلے ہونے پر اور اس  
 میں ہے، اور وہ قیامت کے دن میری کہنے والے کے مل کو خدا کے حضور جانے گی)۔

۱۹۰۰

عَنْ زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا  
 عَنْ زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ زَيْنَبَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا

قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ أَتَمِّهِمْ عَلَىٰ وَرَثَةِ كَيْسِرٍ عَلَىٰ مَنْ يُشْرِكُ اللَّهُ تَعَالَىٰ  
تَعَالَىٰ اللَّهُ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَكَوْنُومُ الشُّرَاقِ وَالْكَافِرِ الْمُسْكِرِ  
وَالْمُسْرُوفِ وَالْمُتَعَالَى وَالْمُعَالَمِ الْبَيْتِ

لَقَدْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَبْوَابٍ عَلَىٰ خَيْرٍ

الْمُسْرُوفِ بَيْتُهُ وَالْمُسْدَدِ عَلَىٰ كُلِّ مَلِكٍ وَالْمُسْرُوفِ كَمَا يُكَلِّمُ الْمَلَائِكَةَ  
وَسَلُّوا لِمَنْ يُبَلِّغُ فِي بَيْتِهِ الْمَكِينِ

لَقَدْ قَالَ لَقَدْ كُنْتُ أَجِدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّىٰ تَقُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ

لَقَدْ قَالَ لَقَدْ أَتَيْتُكُمْ بِرَأْسِ قَوْلٍ وَكُنْتُمْ لَا تَفْقَهُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ

قُلْتُ بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ نَأَى الْأَمْرُ إِلَّا عَلِمْتُمْ وَكُنْتُمْ لَا تَفْقَهُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ

لَقَدْ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَلَكٍ مَلَكٌ مَلَكٌ

قُلْتُ بَلَىٰ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

فَأَخَذَ بِرَأْسِهِمْ وَقَالَ لَكُمْ عَلَيْكُمْ هَذَا

لَقَدْ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ كُنَّا نَسْتَأْذِنُكَ بِرَأْسِكَ لَكُمْ سُبْحَانَ اللَّهِ

قَالَ كَيْفَ كُنْتُمْ أَتَيْتُمْ يَا مَعْزُومُونَ لَقَدْ كُنْتُمْ فِي الْمَكْرِ عَلَىٰ كَيْفٍ

الْأَعْلَىٰ مَتَابَعِيرِهِمْ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ (مشکوٰۃ)

سورتہ نماز کے بعد فرماتے ہیں نے کہا اے اللہ پروردگار تم سے عرض کیا مجھے اللہ کا نام

بتائیے جو بہت ہی سچے ہونے والے اور پرہیزگار سے اللہ کہنے والے ہوں

انہی نے فرمایا تم نے فرمایا کہ اے اللہ پروردگار اس شخص کے لیے آسمان سے جس

کے لیے اللہ تعالیٰ آسمان فرماتے۔ اس کے بعد آپ نے اس حال کی خبر سے بتاتے ہوئے

فرمایا دیکھا اللہ تعالیٰ کی حمد کا کرتے رہا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے

ادبار نہ، ولا تَدْعُوا رَبَّ عَصَا کے ساتھ جو عبادت کتبہ کا جائز ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: کیا تمہیں پہلوانی کے دو ہاتھوں کی نشان دہی دکھوں؟



ایمان اسلام، ہجرت و جہاد

۱۳۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ

قَالَ إِنَّ يُسْلِمَ لَكُمْ قُلُوبُكُمْ وَأَنْ تَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكُمْ وَيُؤْتِيَهُ

قَالَ فَأَيُّ الْإِسْلَامِ الْخَيْرُ؟

قَالَ الْإِيمَانُ،

قَالَ وَمَا الْإِيمَانُ؟

قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِمَا فِي قُلُوبِكُمْ وَأَنْ تُكَلِّمَ بِمَا فِي أَلْسِنِكُمْ بِمَا فِي قُلُوبِكُمْ،

قَالَ فَأَيُّ الْإِيمَانِ الْخَيْرُ؟

قَالَ الْهِجْرَةُ،

قَالَ وَمَا الْهِجْرَةُ؟

قَالَ بَنِي تِهَابٍ مَشْرُورٍ،

قَالَ لِمَ أَتَى الْهِجْرَةَ الْخَيْرُ؟

قَالَ الْجَاهِلِيَّةُ،

قَالَ وَمَا الْجَاهِلِيَّةُ؟

قَالَ إِنَّ تَكَاوُلَ الْعُكُلِ إِذَا لَوِيَتْهُمُ،

قَالَ فَأَيُّ الْجَاهِلِيَّةِ الْخَيْرُ؟

قَالَ مَنْ هَوِيَ كَرَامَتُهُ وَأَهْوَى رِجْلُ دَمْعِهِ - (ترجمہ ترجمہ)

حضرت عمرو بن عبد منافؓ نے کہا کہ جو شخص اپنے آپ کو بہتر سمجھے اور اپنے آپ کو دوسروں

اسلام کا ہے؟

اپنے سے فرمایا "اسلام ہے جو کہ تیرا دل خدا کا پیسے طور پر لڑاں بہا رہی جانتے اور

یہ کہ مسلمان ہجرت کرنا اور تیرے اپنے سے غلو ہے؟

اس نے کہا "اسلام کی کوئی چیز افضل ہے؟"

آپؐ نے فرمایا: ”مگر اسلام میں ایسا کادھرو نہیں ہوتا ہے۔“

اس نے پوچھا: ”کیا کیا ہے؟“

آپؐ نے فرمایا: ”ایسا ہے کہ تو اس کو اس کے مال کو، اس کی کتابوں کو، اس کے

رسول کو اور مرنے کے بعد لہو اٹھائے جانے کو صفاقِ حق سے تسلیم کرے۔“

اس نے پوچھا: ”ایسا کی کوئی چیز افضل ہے؟“

آپؐ نے فرمایا: ”ہجرت؟“

اس نے پوچھا: ”ہجرت کیا ہے؟“

آپؐ نے فرمایا: ”ہجرت ہے کہ اگر برائیوں سے بے تعلق ہو جائے۔“

اس نے پوچھا: ”کوئی ہجرت افضل ہے؟“ اس کی ہجرت کرنے والے اعمال میں سے کوئی

عمل افضل ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ”جہاد؟“

اس نے پوچھا: ”جہاد کیا ہے؟“

آپؐ نے بتایا: ”جہاد ہے کہ قویوں کے دشمنوں سے جنگ کرے جیسا کہ رسول اللہؐ

اس نے پوچھا: ”کیوں جہاد اٹھ جائے؟“ اس نے فرمایا: ”سب سے بڑا کہ ہے؟“

آپؐ نے فرمایا: ”وہ جہاد جس کا گھوڑا ہلک ہو گیا اور، شہید ہو گیا۔“

جنت میں لے جانے والی جہاد ہیں

(۱۳۳) كُنْ مِنْ حَابِرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَا حَرْبَ مَن كُنَّ يَدُو لِمُسْلِمَةٍ عَلَيْهِ كِتَابُهُ وَآخِرَتُهُ جَدَّةً ،

وَقَالَ بِالنَّبِيِّينَ وَشَقِيقَهُ عَنِ الْوَالِدَيْنِ ، وَرَأْسُهُ إِلَى الْمَسْكُونَةِ ،

وَلَا حَرْبَ مَن كُنَّ يَدُو أَهْلَهُ أُمَّةٌ غَرَّ قَبْلَ نَحْيٍ غَرَّهِمْ يَدُو لَكُلِّ

إِلَاحَةٍ ،

أَنْوَاسُ عَنْ الْمَسْكُونَةِ وَالْمَسْكُونَةِ إِلَى الْمَسْكُونَةِ فِي الْمَسْكُونَةِ وَالْمَسْكُونَةِ

الْحَاكِمِينَ - (ترجمہ و تفسیر)





عرب تاج اور اس طرح مجسم کے اپنی گردن کو اٹھا لیا ہے۔

تفسیر یہ ہے۔۔۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں وہ طرح کے لوگ ہوتے جاتے ہیں کہ ہندو، دیا، مسیحی لوگ  
خدا کے طالب میں گرفتار رہیں گے۔ اور دوسرے لوگ بھی انہوں نے اپنے آپ کو غلط ثابت کر دیا ہے  
اور وہ لوگ دنیا میں گمراہ ہیں۔ یہ لوگ قیامت کے دن جہنم سے نکالتے ہیں گے۔

چند کام جنت کی ضمانت میں

(۱۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ هَذِهِ الْأَعْمَالِ كَانَتْ لَهُ الْجَنَّةُ بِغَيْرِ حِسَابٍ  
أَحْبَبُ إِلَيَّ مِنْ بَيْتٍ أَكْثَرُ مِنْ بَيْتِ آلِ كَعْبٍ  
فَانْزِلُوا وَمَنْ هِيَ تِلْكَ الْأَعْمَالُ

ثَلَاثٌ الْمَشْكُوكُ وَالْمُتَّقِيَةُ وَالْمُتَزَكِّيَةُ وَالْمُتَصَدِّقَةُ

(مطلب بہار طہاری)

صرف یہ ہر روز کی مشورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت کرتے ہیں کہ آپ نے  
ان لوگوں سے ہر آپ کے اس بیٹے جو سنے تھے فرمایا،

”تم لوگ مجھے جو چیزوں کی ضمانت دو قرع میں آپس میں جنت کی ضمانت دو۔“

لوگوں نے پوچھا کہ وہ ہم انہیں کیا ہیں اسے اللہ کے رسول!

آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں۔۔۔

نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، ہفتہ میں حیات و ذکر، شرمگاہ، بیٹنگ، ہر روز تہجد کی حفاظت

و گرازی کرنا۔۔۔

نماز اور جہاد

(۱۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ هَذِهِ الْأَعْمَالِ كَانَتْ لَهُ الْجَنَّةُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

أَحْبَبُ إِلَيَّ مِنْ بَيْتٍ أَكْثَرُ مِنْ بَيْتِ آلِ كَعْبٍ

ثَلَاثٌ تِلْكَ الْمَشْكُوكُ وَالْمُتَّقِيَةُ وَالْمُتَزَكِّيَةُ وَالْمُتَصَدِّقَةُ

ثَلَاثٌ تِلْكَ الْمَشْكُوكُ وَالْمُتَّقِيَةُ وَالْمُتَزَكِّيَةُ وَالْمُتَصَدِّقَةُ

وَمِنْ بَيْنِهِمْ سَيِّدٌ وَأَخْلِيكُمْ رَأَى مَسْلُومًا وَنَدَى وَنَهَى فَعَلَّاهُ وَنَهَى

وَمَنْ كَانَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُلَاقِهِمْ أَهْلًا يَكُونُوا قَتْلَةً مِمَّا قُتِلُوا وَيَكُونُوا قَتْلَةً مِمَّا قُتِلُوا  
 كَذَلِكَ فِي الْأَنْفُسِ كَذَلِكَ فِي الْأَنْفُسِ كَذَلِكَ فِي الْأَنْفُسِ كَذَلِكَ فِي الْأَنْفُسِ  
 وَمَنْ كَانَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُلَاقِهِمْ أَهْلًا يَكُونُوا قَتْلَةً مِمَّا قُتِلُوا وَيَكُونُوا قَتْلَةً مِمَّا قُتِلُوا  
 كَذَلِكَ فِي الْأَنْفُسِ كَذَلِكَ فِي الْأَنْفُسِ كَذَلِكَ فِي الْأَنْفُسِ كَذَلِكَ فِي الْأَنْفُسِ  
 حضرت محمدؐ کی سورتی اس جہیز کی علیؑ کی طرف سے دعا کی گئی ہے، آپؐ  
 نے فرمایا کہ:

”ہمارا رب دو کاموں کے گلے سے بہت خوش ہوتا ہے۔

ایک وہ جو ہاتھ کے لپٹنے میں، اپنے نرم ہاتھ اور لہات سے ایک بزرگ کو اپنے  
 پیچھے بٹھو کر اس کے دل کے دل کو جاتا ہے، ہمارا رب اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے کہ  
 دیکھو میرے اس بندے کو، اس نے اپنا ہاتھ اور لہات چھوڑ کر اپنے پیچھے بٹھو کر اس کے  
 پیچھے بٹھو کر اس کے دل کو جاتا ہے، ہمارا رب اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے کہ  
 دیکھو میرے اس بندے کو، اس نے اپنا ہاتھ اور لہات چھوڑ کر اپنے پیچھے بٹھو کر اس کے  
 پیچھے بٹھو کر اس کے دل کو جاتا ہے، ہمارا رب اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے کہ

اور دوسرا شخص جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، ہمارا رب اس کی فوج نے شکست کھائی  
 اور ہلاک اور شخص ہلاک ہے کہ سیدھی جہاد سے ہمارے لکے کا کیا خیر ہوتا ہے اور سیدھی جہاد  
 میں جہاد رہنے کا کیا صلہ ملتا ہے، سوچ کر وہ جہاد کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا ایسا  
 اس نے اس لیے کیا کہ وہ میرے اہل بیت کی خواہش رکھتا ہے اور میرے خطاب سے بڑھتا  
 ہے تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ سے فرماتا ہے، دیکھو میرے اس بندے کو، یہاں تک  
 میں دو بارہ ملائکہ ہوں اس لیے کہ اس کو میرے احکام کی خواہش ہے، اور اسے میرے خطاب  
 کاٹھ ہے، دیکھو، لڑنا یہاں تک کہ لڑتے لڑتے ہلاک ہو جائے۔“

اس باتوں کی وصیت

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي جَبَلٍ عَنْ أَبِي جَبَلٍ عَنْ أَبِي جَبَلٍ عَنْ أَبِي جَبَلٍ عَنْ أَبِي جَبَلٍ  
 عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي جَبَلٍ عَنْ أَبِي جَبَلٍ عَنْ أَبِي جَبَلٍ عَنْ أَبِي جَبَلٍ

لَا تُكْفِرُونَ بِمَا كُفِرْتُمْ بِهِ وَلَا تَكْفُرُونَ بِمَا كُفِرْتُمْ بِهِ وَلَا تَكْفُرُونَ بِمَا كُفِرْتُمْ بِهِ





پڑتا ہے اور دوسرے مسلمانوں کی نصیحت نہیں کرتا تو ایسا ان کی قیامت کے دن میرے  
 ساتھ ہے گا۔ بالکل قریب میں طرح میری یہ دونوں انگلیاں اس پاس ہیں۔  
 تشریح: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب سے اس لیے ہاتھ پکڑنا کہ ان کی انگلیوں کی  
 حرکت سے آدمی پر ایسا غلط ہو جاتا ہے، خدا سے بدگمانی ہوتا ہے، نماز و روزے سے غلامی اس کو  
 کمانے کی فکر ہوتی ہے لیکن یہ کثیر اصولی قریب کی خدا سے نہ صرف یہ کہ بدگمانی نہیں ہوتی بلکہ خدا  
 سے غلامی کے نزدیک وہی غلطی جوڑے رکھتا۔

تین نامائز کام

(۱۲۸) وَفِي الْقُرْآنِ يُعْذِرُ اللَّهُ أَنَّكَ تَقُولُ مَا تَصِفُ

فَلَا تَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ ۚ إِنَّ يَكْفُرُ كُفْرًا

لَا يَزِيدُكَ إِلَّا قَلْبًا قَبِيضًا فَكُنْ بِأَلْسِنَةٍ نَقِيَّةٍ وَفِي الْقُرْآنِ لَعْنٌ

فَلَا تَكُنْ كَالْكَافِرِينَ

وَلَا تَكُنْ كَالْقَبِيضِ ۚ إِنَّ يَكْفُرُ كُفْرًا فَكُنْ بِأَلْسِنَةٍ نَقِيَّةٍ

وَلَا تَكُنْ كَالْقَبِيضِ ۚ إِنَّ يَكْفُرُ كُفْرًا ۚ (تشریح: قریب ہونا اور کافر

عنصر تو وہی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

تین کام اللہ میری جو نہ کہے ہائے ہا، نہیں۔

ایک: کہ جو شخص نام ہو اس کے لیے ہاتھ نہیں کہ صرف اپنے لیے ڈاکر ہے،

مقتدرین کو چھوڑ دے مثلاً کہ اے اللہ میری مغفرت فرما بلکہ اے یوں کہنا ہا ہے

اے اللہ ہماری مغفرت فرما، اگر وہ صرف اپنے لیے ڈاکر ہے تو مقتدرین سے شکایت

کرتا ہے۔ دوسرا ہاتھ کام یہ ہے کہ کسی کے دروازے پر ہائے اللہ اجازت سے

خیر گھر کے اندر چلائے، اگر حرکت کوئی کرے تو گویا خیر اجازت گھر کے اندر چلا گیا

دلائل ہے)

اور تیسرا ہاتھ کام یہ ہے کہ شیعہ ضرورت لافتن ہے پیشاب یا پاخانے کی اللہ

اس نے خدا سے پہلے نماز یعنی شروع کر دی یا جماعت میں شامل ہو گیا۔

سب سے زیادہ تمکنا اور سب سے بڑا بخیل

(۱۳۹) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

أَفْخَجُ النَّاسِ نَسِي عَجَزِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ، وَ أَفْخَلُّ أَسْكَابِ هُنَّ تَجُولُ بِأَسْكَابِ

(ترجمہ: وہ بیکار بھڑائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

”سب سے کمزور دنیا و آخرت کے معاملہ میں خدا سے دانا اگے اور سب سے بڑا بخیل وہ

ہے جو اسلام میں داخل کرے، اسی کو سلام دکر ہے۔“

تفسیر: ۱۔ عربی زبان میں ماہر کے معنی انوکھے کنکری یا دھڑاں ہیں۔ اس سے دلالت کی گئی۔

فرائض کی نگہداشت، کثرت ذکر

(۱۴۰) عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَوْفُوا بِنِصَبِ

أَفْخَجِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ، فَإِنَّهَا أَفْخَجُ النَّاسِ عَجَزِي

وَأَفْخَلُّ عَجَزِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ، فَإِنَّهَا أَفْخَلُّ النَّاسِ عَجَزِي

وَأَفْخَلُّ عَجَزِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ، فَإِنَّهَا أَفْخَلُّ النَّاسِ عَجَزِي

سب سے کمزور۔ (ترجمہ: بھڑائی)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیے، آپ نے فرمایا،

”میں نے اپنی وصیت فرمادی ہے، اس پر عمل فرماتے رہو۔“

فرائض کی نگہداشت، دیکھو اس بات کا خیال رکھو کہ فرائض بھرے بہتر شکل میں ادا ہوں

یہ سب سے بڑا بھڑائی ہے،

کثرت سے اللہ کو یاد کرو، کم اللہ کے پاس کوئی شے بھی اس کے ذکر کا کثرت سے بھرے کر

ماہر نہیں ہوگی۔ اللہ کے ذکر کا کثرت، اللہ کا بہت زیادہ پسند ہے۔

تفسیر: ۲۔ صرف سے بات واضح ہے کہ یہ بھی ایک وصیت کی جارہی ہے، اس سے مراد فرائض کی

نگہداشت، یعنی یہ کہ اللہ کے ذکر کا کثرت، اللہ کا بہت زیادہ پسند ہے۔ اگر کسی وصیت کثرت ذکر ہے،

اللہ اس سے زیادہ محبوب ہے، اس کی وجہ سے کہ کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والا ہر حال میں سب سے زیادہ





ماہوں سا کام اہم افضل ہے ؟

آپ نے فرمایا " وقت پر کاراؤ کرنا "

میں نے پوچھا پھر کون سا مہینہ ؟

آپ نے فرمایا " تمہاری زبان سے کسی کو ایسا نہ کہو کہ گرا جھٹکا ہو " نصیحت مکرر :۔

کسی پر نصیحت لگاؤ :۔

جہاد :۔ روزہ :۔ کسبِ معاش کے لیے سفر

۳۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

أَلْبَسُوا ثَلَاثًا تَصُونُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَسَالُوا مَا كُنْتُمْ تَلْعَلُونَ : (زمین پر اور طریقہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دلروا کہ :

" عساکر کے دھج کے دشمنوں سے جہاد کرو تو اس کے طاقہ اپنی قیمت بھی ملے گا ۔

اور روزہ رکھو تو اس کے طاقہ تمہاری بھی حاصل ہوگی ،

اور سفر کرو تاکہ دوسروں کے آگے اپنا قدم پیلا پاؤ گے "۔

ان دنوں روزہ الزکوٰۃ کی پابندی کرنے والے

۳۳۱ وَهُوَ مَكْرُومٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ :

لَا تَكُنْ قَوْلُكَ عَلَيْكَ : (اگرچہ تیرا ہمارے ساتھ ہے تو اس میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے)

كَلِمَةٌ لَا تَأْتِيهِمْ إِلَّا شِدَّةٌ لَكَ كَلِمَةٌ :

اَلشَّدَاةُ وَالشُّوْرَةُ وَهِيَ كَلِمَةٌ :

وَلَا يَتَوَلَّى طَاعَتِي بَنِي إِسْرَءِيلَ قَوْلِي لِي قَوْلِي لِي قَوْلِي لِي قَوْلِي لِي :

وَلَا تَكُنْ رَجُلٌ كَلِمَتَاؤُكَ جَفَلَةٌ عَلَيْهِمْ : (سید احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

تمہیں قسم کے لوگوں کے لیے میں نے اپنی ہرگز نہیں کی ۔

۱) جو لوگ نماز ، روزہ ، اور زکوٰۃ پوری کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ وہ مسافر نہیں

کرتے گا جو ان چیزوں کے حاکم کے ساتھ کرتے گا ۔

(۱۲) میں جسے کہ اٹھنے اس کی بجی کو خیاں دیا اپنی مخالفت میں لے لیا ہوا ہے قیامت کے دن کسی دوسرے کے پہرہ نہیں کرے گا۔

(۱۳) جو شخص کسی قوم سے محبت کرے ہے اللہ اس کو انہیں کے ساتھ رکھے گا۔

تفسیر :- دوسری بات کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں بھی اللہ نیک ہمنام کی مخالفت کرتے گا اور آخرت میں بھی اسی کی مدد و نصرت سے دیہی عوام یہ ہے گا اور ان دوسری بات کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے دوسرے سے ہمارے اور ہمارے دوست سے محبت کا اظہار کیا ہے تو ہم اس سے دوسرے اور ہمارے دوستوں کی محبت اور رفاقت نصیب ہوگی، اور اگر کسی کو اپنی دوستوں اور دینی کے دشمنوں سے محبت ہے تو ان ہی کے ساتھ آخرت میں رہنا ہائے گا۔

تین آدمی خدا کی رحمت سے ظاہر رہیں گے

(۱۴) عَنْ كَتُوبِ نَبِيِّ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ : ثَلَاثُ رُكُوفٍ اللَّهُ يَرْفَعُ بِهَا

أَعْلَى رُكُوفِ الْوَسِيلَةِ وَثَلَاثُ رُكُوفٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ وَثَلَاثُ رُكُوفٍ قَالَ ابُو بَكْرٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ وَثَلَاثُ رُكُوفٍ قَالَ ابُو بَكْرٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ وَثَلَاثُ رُكُوفٍ قَالَ ابُو بَكْرٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ وَثَلَاثُ رُكُوفٍ قَالَ ابُو بَكْرٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ وَثَلَاثُ رُكُوفٍ قَالَ ابُو بَكْرٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ وَثَلَاثُ رُكُوفٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ وَثَلَاثُ رُكُوفٍ قَالَ ابُو بَكْرٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ وَثَلَاثُ رُكُوفٍ قَالَ ابُو بَكْرٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ وَثَلَاثُ رُكُوفٍ

ثَلَاثُ رُكُوفٍ وَثَلَاثُ رُكُوفٍ





وَالْفِرَازِ مِمَّنِ الرَّغِيبِ وَقَدْ كَفَّ الْمُحْصَنُونَ وَالْبَيْتُ حُرٌّ وَالْأَهْلُ مَالِي الْيَسِيرِ  
 وَالْأَهْلُ الْيَتِيمُ، وَتُحْلُو فِي التَّوَلِيدِ فِي الْمُسْتَلَمِ وَاسْتَوْجِلَانِ لِبَيْتِهِ الْخَرَامِ  
 وَتَلَوْنَهُ أَعْيَانًا وَاسْتَوَانَ الْأَيْمُونُ نَكْبًا كَسْرُفَتَمَنْ طَوْلَاهُ الْكَبِيرُ وَتَقِيمُ  
 الْحُسْرَى وَيُؤَاتِي طَوْلُكُمْ وَالْحُسْرَى الْكَبِيرُ الْحُسْرَى الْكَبِيرُ فِي الْبَيْتِ حُرٌّ وَتَلَوْنَهُ الْخَرَامِ  
 مَسَاوِيرُكُمْ الدَّهْبِ (ترجمہ ہمارا طہری)

حضرت نبیؐ اپنے والد غیر شریک سے دعا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 و تم نے جبرہ و روح و طہری حج میں فرمایا کہ

اللہ کے دل نمازی لوگ ہیں یعنی وہ لوگ جو باہم جن مرض نمازوں کو خشک سے پھینکتے  
 ہیں، و خدا کے رسولؐ کی غرضوں کی تہمت سے کہتے ہیں، دل کی پوری رغبت اللہ کی  
 کے ساتھ جو آخرت کی تہمت سے رکوا رہے ہیں اور ان بڑے بڑے گناہوں سے بچتے ہیں  
 ہیں سے اس لئے منع کیا ہے۔

آپؐ کے اصحابؓ میں سے کسی نے پرچا "اے اللہ کے رسولؐ! تم سے بڑے گناہ کن  
 صحابی؟

آپؐ نے فرمایا کہ "وگاہ، بڑے گناہ ہیں جن میں سب سے بڑا گناہ شکرنا ہے، و میں کو ساقی  
 بنانا، ارٹوں کو اس میں مل کرنا، بھانڈے سے پھانڈا، کسی معبود پاک کو جس کو عبادت کیا، و با آدینک  
 بہکنا، و تہم کو ان کو مانا، شکر گناہ، دشمنوں و دشمنوں کے حقوق میں کرنا، اللہ کے امر کی بکارتی  
 کرنا جس کی طرف اللہ کے رنگ میں غار پڑھتے جو اللہ کی طرف اللہ کی تہم پڑا کرنا جو مانا ہے۔  
 کوئی ایسا شخص جو ان میں سے گناہوں سے فوریہ ہو اور خشک سے غار پڑھتا اور رکوا کر دیا  
 و ہر وہ ضروری صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روح و کائنات جنت میں ہے کہ جس کے مدعا سے  
 سونے کے یوں گئے۔

جنت سے عظیم اور جنت کے سخت

(۱۲) عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

لَا تَدْعُنَّ إِلَهًا إِلَّا إِلَهُكَ وَلَا تَدْعُنَّ إِلَهًا إِلَّا إِلَهُكَ وَلَا تَدْعُنَّ إِلَهًا إِلَّا إِلَهُكَ

وَأُولَٰئِكَ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ الْمُنِجَاتِ ۖ وَاللَّهُ يُخَوِّفُ مَنِ ارْتَدَّ ۚ وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ ذَكِيٌّ ۚ  
 وَبَيْنَهُمْ شُرَكَاءُ كِبَارٌ ۚ وَبَيْنَهُمْ أَنْبَاءٌ كَثِيرَةٌ مِّنْ دُونِهِمْ ۚ (الفتح ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
 حضرت ابو ہریرہؓ صحیح بنی اللہ محمد بنی علیؑ کے واسطے کہ تم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا  
 "میں نے، دھوکہ کھائی آدمی سے کچھ ایسی خیانت کرائی جو لفظ طریقت سے اپنے اختیار و  
 تصرف کو استعمال کرتا ہے یہ تینوں جنت میں نہیں جاتی گئے۔"

اور غلاموں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والا وہ غلام ہوگا جس نے اللہ کے  
 حقوق بھی ٹھیک سے ادا کیے ہوں گے اور اپنے آپ کی عزت بھی اللہ کے ساتھ ہی ہوگی۔  
 سات بڑے گناہ

(۱۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ۖ

أَجْعَلِيكَ السُّلَمَ السُّوْرِيَّاتِ ۖ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ ؟

قَالَ ۖ الْفُجُورُ بِمَا لَوْ ۖ وَالْمَيْمُورُ ۖ وَكَثْرُ الشُّبُهَاتِ ۖ وَالْبُخْلُ بِمَا لَوْ ۖ وَالْكَافُ  
 بِالْحَقِّ ۖ وَالْعُشْرُ السَّوِيَّةُ ۖ وَالْعَيْنُ سَائِلُ الطَّرِيقِ ۖ وَالْأَشْوَالُ يُؤْمَرُ السُّلَمُ ۖ  
 وَقَدْ مَكَتُ الْكُفْرَ كَاتِبُ ۖ (الفتح ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
 حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ بنی علیؑ کے واسطے کہ تم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا  
 "سات تہاہل گناہوں کے پھر؟"

لوگوں نے پوچھا "اے اللہ کے رسولؐ، وہ کون سے گناہ ہیں؟"

آپؐ نے فرمایا "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، تہاہل کرنا، ناحق کسی آدمی کو بارشاد  
 عقوبت کا، عظیم گناہیں ہر گناہ میں سے بہاگ بہاگ اور دوسری بہول بہول پانچ گناہوں کا  
 گروہ کار کی قیمت گناہ۔"

کی لوگوں سے حضورؐ پوچھ رہی ہیں؟

(۱۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ۖ

لَيْسَ مِنَّا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ ۖ وَكَفَرَ بِالرَّسُولِ ۖ وَكَفَرَ بِالْعَقْلِ ۖ وَكَفَرَ بِالْمَعْرِفَةِ ۖ

وَقَوْلُهُ عَنِ الْمُسْتَكْبِرِ - (اسم مستفید از طغیان)

مصدر است این عبارت یعنی اصل استغیاء کلمه صواب است کہ معنی آنکس نے ارشاد فرمایا،  
 "وہ شخص بزم میں ہے نہیں ہے جو بڑھن کی عزت دکر ہے، چھوٹوں پر شفقت دکر ہے،  
 نیکیوں کی تلقین دکر ہے اور برائیوں سے ڈرنے کے۔"  
 لیکن لکھنوی کے دنیاوی فاضلے

(۱۳۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُتَوَكِّلِ تَتَبَعَ مَسَارِعَ الشُّرُوكِ وَنَسَلَتْهُ الْيَتَامَى فَكُنْتُ أَفْقَبَ  
 الْعُرْمَةِ وَبُكَتْهُ الشُّجُومُ قَوْلُ أَبِي الْعُصْبَرِ (ترجمہ مولانا طبرانی)  
 حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیموں کو اپنا وارث فرمایا،  
 دوسروں کے ساتھ مساوات کرنے سے آدمی بڑی سوت مرنے کے پورا ہوتا ہے یعنی  
 ایسا ہی قائم ہوتا ہے اور عمارتانی سوت کے محفوظ رہتا ہے،  
 اور چمچہ و مدد کرنے کے خدا کا فضلہ لگتا ہے،  
 اور دشمنوں کے حقوق ادا کرنے سے عمریں برکت مند ہوتی ہے۔

تفسیر ۱۳۱۔ آدمی بہت سے امور سے بڑے گناہ کرتا رہتا ہے، اور بڑے گناہوں سے اللہ فضیلت  
 ہوتا ہے تو اس کے فضلہ کو ختم کرنے کا طاعن چھپ کر مدد کرتا ہے۔ دشمنوں کے حقوق ادا  
 کرنے سے اور یہ فضیلت رکھنے سے عمریں طویل ہوتی ہے، اس بات کو بھی اسرار میں یہاں  
 لکھا ہے۔ فقیر کے مسئلہ سے عمریں انداز کی بات لگتی نہیں ہے۔

انچھے درجہ کے لوگ

(۱۳۲) عَنْ عُثَيْبَةَ ابْنِ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ عَنْ مَا يَرْكُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟

قَالَ بَلَى، أَلَيْسَ مَنْ مَنَّ اللَّهُ ﷻ

قَالَ، لِيُكَلِّمَهُ عَنِ مَنْ جَهِلَ عَلَيْهِ؟









## تین دینیں

۱۳۴۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوْصَانِي بِخَيْرِ عَمَلٍ يَكُونُ لِي فِي يَوْمِي، وَأَوْصَانِي بِأَمْرٍ لَا أَفْضُرُ إِلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، وَأَوْصَانِي بِخَيْرِ الْمَنَاسِكِ، وَأَوْصَانِي بِأَمْرٍ أَتَمُورُ فِيهِ، وَأَوْصَانِي بِأَمْرٍ تَصِيحُ قَرَانُ الْأَنْبِيَاءِ (الطيب ودریب بحوالہ طبرانی اور ذخیرہ النبی ص ۱۱۱) اشیاء میں میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار باتوں کی وصیت فرمائی۔

۱۔ مجھے وصیت فرمائی کہ وہ لوگ جو مجھ سے مال و مال و غیرہ میں فوقیت رکھتے ہوں ان کی طرف نہ جاؤں بلکہ ان لوگوں کو دیکھوں جو مجھ سے کم تر ہیں ان کی سرپرستی میں لگ کر انہیں سنبھالوں۔

۲۔ مجھے وصیت فرمائی کہ سبکدوشوں سے محبت کروں اور ان کے پاس جاؤں۔

۳۔ مجھے اس بات کی وصیت کی کہ میرے اعزہ اور رشتہ دار ہاں ہے مجھ سے غلاموں، میرے حقوق و ادائیگی میں ان سے اپنا حقوق جوڑے رکھوں، ان کے حقوق و ادائیگی میں نہ جانچ جائیں۔

۱۳۴۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَنْ تَلَا خُذْ قَوْلِي طَوَّأَكَ الْأَوْصِيَاءُ قِيَمَتَكَ يَوْمَئِذٍ أَوْ يُطَوِّرُكَ أَمْسُكَ يَوْمَئِذٍ، فَكُنْتَ أَتَىٰ تَابُوتِ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ،

لَمَّا خُذَ بِرَبْوَةِ قَعْدَةِ نُوحٍ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ اَوْصِيَةً اَنْتَا بِنَا،

وَاَوْصِ بِمَا اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِكَ تَكُنْ اَمْرًا اَتَمُّ اَمْرٍ،

وَاَخِيْرُ اِلَاخَارِ لَكَ تَكُنْ كَلِمَةً

وَاَوْصِ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِكَ تَكُنْ كَلِمَةً

وَكُنْ كَلِمَةً اَتَمُّ اَمْرٍ اَتَمُّ اَمْرٍ اَتَمُّ اَمْرٍ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :  
 ”میری باتیں (جو میں بتاؤں گا) ان کو سنے گا اور عمل کرے گا اور میں کرتے ہوئے کو بتائے گا“  
 میں نے عرض کیا : ”اے اللہ کے رسول! میں اس کے لیے تیار ہوں بتائیے :“  
 تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور یہ پانچ باتیں بتائیں ،  
 وہ اللہ کی تائید کے لیے تھیں تو سب سے بڑے ماہر ہی ہوا کہے ۔

۱۲۱) جنہی روزی اللہ نے تمہارے لیے مقدر فرمادی ہے اس پر راضی اور مطمئن  
 رہو تو تم جیکے زیادہ فی آئی ہی ہوا کہے ۔

۱۲۲) اپنے پیڑھی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو سب ہی ہوا کہے ۔

۱۲۳) تم جو کچھ اپنے لیے پسند کرو وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرو تو تم مسلم ہو گے ۔

۱۲۴) زبان و دھنسا اس لیے کہ زیادہ بچنے سے آئی کا دل مر رہا ہے ۔

تفسیر : ۱۔ نہر دوسری بتا دیا کہ پیڑھی کے ساتھ اچھا سلوک نہی کا تقاضا ہے ، اس طرح ایسی  
 کا تقاضا ہے کہ دوسروں کے ساتھ برائی نہی کر میں طرح تم اپنے برائی ہو ، نیز پانچ اسلوب ہے  
 کہ جنہی کی تائید کے ساتھ ہی کہ اس سے اس کی نگرانی ہے اور کوئی خیر نہی حسب اس کے ملنے  
 نہیں ہے اس لیے دیا یہ ہوتا ہے اور جنہی پہلے گا آئی ہی مل میں آئی اور سادہ آئے گی ۔

جنت میں سے ہمارے واسے اعمال

۱۲۵) ۱۱ وَ هِيَ الْمَرْكُوبَةُ فَيُحْمَلُهُنَّ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ

جاءوا آخر ما إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله، ولكن من عند علي بن أبي طالب،

قال، إن كنت أفتريك، أفتريك، لقد أفتريك، أفتريك،

أفتريك، أفتريك، أفتريك،

قال، أفتريك، أفتريك،

قال، أفتريك، أفتريك، أفتريك، أفتريك، أفتريك، أفتريك، أفتريك، أفتريك،

أفتريك، أفتريك،

والله اعلم، والله اعلم،

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَاكْفُرُوا بِاللَّهِ وَالرَّسُولِ  
بِالْمَنَافِعِ الدُّنْيَا فَإِنَّ حَتَّى الْمُنَافِعِ

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَاكْفُرُوا بِاللَّهِ وَالرَّسُولِ  
بِالْمَنَافِعِ الدُّنْيَا فَإِنَّ حَتَّى الْمُنَافِعِ

اس نے کہا۔  
”اے اللہ کے رسول! مجھے ایسے کام بتا دیجیے جن کو اگر کے مجھ پرستار ہوں گے تو  
میں ان سے اللہ کی طرف سے تم کو فرمایا۔ اگر تم نے ان کا طاعت نہ کرے گی لیکن بات  
بڑی ہی اچھی ہے۔

عبداللہ کی جنت میں جانا چاہتے ہیں تو کسی جان کو آزاد کرنا اور گردن کو لٹائی کی جنت سے  
بھڑاؤ؟

اس نے کہا کہ ”یہ دونوں تو ایک ہی بات ہیں۔“

آپ نے فرمایا ”خیر، یہ دونوں ایک بات نہیں۔ جان کو آزاد کرنے کا مطلب یہ  
ہے کہ تم کسی غلام یا اندکی کو مکمل طور پر آزاد کرو اور اس پر جو رقم صرف ہو وہ پوری رقم تم  
اپنی صیبت سے دو اور گردن بھڑاؤ کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی آدمی بی کر کسی غلام یا اندکی کو آزاد  
کرائیں جو اس کو آزاد کرنا چاہتا ہو۔“

دوسرا اچھی کام یہ ہے کہ تم اپنی دو دھاری اور لٹائی کو کسی کو دو دھاری کے لئے بخش دو۔  
جیسے کہ اگر یہ ہے کہ تم کو قلعہ فتح کرنے والے دشمن دلوں کے ساتھ تم اپنے تعلقات جوڑو  
اگر یہ سب سچائی کا نام ہے تو یہ سچائی تو بھوکوں کو کھانا کھانا دینا سون کو ہانی پانی لوگوں کو  
بھلی بات بتانا اور بُری بات سے روکنا،

اور یہ بھی تم ذکر کرنا چاہی تو اس کی حفاظت کرو۔ صرف اچلی بات زبان سے نکالو۔

فلسفہ یہ ہے۔۔۔ صورت میں غم کا غم نہ آتا ہے۔ اس کے سوا اس دو دھاری اور لٹائی کے سوا جس کا  
دو دھاری استعمال کرنے کے لئے کسی کو دے دیں اور صیبت نہ دو دھاری کے لئے تو یہ تمہارے پاس نہیں  
آجائے۔



دہانے اور اس پر ظلم کئے۔

اور جو بند عوام ہوں گئے، ان میں اس کو رکت سے ظلم کر دے گا، اور اگر اسے ظلمات  
کے قوائد قبول نہ فرماتے گا، اور اگر ہاں تمام چھوڑ کر دوسری دنیا کو مدعا لائے  
جو ہم تک کے سوا اور نہ ہوگا، ان کی کوئی کوئی شے نہیں ملے گی، وہ ان کی کوئی شے  
نہیں ہے، یقیناً بحیثیت کو غیبت نہیں ملے گی۔

تشریح: در شاہد ہوئی کہ ان کی غیبت کا مطلب ہے کہ ہاں تمام ان کی غیبتوں و انوار و منور  
و ظلمات انوار ہوگا، اس پر جواب دے گا، خدا کا قسم، خدا کا قسم، ان کی کوئی شے نہیں ملے گی، وہ ان کی کوئی شے  
نہیں ہے، یقیناً بحیثیت کو غیبت نہیں ملے گی، وہ ان کی کوئی شے نہیں ملے گی، وہ ان کی کوئی شے نہیں ملے گی۔

عبدالکافی کا اربعہ تصور

(۱۵) وَ عَنِ الْقَوْمَانِ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ  
الْمَوْلَى وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ  
مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ  
مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ

مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ  
مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ  
مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ  
مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ

مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ  
مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ  
مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ  
مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ

مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ  
مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ  
مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ  
مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ وَ يَنْبَغِي لَكُمْ مَوْلَى الْقَوْمَانِ











کھانا دینا، پھٹنے کے لیے کپڑے دینا اور اس کے لیے سے احکامات؟

تفسیر یہ ہے۔ یہی علم گھر کے عقل خدام کے لیے ہے۔

پڑوسی کے حقوق

(۱۵۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

سَبَى الْفُلُقُ بَابَهُ دُونَ سَبَايِمٍ لِحَقَائِكُمْ عَلَى أَعْلَمِهِمْ وَمَتْلَبِهِمْ فَكُلُّهُمْ ذَائِقٌ

بِذَوَابِهِمْ وَذَائِقِينَ بِذَوَابِهِمْ لَنْ تَكُونَ أَمْنٌ جَانِبَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ

أَمْنٌ دُونَهُ مَا حَقَّ لِحَقَائِكُمْ ۝

إِذَا سَبَّكَ نَفْسَ أَخِيكَ ۝ وَإِذَا سَبَّكَ نَفْسَ أَخِيكَ ۝ وَإِذَا سَبَّكَ

نَفْسَ أَخِيكَ ۝ وَإِذَا سَبَّكَ نَفْسَ أَخِيكَ ۝ وَإِذَا سَبَّكَ نَفْسَ أَخِيكَ ۝ وَإِذَا

أَمْنٌ لَكَ فَمُؤَلَّفٌ لَكَ ۝ وَإِذَا سَبَّكَ نَفْسَ أَخِيكَ ۝ وَإِذَا سَبَّكَ

نَفْسَ أَخِيكَ ۝ فَتَحْبِطُ عَنْهُ الْحَبْلُ بِإِذْنِ اللَّهِ ۝ وَلَا تَكُونُوا

بِوَسْطِهِمْ وَلَا يَكُنْ لَكُمْ تَغْيِيرٌ لَهُ وَبَيْنَهُمَا ۝ وَإِذَا سَبَّكَ نَفْسَ أَخِيكَ ۝

لَهُ ۝ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ مَأْمُونًا فَاجْعَلْهُ سَبِيًّا ۝ وَلَا يَكُونُ سَبِيًّا إِلَّا أَنْ يَكُونَ

بَيْنَهُمَا ذَائِقٌ ۝ (ترمذی و تہذیب)

عمر بن خطاب کے احادیث سے یہ ثابت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

”جس نے پڑوسی سے اپنے گھر والوں اور مال کے بارے میں غلط باتیں کہی اور

دورانہ بند کر کے سو یا تو ایسا پڑوسی ہوسکتا ہے اور وہ بھی ہو سکتا ہے جس کا پڑوسی

اس کے ظلم اور دست برداری سے مطمئن نہ ہو۔

کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟

اگر وہ خدا کا طالب ہو تو اس کی حد کو، اگر وہ فرخشاگے تو اس کو فرخ دے، اگر وہ

غزوہ کا کام کرے تو اس کو لے کر جہاد، اگر وہ بیار پڑ جائے تو اس کا عیادت کرو، اگر کوئی غفلت

اس کو حاصل ہو تو یہاں تک دے، مصیبت میں اگر نہ ہو تو میری نصیحت کرو، اگر وہ غریب جائے تو اس

کے پیچھے غریبستان تک پہنچاؤ اس کے گھر سے اور نہ گھر تک اس کے گھر کی ہواد روکنا اور نہ

اگر وہ اجازت دے تو اپنا گمراہی کر سکتے ہو، تم اپنی اپنی کس کس کی خوشیوں سے اس کو  
 شکیست مت پہنھاؤ، اگر اس کے گمراہی کیجیو، پھر اگر اپنے گمراہی کے لیے جس سے ضرورت  
 اس کے یہاں ہی کیجیو، اگر تم اس کو گمراہی کرنے کیجیو، اس کے اور تمہارے بچے ہونے  
 لے کر دیر لگاتے ہوئے، دیکھیں وہ تمہارے غریب بچوں کے لیے کتنے غمیں ہوں گے، اگر اس  
 صورتی کریں گے و

ایمان کی بات ہوتا ہے؟

۱۵۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،

لَا يَسْتَوِيَنَّ فُلَانٌ عَدُوٌّ يَسْتَوِيَنَّ يَسَامِكَةً، وَلَا يَذْخُلُ الْبَيْتَ كَيْفَ

أَنَّ الْفُلَانِيَّ جَارَهُ يَتَرَى إِلَيْهِ - (ترمذی، صحیح، ابوداؤد، احمد، ابوالدرداء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی بزرگ  
 کا یہاں دوست نہیں ہو سکتا جب تک اس کا بھل دوست نہ ہو، اور اس کا دل ٹھیک نہیں ہو  
 سکتا جب تک اس کی زبان ٹھیک نہ ہو، اور اگر وہ ایسا شخص نہ ہو جس میں دھماکے کا نہیں کھڑکی  
 اس کے شر سے محفوظ رہیں۔

صحیفہ ابوالخیر اور صحیفہ مؤمنی کی تعلیمات اور خبروں کی کتابیں

۱۵۹) قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لَا تَلْزُقَنَّ الْفُلَانِيَّ

قَالَ لَا تَلْزُقَنَّ الْفُلَانِيَّ إِلَّا الْفُلَانِيَّ الْمُسْلِمَ الْمُسْلِمَ الْمُسْلِمَ الْمُسْلِمَ

إِلَّا لَمْ تَلْزُقَنَّ الْفُلَانِيَّ إِلَّا الْفُلَانِيَّ الْفُلَانِيَّ الْفُلَانِيَّ الْفُلَانِيَّ الْفُلَانِيَّ

فُلَانِيَّ الْفُلَانِيَّ الْفُلَانِيَّ الْفُلَانِيَّ الْفُلَانِيَّ الْفُلَانِيَّ الْفُلَانِيَّ الْفُلَانِيَّ

وَعَنِ الْعَاقِلِ مَا لَمْ يَكُنْ مَسْلُوكًا عَنِ عِلْمِهِ أَنْ يَكُونَ لَهُ شَاعِرٌ

شَاعِرٌ يَتَرَى إِلَيْهِ، وَشَاعِرٌ يَتَرَى إِلَيْهِ، وَشَاعِرٌ يَتَرَى إِلَيْهِ

يَتَرَى إِلَيْهِ، وَشَاعِرٌ يَتَرَى إِلَيْهِ، وَشَاعِرٌ يَتَرَى إِلَيْهِ

وَالْمُسْتَرْبِ،

وَعَنِ الْعَاقِلِ أَنْ لَا يَكُونَ عَلَى وَجْهِهِ الْفُلَانِيَّ، تَرْبِ يَتَرَى إِلَيْهِ

أَوْ مَرَّتْ لِي مَعَايِشَ، أَوَّلَ ذَلِكَ يَا غَيْرِي مَكَرْنِي وَفَعَلَ الْعَاوِيلُ أَنْ يَكُونَ نَجِيرًا  
وَلَوْ أَنَّهُمْ سَقَبُوا لَمْ يَنْفَعُوا فِيهِمْ حَتَّى يَنْفَعُوا الْوَيْسَانِيَّةَ وَفِي حَيْثُ الْوَيْسَانِيَّةَ مِنْ عَتَرِهِ  
قُلْ حَقًّا مَعَهُ وَلَا يَنْفَعُ الْوَيْسَانِيَّةَ.

قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا كَانَتْ حَقَّتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَالَ، كَانَتْ وَبَرَّاسُهَا، فَهِيَ بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ الْخَلْفَاءُ، فَهِيَ  
بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ فَهِيَ بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ فَهِيَ بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ  
يَتَسَبَّبُ فَهِيَ بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ فَهِيَ بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ فَهِيَ بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ  
فَهِيَ بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ فَهِيَ بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ فَهِيَ بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ.

قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْسَيْتِي.

قَالَ، أَوْسَيْتِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا كَانَتْ حَقَّتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْسَيْتِي.

قَالَ، عَلَيْكَ بِوَلَدَةِ الْخُرَابِ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَا كَانَتْ حَقَّتْ  
لَكَ فِي الْأَرْضِ مِنْ رَفْعِي لَكَ فِي السَّمَاءِ.

قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْسَيْتِي.

قَالَ، إِنَّكَ وَكَانَتْ الْمَسْجِدِ، فَمَا كَانَتْ حَقَّتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَ  
بِذَا هَبَّ وَتَوَجَّهَ التَّوَجُّهُ.

قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْسَيْتِي.

قَالَ، عَلَيْكَ بِالْجَهَنَّمَ، فَمَا كَانَتْ حَقَّتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْسَيْتِي.

قَالَ، أَوْسَيْتِي، فَمَا كَانَتْ حَقَّتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْسَيْتِي.

قَالَ، إِنَّكَ وَكَانَتْ الْمَسْجِدِ، فَمَا كَانَتْ حَقَّتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَ  
أَنْ لَا تَكُونَ مِنَ الْوَيْسَانِيَّةِ فَهِيَ بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ فَهِيَ بِلَيْسَ أَيْكُنْ بِالسُّوَيْبِ.







وہتا ہے اور پھر اسے کہتا ہے کہ تم کو کچھ ہے۔

خیر نے کہا "اے اللہ کے رسول! کچھ اور نصیحت کیجئے؟"

آپ نے فرمایا "مذکورہ میں جو کچھ ہے وہ تم کو کچھ ہے اور میری نصیحت کا بہاؤ ہے۔"

خیر نے کہا "اے اللہ کے رسول! کچھ اور نصیحت کیجئے؟"

آپ نے فرمایا "فریخ بن عبد اللہ کے ساتھ رہنا کی نصیحت اختیار کرو۔"

خیر نے کہا "اے اللہ کے رسول! کچھ اور؟"

آپ نے فرمایا "جو کچھ تم سے ملے، وہاں کے لوگوں کے ساتھ رہنا کی نصیحت اختیار کرو۔"

لوگوں پر غور و فکر کرو، زیادہ سے زیادہ جو کچھ تم سے ملے، وہاں سے رہو، اس سے کس سے کچھ

ملے، اس کی نصیحت کی، اللہ کی کاہنہ، فریخ بن عبد اللہ کا۔"

خیر نے کہا "اے اللہ کے رسول! کچھ اور؟ اور فریخ؟"

آپ نے فرمایا "شک بات کیا کرو، اگرچہ وہ لوگوں کو کئے ہوئے ہے۔"

خیر نے کہا "اے اللہ کے رسول! مزید اور شادی؟"

آپ نے فرمایا:

"تہذیب کے علمبردار، محبوب اور کرم و سخاوت والی ہیں، کوئی غریب ہوا کرتے ہوئے، پھر ان کو اور لوگوں

کے محبوب بن جاتا ہے، ان کو کام کو کام کہو، اگر وہ سرکاری ملازم ہیں، ان کو خوشنویس یا کاتب ہے۔"

اور ان کے لئے یہ محبوب کمال ہے کہ وہ اپنے محبوب کو دیکھنے والے اور دوسروں کے محبوب

محبوب بن جاتا ہے، اور یہ کام خود کر کے اس کے کرتے ہیں، دوسروں سے ملحق ہوتے۔"

پھر آپ نے یہ بات فرمائی کہ اگر وہ فریخ بن عبد اللہ کا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے

جو وہ دیکھتا ہے، وہ اس کو کام کرتے دیکھتا ہے، اور وہ اس کے لئے کچھ کرے گا، اور اس کے لئے کچھ ہے۔"

اور یہ بھی فرمائی کہ اس کا مطلب یہ ہے۔"

تاکہ لوگوں کو یہ

(۱۰) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

لَا حَسَدَ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: تَهْلُكُ فِي هَلَاكِ النَّفْسِ، وَتَهْلُكُ فِي هَلَاكِ الْمَالِ، وَتَهْلُكُ فِي هَلَاكِ الْعِلْمِ.



کی اور میں نے جان بوجھ کر باطل کی حمایت کی تو ایسے لوگوں سے اللہ ناراض رہے گا یہاں تک کہ وہ قہ کر لیں اور میں شخص نے کس صاحبِ ایمان پر جھٹ لگائی تو اسے ہلاکت کی جگہ رہنم ہیں بلکہ دے گا انکار کہ وہ لوہ کرے اور اپنے بھائی سے سوائی مانگے ۵

چار باتوں کی وصیت

وَمَنْ كَانَ يَجْرِي جَارِيًّا سَمِعَ نَجْوَىٰ لِمَا بَيْنَهُمَا قَالَا يَا أَيْتُمُّانَا هَذَا فَتَمَسَّكَهُمَا فَهُمَا كَانُوا مِنَ الْآيَاتِ ۖ

قَالُوا: زُرْنَا لَهُ فَأَخْرَجَهُمْ لَبِئْسَ الْخُرُوجُ

هَلْكَ عَلَيْكَ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ نَفْسًا

قَالَ لَا تَكُنْ، عَلَيْكَ السَّكْرُ، عَلَيْكَ الشَّوْخُ، وَكَجِدَّةِ الْفَتَى  
قُلْ، سَاكِرٌ عَلَيْكَ.

فَكَانَ أَهْلُهَا أَهْلَكَ وَنَحْنُ أَهْلُكَ

قَالَ يَا نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْكُرْنَ الْكَافَّةَ لَكُمْ وَارْتَعِبْنَ أَوْلِيَّاءَكُمْ هُنَّ أَوْلِيَّاءُكُمْ فِي الْمَدِينَةِ وَلَهُنَّ الْكُفْرُ وَهُنَّ عَمَلُكِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ كَفَرَ بِإِلَهِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذْ أَنْتُمْ فِي الْمَدِينَةِ لَا تَعْلَمُونَ ۚ

[illegible]

قَالَ: وَلَا تُخَيِّرُوا شَيْئًا مِنْهُ

وَأَمَّا كَلِمَاتُ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَ فَرْحًا مِمَّا أَتَوْا بِهَا فَأَمْرًا فَهُمْ يَمِيزُونَ أَلْفًا وَفَرِحُوا أَنَّهُ لَكُم كَلِمَاتُ يَتَذَكَّرُونَ  
وَأَمَّا كَلِمَاتُ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ لِيُقِضَ لَهُمْ دَيْنُهُمْ أَلَّا يُشْفَاهُمْ فَلَا تَشْفَاهُ لَهُمْ سَاءَ الَّذِي قَسَمَ لَلنَّاسِ  
وَأَمَّا ذَلِكَ فَلَبِئْسَ مَا جَعَلُوا لَكُمُ الْمَوْتِ فِيهِ قَوْلًا لِّأَعْتَابِهِمْ وَتَعْمَلُونَ طَعْلًا  
إِنَّ أَوَّلَ الْآيَةِ لَإِذْ يَأْتِي الشُّرَكَاءُ يَكْفُرُونَ لَكُمُ الْيَوْمَ بِآيَاتِهِمْ وَلَكُمُ الْيَوْمَ فِيهَا تَعْلِيلٌ

حضرت امام علیؑ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ آدمی کا سرچ

ہا ہوا ہے جو بات اس کا زبان سے نکلتی ہے اسے قبول کر لیتے ہیں، اختلاف نہیں کرتے، میں نے  
چھاپا ہے کوئی شخص ہے نہ؟

لوگوں نے بتائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

میں ان کے پاس گیا اور ان اتفاق کے ساتھ ساتھ گیا، علیک السلام! ان کے لئے  
آپ نے فرمایا: "علیک السلام! خود کہو، وہ کون سی مرگی ہو تو اسے اس طرح کہا دیتے  
ہیں تم اللہ کے علیک السلام کہا کرو وہی آدمی کو سلام کرو۔"

میں نے چھاپا: "آپ اللہ کے رسول ہیں؟"

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں میں اللہ کا رسول ہوں مجھے تم صحبت  
میں بکار دو تو صحبت دو رکھو، اور اگر دانی ہو رہے ہو اسے تم بکار دو تو دانی ہو رہے  
اور اگر آگے اور اگر تم کسی چیز میں ملاتے دیکھا ہوں میں سڑک ہے ہر جگہ تہادی اور دشمن  
کھو رہے اور اسے بکار دو تو تہادی اور دشمن داپس لائے؟"

میں نے عرض کیا: "مجھے کد نصیحت فرمائیے؟"

آپ نے فرمایا: "کبھی کسی کو گالی نہ دیجئے، بڑا بھلا نہ کہنا، دھار پر کلمہ نہ کہتے ہیں، اس  
کے بعد میں نے دیکھا کسی اگر کو گالی دی۔ اللہ نہ کلام کو اور نہ کبھی کسی لوث یا بکری کو لڑا  
جھگڑا،

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری وصیت فرمائی: "کسی کے ساتھ احسان کو  
ستھوڑا ہاؤرچ نہ سوچ کر غصہ نہ کرنا، احسان کیا کروں کیونکہ ہر احسان ہا ہے وہ کتنا ہی  
معمولی ہو اللہ کے یہاں اس کی بڑی قدر ہے۔"

اور اسے ہماری تمیز و تفریق نہ چٹنگ لگ دو اور زیادہ سے زیادہ غصہ نہ کرنا، لگ لگائیں  
ہے، بھیرد غصہ کے بچے تہاں تہاں بھیرد بھائے اس بچے کو بھیر کی طاقت ہے اور اللہ  
تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔

اور اگر کوئی ایسی بات کہے اور نہ کہے کسی کو یہاں کے خوش رکھنے کے لئے ہم اس کے کسی  
مجھے عادت نہ دے، ہمیں معلوم ہوئی اللہ اس سے بدلے گا۔



حضرت محمدؐ کی عمر سے سات سو چھ سال قبل ایشیائی ایشیائی حکیم نے یہاں پر یہی کو خطاب کرتے

ہوئے قرطبا

”اچھا بڑی باتیں ہیں یہ کہ اگر تم میں سے جو شخص ہو جسے تمہارے خدا کی قسم اتنی قدرت بخلا ہو کہ  
خدا کے چاہے جاوے گا کہ تم کو وہ باتیں بتا دے جو تمہارے خدا کے خدا سے ہیں۔“

۱۱۷۰ء - اگر کسی گروہ میں طغیان برپا ہو جائے تو انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں  
پہلوں میں نہیں نکلیں۔

۱۲) تاہم اور قول میں کہ: ”یہ کہانی کس قوم میں پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان پر قسط اور  
عقوبت کا سلسلہ کرتا ہے اور ظالم انسان کے ظلم کا نشانہ بنتی ہے۔“

۱۳) ذکر ۶۷ درجہ - یہ خزانہ میں لوگوں میں پیدا ہوتی ہے ان ہاں آسمان سے ہوا جوتاؤگ  
ہوتا ہے اگر اس طوفان میں ہاتھ نہ پکڑیں تو وہاں بھی ہارلی نہ ہو۔

۱۴) اللہ تعالیٰ سے نصرتی اور محمدؐ کی - یہ خزانہ میں پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے لیے  
غیر مسلم بھی تو سلسلہ کرتا ہے جو ان کی بہت کچھ چیزیں انہیں دیتا ہے۔

۱۵) اگر مسلمانوں کی مخالفت کے مطابق حکومت دہری تو اللہ تعالیٰ مسلم سائنس میں  
نہوش ملانے سے اور وہ انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

تشریح - ۱۔ یہاں یہاں یہاں کے سلسلے حضرت علیؑ کی حکمت سے اس دور سے اور انہیں انہیں انہیں  
حکومت کی بات خدا انہیں کے ہاتھ دے گا کہ وہ اس سے کہہ کہ لوگ ان کے اہلکار  
کے ساتھ ہیں انہیں دے گئے تھے۔ انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں  
یہی لوگ عرب دنیا کے گروہ تھے اور انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں  
بڑی آنت کے لیے۔

قیامت سے پہلے ایک مسلم میں کیا خرابیاں ملنا ہوں گی؟

۱۶) عَنْ عَابِدِ بْنِ رُوَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَلْقٍ لَا يَكُونُ  
فِيهِمْ شَيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَا يَكُونُ فِيهِمْ شَيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَا يَكُونُ فِيهِمْ  
شَيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَا يَكُونُ فِيهِمْ شَيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَا يَكُونُ فِيهِمْ شَيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ

وَصَلَّاتُ الْوُتُنِ الْغَدَاؤُ سَمَّ قَمَرٌ سَرَّ مَلَّيْ لِيَسْرَمُ ،

فَقُلَانِ ، عَلَيْنَاكَ اَسْأَلُكَ لِيَا اَبَا عَيْبٍ اَسْأَلُكَ

فَقُلَانِ سَدَقَیْ مِلَّةٌ وَتَرْ سُوْلُهُ ،

فَقُلَا سَلِّتَا وَتَرْ جَعَلَا فَخَلَّیْ اَبَا طَرْبٍ مَلَّسَا فَخَلَّیْ فَخَلَّیْ اَبَا عَيْبٍ

اَمَّا سَوْفَ لَمْ تَرْ دَا فَخَلَّیْ اَلْوَجَلِ سَدَقَیْ مِلَّةٌ وَتَرْ سُوْلُهُ اَبَا عَيْبٍ اَسْأَلُكَ

فَقُلَانِ عَلَوْنِ اَبَا اَسْأَلُكَ لَسَا لَهْ جَعَلَا خَرَمٍ

فَقُلَا مَقَرَّ عَيْنِ اَلْوَجَلِ اَبَا عَيْبٍ

اَبَا عَيْبٍ اَسْأَلُكَ لَسَا لَهْ اَسْأَلُكَ لَسَا لَهْ اَسْأَلُكَ لَسَا لَهْ اَسْأَلُكَ

اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ

اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ اَسْأَلُكَ

عراقی طبیب کہتے ہیں محمد ادریشی سوڑ کے پاس پہنچے تھے کہ ایک آدمی آکر اس نے  
 بتایا کہ لا رکڑی ہوئی ہے تو محمد ادریشی سوڑ اٹھے اور ہم بھی ان کے ساتھ ہوئے۔ جب ہم لوگ  
 مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ مسجد کے اگلے تختے میں سب لوگ رکوع میں ہی تو محمد ادریشی  
 ہی سوڑ مسجد میں جہاں تھے وہی گھر کی اور رکوع میں گئے اور ہم لوگ بھی رکوع میں گئے  
 پھر مسجد میں شامل ہوئے کہ یہ آگے ہوئے اور ہم نے اسی طرح کیا جس طرح محمد ادریشی  
 ہی سوڑ گئے کیا۔

نواد کے بعد ایک آدمی تیزی کے ساتھ آیا اور اس نے کہا " السلام علیکم اے

ابو محمد ادریشی " (یہ آدمی کیست ہے اور خصوصی طور پر انہیں کو سلام کیا)

تو محمد ادریشی سوڑ نے کہا: " اشد درویشوں نے پہنچا کیا ہے "

جب ہم نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے اُٹھے تو وہ اپنے گھر کے اندر چلے گئے اور ہم

لوگ باہر بیٹھ گئے، ہم میں سے جن نے جن سے کہا کیا ہم نے محمد ادریشی سوڑ کا جواب سلام

نہایا انہوں نے وہ سلام کہنے کے یہاں " صدقائی املہ و تَرْ سُوْلُهُ " کہا تو ہم میں سے

اس کے مطلق ان سے گویا پہنچے گا۔ ۶۔

طریق نے کہا کہ میں بھی سے ہی چھوٹا ہوں گا۔

چنانچہ جب وہ گھر کے اندر سے باہر تشریف لے گئے تو طارق نے دیر وقت تک یہ جواب  
میں عہد شکنی سوچنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث متانی: "قیامت کے قریب لوگ  
مجمع میں سے انھیں لوگوں کو سلام کریں گے۔"

اور تجارت کی طرف مام و بھان بھو جائے گا دینی دنیا داری بڑھ جائے گی ایسا ہی ملک  
کہ محدث بھی اپنے شوہر کو تجارت میں محدود کرے گا۔

اسی طرح قیامت کے قریب لوگ رشتہ داروں کے تعلق قلعی کریں گے،

چھوٹی گواہیاں دیں گے، بگٹی گواہیاں چھپائیں گے،

اور جوئے کا عام رواج پھیلے گا۔

دو چیزیں وہاں مہیا ہوں گی

(۱۶۷) وَحِينَ ذَٰلِكَ نَبِیُّ الْأَشْجَمِ یُنَادِیْ اِنَّ اَقْلَامَ رُحُوتِیْ شَوَّیْ  
مَعْلُوْلًا یَّكْسِبُ اَوْ یَبْدُوْا عَلٰی سَلٰجِبٍ ۚ اَلَا تَسْمَعُوْنَ فَلَکُمْ اَوْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ وَلِیُّوْا قِبَلَیْ عَلٰی سَلٰجِبٍ ۚ اَلَا تَسْمَعُوْنَ ۙ (قریب قریب ہوا طہرائی

حدیث داخکہ اے اشجع صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

"ہر عورت اپنے ایک کے لیے وہاں رہے گی سوائے اس عورت کے جو اس طرح

ہو اور آپ نے اپنے ہاتھ سے سر کی طرف اشارہ فرمایا،

اور یہ ظلم صاحب ظلم کے لیے وہاں ہی رہے گا سوائے ان جن کے لیے اپنے ظلم

پر عمل کیا۔

تشریح:۔ اس حدیث کے پہلے حصے کا مطلب ہے کہ یہ ضرورت انہی خاتونوں تک پہنچے گی

نکرہ کرنی چاہیے۔ اور اچھے سر کی طرف ہوا اشارہ فرمایا تو اس کا مطلب ہے کہ عورت انہی انہی

ہوں چاہیے کہ محبت سے سرو نکراتے کیونکہ انہی اور ان کے گھرانوں تک پہنچے ہیں جن کے دل میں

ظلم کا جذبہ رہتا ہے چاہے ظلم اس کا اس میں ہوا اور اس طرح کی دنیا سازی اس بات کی دلیل

ہے کہ آخرت میں مگر بتائے کہ گھر والے انہیں سے بڑا ہوتا کم ہے۔



## قیامت کے دن کون لوگ کریں گے؟

(۱۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 كُلُّ عِبَادِي بِأَكْبَدَةٍ يُؤْتَمَرُ الْيَوْمَ بِأَكْبَرِ الْأَعْرَافِ لَمْ تُخْلَفْ عَنْ قَدْحٍ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ  
 وَغَيْرِ شَيْءٍ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ وَغَيْرِ شَيْءٍ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ وَغَيْرِ شَيْءٍ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ  
 مِنْ عَذَابِ اللَّهِ - (ترغیب و ترہیب بحوالہ امپہانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ  
 ”قیامت کے دن ہر اکابر کے لئے ایک کھڑکی ہوگی جس کے سامنے اس کے تمام اعمال کی تصویر ہوگی۔  
 اور وہ کھڑکی اس کے لئے ایک کھڑکی ہوگی جس کے سامنے اس کے تمام اعمال کی تصویر ہوگی۔  
 اور وہ کھڑکی اس کے لئے ایک کھڑکی ہوگی جس کے سامنے اس کے تمام اعمال کی تصویر ہوگی۔  
 خدا کے دین محبوب ہونے سے

(۱۶۹) عَنْ أَبِي الدُّدَّاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 ذَلِكَ مَا يُجِزُّهُمْ اللَّهُ وَيُخْلِفُهُمْ (أَكْبَرُ) وَيُخْلِفُهُمْ (أَكْبَرُ) وَيُخْلِفُهُمْ (أَكْبَرُ)  
 وَأَكْبَرُ فِي آيَاتِهِ لَمْ تُخْلَفْ فِيهِ قَائِلٌ وَمَنْ آذَى بِتِلْكَ يَوْمَ قُلُوبِهِمْ  
 فَمَا كَانَ يُدْعَى، وَرَأَيْتُ يَلْعَنُ اللَّهُ مَنْ رَجُلًا وَجَلَّ وَتَكَلَّمَ بِهِ، يَقُولُ فُلَانًا  
 إِلَى كَيْفَةٍ فِي هَذَا أَكْبَرُ عَسَاوِي بِتِلْكَ

(۱۷۰) وَأَكْبَرُ فِي كَلَامِهِمْ أَكْبَرُ وَأَكْبَرُ فِي كَلَامِهِمْ أَكْبَرُ وَأَكْبَرُ فِي كَلَامِهِمْ أَكْبَرُ  
 الْيَوْمَ، قُلُوبُهُمْ بِمَا سَمِعُوا مِنْهُ وَبِهِ كَلَامُهُ، وَكَلَامُهُ أَكْبَرُ  
 (۱۷۱) وَأَكْبَرُ فِي كَلَامِهِمْ أَكْبَرُ وَأَكْبَرُ فِي كَلَامِهِمْ أَكْبَرُ وَأَكْبَرُ فِي كَلَامِهِمْ أَكْبَرُ  
 هَذَا كَلَامُهُ، فَكَلَامُهُ فِي كَلَامِهِمْ أَكْبَرُ وَأَكْبَرُ - (ترغیب و ترہیب بحوالہ طبرانی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا  
 ”میں تم کے لوگ ابی ہر اشہ کو محبوب ہیں،

اول وہ مہاجر و عرب فوج کا کوئی دستہ نہاگ کھڑا ہو تو وہ مجھ سے اور اللہ عزوجل  
 کی خاطر نہا ہے، پھر ان کو قتل ہو جائے یا اللہ اس کی مدد فرمائے تو اللہ فرشتوں سے

کہتا ہے میرے اسی حصے کو دیکھو میری خاطر کس طرح یہ مہربانی جنگ میں ڈال رہا ہے۔

دوسرا شخص وہ عداوت میں ذمہ دار تھا کہ ہتھیار اپنی پہنچ رہی تھی کے ساتھ سونا ہوا ہے  
لیکن جب تہجد کا وقت ہوتا ہے تو یہ اٹھتا ہے اور اللہ کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے تو اللہ فرماتا  
ہے کہ دیکھو! اپنی بیٹی کو چھوڑتا ہے اور مجھے یاد کرتا ہے۔ حالانکہ اگر چاہتا تو ہوا میں  
بیسویں وہ شخص جو سفر میں ہوا حالے میں بہت سے اور لوگ ہیں وہ لوگ کہیں ہمارے  
نہ سونگے لیکن یہ شخص اگر شب میں نماز اور تہجد کی بات کے لیے کھڑا ہو گیا۔ تعظیم کی حالت  
میں بھی پڑھتا ہے اور آرام کی حالت میں بھی پڑھتا ہے ۔

حمد اور عداوت — ہر بھی محبت — سلام

۱۵۹ وَخَبْرَ ابْنِ اَبِي اَسْوَدٍ مِّنْ مَّوَدَّةِ الْاَعْرَابِ يَتَزَوَّدُ مِنْهُمُ غُلًّا طَيِّبًا ۚ

ذَٰلِكَ الَّذِي كَفَرَ اَتَا الْاَرْسَمَ اَلْبَسَعَةَ ۚ اَلَيْسَ لَكَ اَدْبَارُ ۙ وَ اَلَيْسَ لَكَ  
مِنْ اَدْبَارِكَ كُنُيُسٌ عَالِفَةٌ اَشْعَرُ ۚ وَ لَكِنْ عَالِفَةُ السَّيِّئِ ۚ

وَالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَبَعْدُ ۙ اَلَا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْتَنِبِ ۚ تَوَمَّلُوْا اِذَا  
تَوَمَّلْتُمْ ۚ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۚ

اَلَا اَنْتَ تَكْفُرُ بِمَا اٰتَيْتَ ۚ تَكْفُرُ بِمَا لَا

اَنْتَ تَكْفُرُ اَلَا تَرْجِيْئُكَ ۚ (ترجمہ ترجمہ ہوا انگریزی)

حمد اللہ پر مذکور ہے عداوت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے  
پچھلے کی باتوں کی بجا رہی — عداوت و عداوت — تمہارے اندر بھی گھس آئے گی ،  
عداوت تو میرے کاٹ دینے والی شے ہے یہ ایمان کو نہیں موندتی ، بلکہ دین کو  
موندتی ہے ،

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری ہاں ہے تم جنت میں دبا سکو گے  
جب تک میں نہ لوں ، اور میں ہی نہیں نکلتے جب تک باہم میل ٹاپ اور محبت نہ ہو ،  
کیا میں بتاؤں ؟ یہی محبت کہہ کر پیدا ہوگی ؟  
اللہ ہم علیکم کو دعا دے



روانہ کی آخری سزا۔ عجیب جہائی اور نصبت

(۱۴۳) وَخَرَجْنَا مِنْهُ لِيُؤْخَذَ فِيهِ لَوْلَا اَنْقَاضُ اَمْرِ الْيَوْمِ لَكُنَّا عَنْهَا مُرْدَفِينَ ۚ قَالَ وَرَسُولُكَ عَلَيْنَا فَاِنْ نَبْذِرْكَ

لَا تَأْخُذْ بِهٖ مَسْرُوتًا يَوْمَ اُنْقَاضِ الْاَمْرِ لَوْلَا اَنْقَاضُ اَمْرِ الْيَوْمِ لَكُنَّا عَنْهَا مُرْدَفِينَ ۚ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

قَالَ فَمَنْ يَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

قَالَ اَنْقَاضُ مَرْثَتِكَ بِحَقِّ اَمْرِ الْيَوْمِ اَنْقَاضُ مَرْثَتِكَ بِحَقِّ اَمْرِ الْيَوْمِ

فَقُلْتُ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

قَالَ اَنْقَاضُ مَرْثَتِكَ بِحَقِّ اَمْرِ الْيَوْمِ اَنْقَاضُ مَرْثَتِكَ بِحَقِّ اَمْرِ الْيَوْمِ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

(۱۴۴) وَخَرَجْنَا مِنْهُ لِيُؤْخَذَ فِيهِ لَوْلَا اَنْقَاضُ اَمْرِ الْيَوْمِ لَكُنَّا عَنْهَا مُرْدَفِينَ ۚ قَالَ وَرَسُولُكَ عَلَيْنَا فَاِنْ نَبْذِرْكَ

لَا تَأْخُذْ بِهٖ مَسْرُوتًا يَوْمَ اُنْقَاضِ الْاَمْرِ لَوْلَا اَنْقَاضُ اَمْرِ الْيَوْمِ لَكُنَّا عَنْهَا مُرْدَفِينَ ۚ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

فَقُلْتُ سَيَكُونُ يَوْمَ الْاِنْقَاضِ

اور وہ کام کرتی تھیں جو ان کے لیے بہتر نہیں تھا۔

پھر یہ لکھ کر کہا ایسے نوروں اور عقلمندوں پر اس کو کتنا غصہ ہو گیا تھا۔

خیر نے ہر جہاں اسے سہریلے کوئی لوگ ہیں؟

انہوں نے کہا ”یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں دوسروں کے اندر ہی کی موجودگی میں کیڑے

نکالتے تھے اور یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا کی ہر بات کو برا ہی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب

میں ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ دُعا کی تعلیم دی ہے اور ہر بات میں اس کی بات سے ہی لوگوں

کے لیے جو دوسروں کے اندر ہی کی موجودگی میں عیب نکالتے ہیں اور دنیا کی ہر بات کو برا ہی کرتے ہیں۔

عین ایسی ہی کام

(۱۵۳) عَنْ اَبْنِ مَسُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:

اِذَا اَتَيْتَ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي جَنْزَلَةَ فَيَقُولُ،

مَنْ هَذَا الَّذِي قَدْ سَلَبَنَا الْبَسْمَلَةَ الْكَافِرَ۔

قَالَ:

فَيَسْأَلُ هَذَا الْقَيْلُوقُ، لِمَ اَتَيْتَ بِمِ هَذَا الَّذِي سَلَبَنَا الْبَسْمَلَةَ،

فَيَقُولُ، يُوْثِقُكَ اَنْ يَكْفُرَ بِكَ

وَيَسْأَلُ هَذَا الْقَيْلُوقُ، لِمَ اَتَيْتَ بِمِ هَذَا الَّذِي سَلَبَنَا الْبَسْمَلَةَ،

فَيَقُولُ، يُوْثِقُكَ اَنْ يَكْفُرَ بِكَ

وَيَسْأَلُ هَذَا الْقَيْلُوقُ، لِمَ اَتَيْتَ بِمِ هَذَا الَّذِي سَلَبَنَا الْبَسْمَلَةَ،

فَيَقُولُ، اَنْتَ الْكَافِرُ،

وَيَسْأَلُ هَذَا الْقَيْلُوقُ، لِمَ اَتَيْتَ بِمِ هَذَا الَّذِي سَلَبَنَا الْبَسْمَلَةَ،

وَيَقُولُ، اَنْتَ الْكَافِرُ۔ (ترجمہ: اگر آپ کو یہ لوگ مل جائیں)

صحابہ اور سنی ائمہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں آپؐ فرمایا

”سب صحابہؓ ہیں کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے طریق میں اس دعا کو پڑھا

کر لے کے لیے یہ دعا پڑھا ہے۔ اس سے کہتا ہے کہ اس کو کسی سلام کو سب سے بڑے

گندہ کا سر تک پہنچنے کا میں اس کو تاج پہناؤں گا۔

تو ایک شیطان ابلیس کے پاس پہنچتا ہے اور کہتا ہے کرنی ایک سلاخی کٹیجے  
پڑا دیں یہی تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

تو ابلیس اسے جواب دیتا ہے وہ ہر شے کر کے گاؤں تو تم نے کوئی بڑا کام نہیں کیا۔  
پھر ایک دوسرا شیطان آتا ہے اور کہتا ہے میں نے ایک سلاخی کرنا ہی کا انفران بنا دیا  
تو ابلیس جواب دیتا ہے مگر ہے کہ وہ جو شیطان ابلیس کے ساتھ تھا اچھا سلوک کرنے  
لگے وہ بھی کوئی بڑا کام نہ کریں۔

پھر تیسرا شیطان آتا ہے اور چارٹ دیتا ہے کہ میں ہر ایک سلاخی کے ساتھ لگا  
رہا یہاں تک کہ اس نے ایک شکاری کا کام کیا۔

ابلیس جواب دیتا ہے کہ میں تم نے کام کیا وہ شکاری تو وہ گریٹ نہیں پہنچا۔  
پھر ایک اور شیطان آتا ہے اور بتاتا ہے کہ میں ہر ایک سلاخی سے چٹا رہا اسے  
اجداد رہا یہی تک کہ اس نے ایک بے گندہ (سلاخی) کو مار ڈالا۔

تو ابلیس کہتا ہے ایسی ایک لم ہو، تم نے سب سے بڑا کام کیا وہ سلاخی پہنچا دیتا ہے۔  
یہی علی الشریعہ سلم۔ محبوب اور غرض باقی

(۱۷) عَنْ أَنَسٍ مِّنْ رَّبِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنَّ أَحْسَنَ كَلِمَاتٍ أَنْتَابُ سُلْطَانٍ غَلَاكَ وَالْأَسْوَأُ كَلِمَاتٍ أَنْتَابُ  
مَلِكٍ يَنْتَقِي رَأْيَ رَجُلٍ وَنُفُوزٍ.

قَالَ: أَفَحَسْبُكُمْ إِلَى الْمَلِكِ كَلِمَاتٍ وَأَنْتَابُ سُلْطَانٍ غَلَاكَ وَالْأَسْوَأُ كَلِمَاتٍ  
مَلِكٍ يَنْتَقِي رَأْيَ رَجُلٍ وَنُفُوزٍ. (ترجمہ درج ہے)

جو خبر یہی علی الشریعہ میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سب سے زیادہ میرے محبوب وہ ہیں جو پوری امت کے حائل ہوں غلام  
خبروں، وہ لوگوں سے اتنی دیکھتے ہوں اور لوگ ان سے مانوس ہوں،

اور تم میں سب سے زیادہ میرے نزدیک کھلی خبروں، دوستوں کے درمیان



## تبیحِ حقیقتیں

۱۵۷۰ زَعْنَىٰ لَعْنَاكَ يَا عَتِيدُ یَا عَتِيدُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَرَّاقِ

وَمَا تَرَانِ اُخْسَلْتَ لَعْنَةُ عَزْرٍ اِنْ اَسَأْتَ لَعْنَةُ لَعْنَةٍ  
وَجَاوَزُوا اِنْ رَأَىٰ عَوْنِي دَلَّتْ اَنْ رَأَىٰ قَسْرًا اَخَذَ عَهْدًا  
وَاَعْرَضَ اِنْ حَكَمْتُ اَذْكَرَ اَنْ وَبِتْ عَلَيَا اَعْلَىٰ

(ترجمہ: توبہ الہیہ)

حضرت انصاری بہید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شاہ فرما) تبیحِ قسم کے انسان صیبت اور آت میں راہ وہ حکم اور امیر کی کہ ابھی طسرت اعانت کرو تو اس کی قدر کرے، اور کرنا غلط کریم تو صواب ذکر کرے (مترجم) تبیح

نہ ہونے۔

۱۵۷۱ زَعْنَىٰ لَعْنَاكَ يَا عَتِيدُ یَا عَتِيدُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَرَّاقِ

وَمَا تَرَانِ اُخْسَلْتَ لَعْنَةُ عَزْرٍ اِنْ اَسَأْتَ لَعْنَةُ لَعْنَةٍ  
وَجَاوَزُوا اِنْ رَأَىٰ عَوْنِي دَلَّتْ اَنْ رَأَىٰ قَسْرًا اَخَذَ عَهْدًا  
وَاَعْرَضَ اِنْ حَكَمْتُ اَذْكَرَ اَنْ وَبِتْ عَلَيَا اَعْلَىٰ

شہادت سے پھر احتجاجی اختیار کریں جھوٹ کے قریب ہوں

۱۵۷۲ زَعْنَىٰ لَعْنَاكَ يَا عَتِيدُ یَا عَتِيدُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَرَّاقِ

وَمَا تَرَانِ اُخْسَلْتَ لَعْنَةُ عَزْرٍ اِنْ اَسَأْتَ لَعْنَةُ لَعْنَةٍ  
وَجَاوَزُوا اِنْ رَأَىٰ عَوْنِي دَلَّتْ اَنْ رَأَىٰ قَسْرًا اَخَذَ عَهْدًا  
وَاَعْرَضَ اِنْ حَكَمْتُ اَذْكَرَ اَنْ وَبِتْ عَلَيَا اَعْلَىٰ

ہیں میں نہیں ترقی ہے وہ پہلو جھوٹ (دوسرا) اختیار کر رہے ہیں آپس ترقی و  
ہیں ہے یہاں اور لافنی متحاب الہیہ (مترجم) جھوٹ (مترجم) لافنی ترقی ہے



تشریح :- ایک چیز میں ہے یا تمام کچھ ہے یا غلط حق ہے یا باطل اس میں کسی کو تردد نہ ہو  
 بعض چیزوں کو کچھ معلوم ہوتا ہے اور بعض چیزوں سے غلط فہمی کے پایا کا شکار ہے کہ اس  
 سے دور رہے یہی طاقت بعض دوسری چیزوں میں اپنی قوت کی بجائی گئی ہے۔ دیکھو یہ کون  
 حدیث نمبر ۱۰۱۱۰۔

تین قسمیں

(۹۷) قَالَ الشَّيْخُ رحمہ اللہ لَا بَأْسَ بِالْمَوْضِعِ بِمَنْزِلَةِ النَّفْسِ إِنَّهُ مَعْرُوفٌ وَجَلَّ وَجْهَهُ  
 بِمَنْزِلَةِ النَّفْسِ مَعْرُوفٌ بِالْمَوْضِعِ، وَجَلَّ بِلَا الشَّيْخِ بِمَنْزِلَةِ النَّفْسِ (مشکوٰۃ)  
 یہی سنی ائمہ علیہم السلام نے ارشاد فرمایا،

”اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کے لیے مال دلوں میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مال داری سے بہتر چیز ہے اور کعب کا لٹا  
 اور اہل بیت علیہم السلام کی نعمت ہے۔“

تشریح :- اس حدیث میں بھی ایسی بتائی گئی ہیں (۱) اللہ داری اور نعمتوں میں کوئی منافات نہیں ہے  
 اللہ سے ڈرنے والا آدمی اگر اللہ کی نعمتوں کو کوشش کرے تو وہ دنیا اپنے مال کا دینا ہے آخرت جتنے  
 کی کوشش کرے گا وہ اللہ کی نعمتوں سے زیادہ مانگے گا۔ اس کی بدولت آگاہی دینا ہے دنیا  
 خدا کی عبادت کر سکے گا اور اس کی عبادتوں سے زیادہ اللہ محبوب کر سکے گا۔ (۲) آدمی کو اللہ  
 کعب حاصل ہوتو یہ اللہ کی دونوں نعمتوں سے بڑی نعمت ہے اور تینوں نعمتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ  
 کے یہاں پہچان کرنا اللہ کی عبادت، مال کھانا خرچ کیا، صحت سے دن کو کھانا کھانا کھانا اور لکھی سزا  
 انہما خدا اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر کیوں کعب دینا یا لڑائی کیوں نہ کر، یہی اللہ کی نعمت ہیں،  
 ان کی قدر کرو۔

لوہاؤں کا حکم

(۱۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم :

أَسْرَفِي سَرِيًّا يَوْشِعُ ،

(۱) تَحْشِيَّةٌ مَطْوِيَةٌ الْوَسْطَى وَالْعَلَا يَتَوَدَّ (۲) وَالْكَفَّ وَالْعَلَا فِي الْعَقَبِ

وَالَّذِي جَاءَ (۳) وَالْقَسْدِي فِي الْقَفْرِ وَالْمَقْدِي (۴) وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ قَطَعَنِي (۵) وَالْقَطِنُ  
 مَنْ حَتَمَنِي (۶) وَأَعْمَقُ سَعَتِي طَلَمَنِي (۷) وَأَنْ وَحَقَّقْتُ سَمَوْتِي فِي سَعَتِي  
 (۸) وَالْقَطِنُ فِي سَعَتِي (۹) وَالْقَطِنُ فِي سَعَتِي (۱۰) وَالْقَطِنُ فِي سَعَتِي (۱۱) وَالْقَطِنُ فِي سَعَتِي (۱۲)  
 (مشکوٰۃ)

صفتِ یوہرہ، رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”میرے وہاں سے کچھ نوابان کا حکم رہا ہے۔“

۱) کھلے اندھے بہر مال میں خلا سے ڈروں۔

۲) کسی پر مہربان ہوں یا کسی کے خلاف غصے میں ہوں دونوں حالتوں میں انصاف ہی  
 کی بات کہوں۔

۳) راستی و اعتدال پر قائم رہوں یا سچے امیر ہوں یا فقیر۔

۴) جو کچھ سے کٹے ہیں یا کسی سے بڑوں۔

۵) جو کچھ کرم کرے ہیں اسے دوں۔

۶) جو کچھ بڑاؤ کرے ہیں اُسے صاف کر دوں۔

۷) میری خاموشی ظہور و فکر کی خاموشی ہو۔

۸) میری نگاہ میری نگاہ ہو۔

۹) میری گفتگو دیگر اشیا کی گفتگو ہو۔

۱۰) اسی کے بعد آپ نے فرمایا کہ:

”میں بھی کا حکم دینا چاہی سے وہ کہیں“

تفسیر: ہم اس حدیث سے حکم لے کر ان کی وصیت و نصیحتوں کے تحت ان کی فرمائشیں پائی جانی  
 کا ہے۔

# دعوتِ اسلامی اور اس کے متعلقات

## اسلام کا مفہوم

(۱۷۱) عَنْ ثَعَالِبٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ فَتَقَرَّرُوا قَوْلَ ثَالِثٍ

بِمَرْبَعَتِكَ وَرُحْمَتِنَا إِلَيْنَا

ثَالِثٍ بِدَوْنِ الْإِسْلَامِ

ثَالِثٍ وَمَا دُونِ الْإِسْلَامِ

ثَالِثٍ أَنَّهُ قَوْلُ أَهْلِ سُنَّةٍ وَتَحْقِيقُ دَلِيلِهِمْ، وَتَكْبِيرُ الْعَقْلِ

وَتَكْبِيرُ الْكَلَامِ۔ (استیعاب)

سناوریں عقیدہ اثنی عشری اپنے اسلام لانے کا فتویٰ ہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔

میں نے پوچھا "آپ کو ہمارے رب نے کیا پیغام دے کر بھیجا ہے اور کیا

دیا اسے یہی؟"

آپ نے فرمایا

"خدا نے مجھے دین اسلام دے کر بھیجا ہے۔"

میں نے پوچھا "دین اسلام کیا ہے؟"

محمود علی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا "اسلام یہ ہے کہ تم اپنی پوری ذات کو اللہ

کے حوالے کر دو اور دوسرے مسلمانوں سے دست کش ہو جاؤ۔ بعد ازاں قائم کرو اور رکھو؟"

تشریح :- یہی وہ دعوت کا مفہوم ہے جس میں حقیقت واضح کی گئی ہے کہ اپنے آپ کو

اپنے جسم و جان کو اپنی ساری قوتوں اور صلاحیتوں کو غرض اپنی سرچیز کو اللہ کے حوالے کر دینے

کا نام اسلام ہے۔ توحید کا ایسا مفہوم ہے کہ توحید پہنچنا۔

اس کا معنی پہنچنا ہے کہ آدمی اپنے آپ کو اپنے جسم و جان کو اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو

غرض اپنی پوری زندگی کو دوسروں کے حوالے کرنے سے انکار کرے۔ دوسروں سے بے تعلقی ہو

جائے، دوسرے لوگوں کو کسی بھی چیز سے وابستہ نہ کرے۔ دوسرے عقلمندوں میں







وَأَمَّا تِلْكَ الْأَمْثَلُ لَغْوٍ فَإِنْ شِئْتُمْ لَنُرْسِلَنَّ عَلَيْكُمْ لَفِظًا مِّنْ لَّغْوٍ مَّا تَكْتُمُونَ  
(سجده ۷)

یہی سنی اللہ پر دیکھ کر زندگی سیدھا سادہ سلسلہ (مسل میں نہاٹوں کے یہاں کھلی آگے نکالنے سے  
بہاں کرتی ہوئی لڑائی میں کہ بھڑی ای طوائف مسلمانوں کے گمانوں کی حیثیت سے نہاٹوں کے  
دور میں پہنچے اور اسلام کا تعارف کراتے ہوئے، "قریبی" اسے بادشاہ! ہم لوگ  
جہالت اور جاہلیت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اپنے ہاتھوں کے تولیے جو لے رہے تھے  
جنوں کی پرورش کرتے، مرد اور کھاتے، ہر طرح کی سبے مہمانی اور بکاری کے سرنگب بھگتے،  
رشتہ داروں کے حقوق بردار کرتے، پڑوسیوں سے بدسلوکی کرتے اور ہر گز کوڑا کا اٹھا  
اسی حالت پر ہم ایک مدت تک رہے یہاں تک کہ اللہ نے ہمارے پاس ایم کی میں  
سے ایک رسول بھیجا، اس کی ممانی نہیں ہے، اس کی راست گوئی ہے، اس کی امانت دیانت  
ہے اور اس کی عفت و پاکدامنی سے ہم خوب واقف تھے۔ انہوں نے اسے اللہ عزوجل  
کی طرف رجوع دیا تاکہ صورت اسی کو مانیں، اسی کو اپنا معبود بنائیں اور اسے انہوں نے اور دوسری  
دین تافوں کو چھوڑ دیں یہی کا ہم اسے اس وقت پہنچا کر رہے تھے۔

اب اللہ نے ہم کو اس بات کی بات کی، امانت میں خیانت نہ کرنے، رشتہ داروں کے حقوق ادا  
کرنے، پڑوسیوں کے ساتھ خیریں سلوک سے پیش آنے، لاشوں سے باز رہنے، اور غزوہ کی  
سے لوگ جانے کی نصیحت کی۔ انہوں نے بھی بدکاریوں سے بھڑی گواہی دی ہے،  
قیم کا مال بشرپ کرنے سے اور غیبت و گداسی صورت پر پہنچانے سے منع کیا۔

انہوں نے ہم کو حکم دیا کہ ہم سوائے اللہ واحد کے اور کسی کو معبود نہ بنائیں، اس کے  
ساتھ کسی کو خدا کی شریک نہ کریں اور غارتگری سے باز رہیں اور کافروں سے

قتل و جرم، دھوکہ دہی کا، قتل و جرم، دھوکہ دہی کا، قتل و جرم، دھوکہ دہی کا۔ جو نہاٹوں اور اس کے  
دور میں کے ساتھ بھڑی ای طوائف کے لایا۔ اگر اسلام کی دعوت کوئی سادہ اور بھول سکا دعوت  
ہوئی تو اسے قتل و جرم، دھوکہ دہی، صورت ادا کیا کہ اس کا ایمان اپنے طور پر اللہ ماننے  
والے لوگ ہی نہیں، ان کے دوسرے ساتھیوں کے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خواہ خواہ قرآن مجید



ہمارے دل میں ہر گھنٹہ اور انہوں نے بھی اپنے ذریعہ اقتدار طے سے نکلا۔

دعوتِ اسلامی کو اربابِ اقتدار پسند نہیں کرتے

(۱۵۵) عَنِ عَجْجِہِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ رَبِّيَ يَقُولُ مَا تَدْعُوْنَ اَنَا اَتَقْرَبُ؟

فَقَالَ مَرَّ سُلَيْمٌ رَضِیَ اللہ عَنْہُ فَقَالَ اَدْعُوْكُمْ اِنْ تَدْعُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ وَآلِیْہِ سَلَامٌ

قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ رَبِّيَ يَقُولُ مَا تَدْعُوْنَ اَنَا اَتَقْرَبُ؟

فَقَالَ مَرَّ سُلَيْمٌ رَضِیَ اللہ عَنْہُ فَقَالَ اَدْعُوْكُمْ اِنْ تَدْعُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ وَآلِیْہِ سَلَامٌ

قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ رَبِّيَ يَقُولُ مَا تَدْعُوْنَ اَنَا اَتَقْرَبُ؟

فَقَالَ مَرَّ سُلَيْمٌ رَضِیَ اللہ عَنْہُ فَقَالَ اَدْعُوْكُمْ اِنْ تَدْعُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ وَآلِیْہِ سَلَامٌ

قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ رَبِّيَ يَقُولُ مَا تَدْعُوْنَ اَنَا اَتَقْرَبُ؟

فَقَالَ مَرَّ سُلَيْمٌ رَضِیَ اللہ عَنْہُ فَقَالَ اَدْعُوْكُمْ اِنْ تَدْعُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ وَآلِیْہِ سَلَامٌ

قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ رَبِّيَ يَقُولُ مَا تَدْعُوْنَ اَنَا اَتَقْرَبُ؟

فَقَالَ مَرَّ سُلَيْمٌ رَضِیَ اللہ عَنْہُ فَقَالَ اَدْعُوْكُمْ اِنْ تَدْعُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ وَآلِیْہِ سَلَامٌ

قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ رَبِّيَ يَقُولُ مَا تَدْعُوْنَ اَنَا اَتَقْرَبُ؟

فَقَالَ مَرَّ سُلَيْمٌ رَضِیَ اللہ عَنْہُ فَقَالَ اَدْعُوْكُمْ اِنْ تَدْعُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ وَآلِیْہِ سَلَامٌ

قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ رَبِّيَ يَقُولُ مَا تَدْعُوْنَ اَنَا اَتَقْرَبُ؟

اس پر موقوف نے کہا [”خود گن جین کی طرف آپ دعوت دیجئے ہی؟“]  
 تو آپ نے رٹ اٹھائی ”یا مائیں یا القذلی کی پڑی ایک سنائی۔“

تو موقوف نے کہا [”خدا اسے قریشی تم نے دیکھے وہ مجھے کے اخلاقیات اور بہترین  
 اعمال کی دعوت دی۔“]

فقیر بیچا۔۔۔ ہاں اس کی دعا دعوت کا ہے۔ چاہے کہ اس نے میں آپ کا رسول بن جا کر آپ آکھلے یا  
 ابو بکرؓ اور علیؓ کے ساتھ ہر جگہ کی تمام گاہی جاتے ہو انہیں اسلام کی دعوت دیجئے اسی سال  
 چاہے کہ اس نے میں نجد ثنیون کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ تو آپ حضرت علیؓ اور ابو بکرؓ کے ساتھ  
 اس جگہ کے سرداروں کے پاس پہنچ گئے۔ انہیں سواروں کی سی سے ایک سوار کا ۲۰ موقوف ہے جو  
 حضرت ابو بکرؓ سے راجع تھا اور انہیں کے قریب ہی تھا ابن ابی قتادہؓ اور ابی گنڈرؓ انہیں دونوں کے  
 درمیان ہوئی۔ ابو بکرؓ نے موقوف اور دوسرے لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف کرایا۔ انہیں  
 بتا کر کہ اللہ کے رسولؐ ہی میں کا ذکر تم نے سنا تھا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہاں ہم نے اس کا خبر حاصل  
 ہے۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خطاب ہوا اور میں چاہے کہ میں اس  
 مسئلہ میں آپؐ نے سورۃ انعام کی آیات ۱۱۰ اور ۱۱۱ پر جو کر سنائی۔ وہی میں حاضر تھیں اور وہی  
 کے ساتھ حبشیہ سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ نیز قریش کی دوسرے لوگوں اور ان کا واسطہ ہو گئی ہے اکی باقی  
 ہمارے سے جدا کیا ہے۔ جس کے بن کر قیام کے بنی کو شرب کرنے اور تپ تولی میں کسی کو نہ سے منع  
 کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ کوئی بات کہو تو اس حد کے ساتھ کہو ہے اس کی دوسرے شہدہ پر پڑی ہو اور اللہ  
 کے عہدہ تک کو پہنچا کر۔

دیکھئے سورۃ انعام کی آیت کا سورہ ہے۔ اس میں نبی کی دنیا کی تعلیم مثلاً کہ انی ہے اور رسول  
 مبعوث ہی پر گنڈر نبی کی گئی ہے بلکہ دینی نظام کا لایا میں یہ تحقیق کا گئی ہے۔ انہیں بتا گیا ہے کہ  
 اسلامی موقوف کو قبول میں یہ قائم ہو کر انسانیت ہر طرح کے اس واسطی اور غیر مساوات سے  
 بیکار ہو۔ اگر اسلامی دعوت حسن مہدات تک محدود ہو تو یہ تمام بنیادی اصولی کیونکر بیان کیے  
 جاتے؟ دنیا ایک عہد میں قائم ہوئے والا صالحی سماجی نظام انہیں بنیادوں پر قائم بنانا ہے یہی  
 اصول مزید تفصیلات کے ساتھ سورۃ نبی اسرافیل کے تیسرے دو گنا میں بیان ہوئے ہیں۔ اور







کھیں کہ نظم بہترین اور حقیقی تری کچھ عدل کا انتخاب کرنا ہے۔

ایک دوسری دعوت میں جو الفاظ آئے ہیں ان کا ترجمہ ہے [اسے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے ہیں، یہ حالت تباہی کے ہیں، اختلاف عقول کے ہیں، خدا کو یاد کرنے کے لیے اکٹھا ہوتے تھے۔]

تشریح :- اس حدیث میں بہت بڑی بات ہے۔ یہ لوگوں کے لیے جو اختلاف استعمول اور عقول کے ہیں انکی وجہ اور وجوہ ہیں۔ ان کو اکٹھا کیا ہے اور سب کی فکری شکل میں، اور روحانیت کی شکل میں، قرآن پڑھنے پڑھانے کی شکل میں اور دوسروں تک یہ نہانے کا بیٹہ میں اجتماعی طور پر مشغول ہوتے ہیں۔

اس حدیث میں انہما اور شہاد کے ساتھ کہنے کا مطلب ہے کہ اسے وہ ہے کہ لوگ اس کے مقام پر نہ کہ کوئی اور نہ ہو۔ یہ لوگ نہ تو ہیں نہ شہید ہیں انکی باتیں اسے نہ مقام پہنچ گئے ہیں اس طرح ایک استفادہ ہے انگریزوں کو اسے مقام پہنچ کر لے جائے۔ حدیث میں ذکر اللہ کا لفظ ہے جس کے معنی اللہ کو یاد کرنے کے ہیں، اس سے قرآن، تبار، اور اور وفائت اور کام وفاق سرگرمیاں سرکاری۔ "تدوین" ذکر کا لفظ محدود معنوں میں ہوا ہے، قرآن و حدیث میں بہت سے معنوں میں آتا ہے۔

جماعتی زندگی کی برکتیں

(۱۹۰) غَيْرَ ذِي بَلَاءٍ نَّاسٍ، ذَالِ سُوْفَةٍ ذِي بَلَاءٍ ۖ وَرَبِّكَ بِمَا عَمِلْتُمْ ۖ ذٰلِ فَخْرٍ ۚ  
ذٰلِكَ الَّذِي يُبْعَثُ فِي كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا ۚ لِيُخَلِّصَ لَهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَهُمْ اَشْفَرُ  
ذٰلِكَ الَّذِي يُبْعَثُ فِي كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا ۚ لِيُخَلِّصَ لَهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَهُمْ اَشْفَرُ

(ترجمہ) اے نبی! میں نے ہر قوم میں ایک رسول بھیجا ہے کہ وہ ان کی نفسوں کو بچا سکے اور وہ سب سے زیادہ نیک ہوں۔

معروف تفسیر میں ثابت ہے کہ نبی کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی فرماتے وقت کہا تھا کہ میں بھی نبی ہوں کہ ان کے ہوتے ہوئے کسی سلطان کے دل میں انکار نہیں ہو سکتا۔ ایک کہ جو کمال کے نبی تھا ان کی خوشنودی کے لیے کہے۔

دوسری کہ جو لوگ اجتماعی عمل کے طور پر نبیوں کے ساتھ خیر خواہی اور صلہ کرے۔

تیسری چیز یہ کہ جماعت سے پہلے نہ چھ مصلحت کے لڑائی میں کسی مخالفت کریں گی۔  
 تشریح :- اجتماعی مصلحت کے دوسرے طبقوں کے ساتھ غیر اخلاقی اور بدی اختیار کرتے یا مطلب یہ ہے  
 کہ ان کے حقوق میں کوئی مداخلت نہ ہو بلکہ ان کو سب سے زیادہ آزادی کا پتہ ہو کہ تمام امور میں ان کی مدد کو آئے  
 اور اگر مخالفت کریں تو انہیں میں ان کو سب سے پہلے ان کا جلیبی جتنی کیا جائے۔ یہ نہیں مضائقہ خالق  
 کی مدد ہی۔ نہ انہیں ان کی خوشنودی کے لیے کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ اپنی جماعت میں بیڑی داخل  
 ہوئے تھے ان کے دوسرے طبقوں کے حقوق داغ دھاتیاں کرتے تھے۔ جماعت میں ظاہر مثال تھے  
 لیکن اس جماعت سے یہ کہ کوئی دلچسپی نہیں تھی

جماعت میں رہنے والا جماعتی زندگی گزارنے کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ اس کی عزت اور  
 میں اضافہ کیا گیا ہے۔ وہ کہہ سہ ایک دوسرے کے لیے براہ لوگ ہوں گے اور ایک دوسرے  
 کے لیے استقامت علی الحق کی دعا کریں گے تو یہ اجتماعی زندگی میں اثرات بہت ہوگی اور امید ہے  
 کہ ان کی زندگی میں ایک نیا رنگ ہے جماعتی افراد کو بہت سی غلامیوں سے محفوظ رکھے گا جیسا  
 کہ اجتماعی زندگی گزارنے والوں کا مشاہدہ اور تجربہ ہے۔

امیر کے فرائض

(۱۹۱) وَهُنَّ اَمِيْنٌ مِّنْ اَمْرِ الْوَحْيِ وَالنَّبِيِّ ﷺ قَالُوا

مَنْ اَمِيْنٌ مِّنْ اَمْرِ الْوَحْيِ وَالنَّبِيِّ ﷺ قَالُوا

حَسْبِيَ اَمِيْنٌ مِّنْ اَمْرِ الْوَحْيِ وَالنَّبِيِّ ﷺ (ترجمہ: وترجمہ: یہاں کہ طبرانی (ترمذی)

مصریٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما علی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے فرمایا

”جو شخص مسلمانوں کے اجتماعی مصلحت کا دوسرا دوسرا (یعنی غیر ہوا) امیر اور انہیں کا

مقصد پر راہنمائی کرے گا سب ایک دن لوگوں کی ضرورت ہادی نہ کرے گا۔ (لوگوں کا اجتماعی

ضرورت کی نگرانی دقت کرے گا سب دوسری کے لیے شفیق ہوگا۔ اس کے دل میں

ایک کی عزت ہوگی۔

اماموں کے فرائض

(۱۹۲) وَهُنَّ اَمِيْنٌ مِّنْ اَمْرِ الْوَحْيِ وَالنَّبِيِّ ﷺ قَالُوا







یا غصہ کا دریا بہانے کی کڑواہش کہ جسے یہ لوگ کوڑھ میں بہانے کے لیے، یہی پرانی کلمہ ہے۔  
 سزا جانے کے لیے۔ اے لوگو! کوڑھ میں نہ لگو کہ وہ میرا دگر ہے بلکہ میں وہی اور ہے مختلف  
 نکتہ جانے کے لیے۔ یہی کلمہ استعمال کریں، بغیر اور دگر لکھنا بہت ہے۔

غصہ اور دگر دہائی کا اختیار ہے

(۱۹۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ فَغَضِبُوا ذَلِكُمْ بِأَنْتُمْ هِيَ الْغَضَبُ،

قَالَ الْغَضَبُ عَيْنُ الْغَضَبِ وَالْغَضَبُ عَيْنُ الْغَضَبِ وَالْغَضَبُ عَيْنُ الْغَضَبِ، قَوْلًا فَغَضِبُوا  
 فَغَضِبْتُمْ هُنَا فَغَضِبْتُمْ لَكُمْ عَيْنُ الْغَضَبِ كَأَنَّكُمْ كُنْتُمْ هِيَ الْغَضَبُ۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما! ان کا کہنا ہے کہ ہاں ہی غصہ کی تفسیر کرتے  
 ہوئے فرماتے ہیں،

”دعویٰ کام کرنے والوں کو صابر اور بردبار ہونا چاہیے، اگر اگر غصہ دانے والی  
 حرکات ہوں اگر آپ تو ایسے مرتبہ پر پہنچے کہ اب غصے سے نہیں بچ سکتے، غصہ آئے تو  
 صبر کرنا چاہیے، اگر لوگ یہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی سزاقت لڑنے کا اور دشمنوں کے  
 سامنے ٹھک جانے کا، نہ گہرا دوست اور نہ پڑوسی ہو جائے گا جیسا کہ دعویٰ اسلامی  
 کی ہر جگہ گواہی دیتی ہے۔“

دعویٰ اور صبر

(۱۹۶) لَوْ كَانَ عَنْ غَضَبٍ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ،

بَيْنِي وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَيْنِ الْغَضَبِ أَعْلَى كُمْ فَغَضِبُوا فَغَضِبْتُمْ  
 قَوْلًا فَغَضِبُوا لَكُمْ الْغَضَبُ عَيْنُ الْغَضَبِ وَالْغَضَبُ عَيْنُ الْغَضَبِ لَكُمْ  
 غَضَبٌ بِالْكَافِ أَتَوْبُوا؟

مَا أَغْضَبَ لَكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَغَضِبْتُمْ

فَقَالَ يَا غَضَبُ مَا أَغْضَبَكَ؟

فَقَسَمْتُ عَلَيْكُمْ وَبِشْرَةِ الْقَوْمِ فَغَضِبْتُمْ فَغَضِبْتُمْ قَوْلًا فَغَضِبُوا  
 لَكُمْ يَا غَضَبُ مَا أَغْضَبَكَ يَا غَضَبُ وَغَضِبْتُمْ قَوْلًا فَغَضِبُوا مَا أَغْضَبَكَ

أَوْ كَيْفَ تَعْرِفُونَهُ أَتَقْبِلُونَهُ - (طبرانی، ترمذی)

حضرت حماد بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبولِ حق کے پاس دینی اور اس کے احکام سکھانے کے لیے بھیجا، وہاں پہنچ کر مجھے کمرے کے مندرجہ بالا ہوا گریہ ہونے لگا، میں نے اس کے لیے کہا، اے اللہ! اگر کوئی تعجب نہیں ہے، ان کی ساری دلچسپی دنیا کی باتوں سے ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنا آپ نے دیکھا؟ ” اے عمار! اپنے کام کی دہشت دو کیا کیا؟

تو نبی نے آپ کو سارا قصہ سنایا، نبی نے آپ کو بتایا کہ لوگ نبی سے باطن نافرمان ہیں۔

آپ نے فرمایا ” اے عمار! ان سے زیادہ تعجب خیرِ مسلمان لوگوں کا ہے جنہوں نے نبی کا علم سیکھا مگر انہی کی طرح نبی سے نافرمانی کرنا شروع کر دی۔ ” یعنی وہ لوگ تو نبی ہوتے ہیں، اور ایک لمحہ عرصہ سے جاہلیت کا اندھا گناہ کر رہے ہیں، اگر وہ لوگ غفلت میں نہ رہتے تو اس میں کوئی تعجب کی بات ہے اور نہ ہی کوئی اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعوتِ تبلیغ کے لیے صحابہ کو ہر ایجنٹ تھے اور ان کے کام کی دہشت لیتے تھے۔

دعوت میں پہنچے وسائل و مواقع کا استعمال  
(۱۹۷) عَنْ مَرْثُوانِ بْنِ كَثَّابٍ قَالَ

أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَعَلَّمَ الشُّرُكَانِيَّةَ،  
وَقَدْ رَوَيْتُ أَنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُوذَا بْنِ يُوْنَانَ  
أَنْ يَهْدِيَهُ لِي كِتَابًا

كَانَ كِتَابًا مَرْفُوعًا بِمِثْلِ شَهْرِيحِي لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ لِأَنَّ كِتَابَ  
يَهُوذَا كِتَابٌ قَدِيمٌ وَإِذَا كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ قُرْآنَ اللَّهِ وَتَعْلَمُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہاں کیا کہ ان کے پاس

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے مسجد کا برم الخط مسکتے کا گمراہی فرمایا،  
 مگر چونکہ کسی تحریر پر اتنا دلیلی ہے، لہذا ان کی زبانیں یکسو اور برم الخط ہیں۔  
 زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ صرف ۵۰ آدمی ہی تھے جن نے ان کا برم الخط سیکر ہوا۔ اس کے  
 بعد یہود کو آپؐ پر کھد فرماتے تھے، اور یہ یہودیوں کا کوئی خط آپؐ کے پاس آتا تو ان  
 ان کا خط آپؐ کو پڑھ کر مٹاتا۔

تسویع ۱۔ زبانیں سب اشتراکی ہیں ملک میں ماحول میں حق کام کر رہے ہیں وہاں کی  
 زبانوں کو سیکنا ہوگا، مگر باشندوں تک ان کی زبانوں میں حق کا نظام پہنچا دیا جس کے واسطے  
 طرح وہ تمام ادراج جو تھے ان سے آگے ہم پہنچاتے ہیں وہاں تک دلیلوں کو کام میں ہوگا۔  
 علی اور دوسری اسطاعت

(۱۹۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاقِلَاتِ وَالْمُسْتَوْشِقَاتِ  
 وَالْمُسْتَوْبِحَاتِ وَالْمُسْتَوْبِحَاتِ وَالْمُسْتَوْبِحَاتِ وَالْمُسْتَوْبِحَاتِ  
 قَالَ لَعَنَهُمُ الْمَرْءُ فِي الْبَيْتِ يُقَالُ لَهَا أَمْ تَقْرُبُ لَهَا كَوْنُ الْبَيْتِ  
 لَهَا كَوْنُ الْبَيْتِ كَوْنُ الْبَيْتِ كَوْنُ الْبَيْتِ كَوْنُ الْبَيْتِ

قَالَ مَا لَكَ لَعَنَ مَنْ لَعَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَا بَيْتَ الْبَيْتِ  
 لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ  
 لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ  
 لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ  
 لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ لَعَنَ الْبَيْتَ

قَالَ بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ  
 بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ  
 بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ  
 بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ  
 بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ بَيْتَ الْبَيْتِ

قُلْ مِمَّنْ خَلَقَ فَذَنْبُهُمْ مُّشْكِرٌ خَرْجَتْ فَذَلِكَ مَا آتَىٰ مِنْ بَاسِهِ  
 قُلْ مَا خَلَقْتُ أَنْفًا وَلَا حَيَاتًا وَلَا جِسْمًا وَلَا حَيَاةً وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا مَوْتًا  
 أَنْفًا وَلَا حَيَاتًا وَلَا جِسْمًا وَلَا حَيَاةً وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا مَوْتًا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک خط لکھا،  
 ”اللہ تعالیٰ نے اسے اس قدر قوی کر دیا کہ اس نے گواہی دی اور  
 ان عورتوں پر جو ان کو چھو کر ان میں ذیہ النسل و آنا نسل کے لیے۔ اور ان عورتوں پر  
 بھی جو اپنے دانتوں کے درمیان شہس کی خاطر دھری پیدا کر دی ہیں اور اللہ کی پناہ پر ہے  
 بناوٹ کو بگاڑنے میں، جب عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ بات کہی تو ایک ہندو لڑکی خاتون  
 کا نام ”ام یعقوب“ ہے، عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئی اور کہا ”مجھے معلوم ہوا ہے  
 کہ آپ نے ایسا اور ایسا کیا ہے،“

انہوں نے جواب دیا ”یہی ان کہیں ذلالت کریں ہیں ہر سولی اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب میں نعت لکھا ہے۔“  
 ”تم یعقوب نے کہا“ ”یہی پورا قرآن شروع سے آخر تک پڑھتی ہوں میں نے  
 اس میں بے غصہ نہیں پایا۔“

عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ”اگر تم خود سے قرآن پڑھیں تو بے غصہ قرآن پاک ہی  
 پڑھیں، کیا تم نے قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی ہے۔ ”مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذْهُ“  
 ”ان آیتیں“

”تم یعقوب نے کہا،  
 ”ہاں یہ آیت میں نے پڑھی ہے۔“  
 عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ ”میں دیکھتی ہوں صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے  
 منع فرمایا ہے جو میں نے کہی ہیں۔“

انتم یعقوب نے کہا، "میرا خیال ہے آپ کی بیویاں بھی ایسا کرتی ہیں۔"

محمد ثریٰ مسوڑنے کہا، "اللہ ہمارا والد و کرم."

چنانچہ وہ گئیں اور وہاں ان بیویوں میں سے کوئی نکڑا لائی نہیں پائی، اور اگر بتایا کہ "میرا خیال غلط نکلا، آپ کی بیویاں سب جیسے کرتی ہیں۔"

محمد ثریٰ مسوڑنے کہا، "اگر کسی بیویاں سب کرتی تو میرے ساتھ نہیں لگتی تھیں۔"

اور دوسری روایت میں ہے کہ کہ انیم یعقوب گئیں اور وہاں اگر بتایا کہ آپ کی بیویاں

فرج کی زرباش و ترائل سے دور ہیں،

محمد ثریٰ مسوڑنے کہا، "کیا تمہیں یاد نہیں ہے جبہ صالح (شیبہ) کی بات ہو اہل

بیت و قضا اور یہ ان افعال کثیرہ ان شانہ انکثرہ قلیلہ و

تشریح :- محمد ثریٰ مسوڑنے اس واقعے میں دعویٰ کام کرنے والوں کے لیے بہت فاسق ہے،

بہرہ لوگوں کو دعوت دینے سے پہلے اپنے گھر والوں اور قریوں لوگوں کو ہی پہنچانا چاہیے اور ان کی

رضیت کرنی چاہیے ورنہ دعوت پر بہت برا اثر پڑے گا۔

لغہء باطل کے سامنے میں اہل حق کو کیا کر چکا ہے

(۱۹۹) عَنْ ابْنِ سَوْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

مَنْ شَهِدَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَوْلَ رَسُولٍ فَقَدْ تَرَكَنِي، وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَوْلَ رَسُولٍ

فَقَدْ تَرَكَنِي، وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَوْلَ رَسُولٍ فَقَدْ تَرَكَنِي، وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَوْلَ رَسُولٍ

فَقَدْ تَرَكَنِي، وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَوْلَ رَسُولٍ فَقَدْ تَرَكَنِي۔ (ترمذی و ترمذی و ترمذی)

محدث :- امیر محمدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"تم میں سے میں شخص نے اپنے معاشرے میں کوئی برائی دیکھی اور طاقت استعمال کر کے اسے

نکار دیا، تو وہ اپنے فرض سے ہٹ کر دلی بڑا، اور میں شخص نے طاقت خرچ کرنے کو دوسرے کو

نے میرا مقصد یہ نہیں کہ محمدیوں کو کسی خود ساختہ کاروں۔ (مسوڑی و ترمذی)

زبان استعمال کی اور اس کے حالات آکر اٹھائے، وہ بھی بیکردش ہوگا، اور ہر شخص اپنی زبان و  
استعمال کر کے اور دل میں اسی بُرائی سے نفرت کرے اور بُرا لگے تو وہ بھی سواغیرہ صحیح چلتے  
گا اور یہ ایمانی کا کثرتِ تریں حد یہ ہے ۔

تفسیر یہ ہے :- اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حالتِ مکلف کے اندر دوسرے سے پہلے نہیں ملتا تو  
اس کے طبقہ کا نشانہ بنتے صحیح نہیں، تنگہ گاہیں آدمی کے پاس ہر ایک حالت میں بُرائی کے بعد کھٹے  
کے لیے کام میں اسے بشرطِ حالت کے استعمال کے قبول میں اس سے بڑی کسی غلطی کے سوا غلطی کا  
انکار نہ ہو، یہ حدیث بتاتی ہے کہ باطن کے علم کے اندر میں اپنی حق گوئی کے لیے نفرت مند ہو جا  
وہ ہیچ باطن کے لئے بہت بڑی کراہم کی عید میں اس کا طبع ہی کا سامنے رہتا ہے غیر الٰہی کی نشانی  
ہے اور حق سے نفرت نہ ہونے کی دلیل ہے ۔

اقامتِ دین کی راہ میں



## محبت حق کا تقاضا

(۲۰۰) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

خُذُوا قُلُوبَكُمْ مَعَ الرِّجَالِ مَلَاحِظَةً عَلَى السُّبُحِ فَلَا تَخْذَلُوا  
وَأَنْتُمْ بِحَالِكُمْ، يُشْكِرُ الْقَطْرَةُ الْخَلِجَةَ،

أَنْتُمْ بِحَالِكُمْ الْإِسْلَامُ وَالْأَيُّوَةُ فَلَا تَمُوتُوا أَلَيْسَ الْكِتَابُ حَيْثُ قَامُوا،

أَلَيْسَ الْكِتَابُ وَالْأَلْفَاظُ سَيَلَمُ لِي كَانِ فَلَا تَقَابِرُوا الْكِتَابَ،

أَلَيْسَ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرًا لَا يَنْقُضُوكُمْ لَكُمْ، فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ هُمْ

يُحِبُّوكُمْ، وَإِنْ عَصَيْتُمْهُمْ قُتِلُوكُمْ،

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْمُ؟

قَالَ كَتَبْتُ لَكُمْ أَخْبَارَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ وَأَهْلِ بَيْتِهِمْ وَحُجُلُوا عَنْ طَبَقِهِ،

فَلَا تَكُونُوا كَالْمُؤْمِنِينَ فِي سَيَاةٍ فِي مَغْرِبَةٍ لَمْ يَكُنُوا - (المطهر، ص ۱۴۳)

حضرت سادہ بن جبریلؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "علیہ السلام"

اور ان کے خاندان کی محبت میں ہوں تو تم نے سمجھنا ہو لیکن جب

علیہ السلام سے ہٹ جائیں اور مخالفت میں کام کرنے کے لیے بیٹھ جائیں تو تم لوگ جتنا

اس دشمن کو چھوڑنے کے نہیں کہو کہ تم کو غزوہ قادسیہ میں ہوگا جیسا کہ اس دشمن کے چھوڑنے

بجور کر سکتا ہے، سنو! اسلام کی پکی گھڑی ہے اہل بیہوشی، اس تم لوگ کتاب اللہ

کے ساتھ جو ہر مرد و عورت، سنو! اللہ کی کتاب اور اقتدار حکومت دونوں ایک ہی

سے منسوب الگ ہو جائیں گے تو تم لوگ کتاب اللہ کا ساتھ دینا اس کو چھوڑ کر حکومت

و اقتدار کا ساتھ دینا، سنو! یہاں سے لے کر ایسے امر و حکم مستطیع ہوں گے جو

نہاں سے پہلے فیصلہ کریں گے (قانون بنائیں گے) تو اگر تم نے ان کی بات مانی تو تمہیں جہنم

کی دوا ہر دین دیں گے، اور اگر ان کی بات مانی تو وہ تمہیں قتل کریں گے۔

لوگوں نے تم کہا "اے اللہ کے رسول! ان میں سے کس حالت میں کیا کرنا چاہیے؟"

آپ نے فرمایا "تمہیں وہی کرنا ہے جو میری علیہ السلام کے ساتھیوں نے کیا، وہ

اُسے سے چھوڑے گئے اور مولیٰ پر لٹکائے گئے (لیکن باطن کے آگے نہیں جھکے)۔  
 اَشْكِ اِعْلَامَتِي مَرَّاهُ اَشْكِ مَعِيَّتِي فِي مَدَنِي كَرَّاهُ سَلْبِي سَيَرَّاهُ  
 دُشِي اِي كَا، خَرَّاهُ مَيَّرَاهُ

(۱۳۰) عَنْ كُتَيْبِ بْنِ عُجَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ ذَاكَ بِأَعْلَىٰ نَبِيٍّ عُجَيْنَةَ مِنْ أَمْرٍ آوَىٰ  
 يُكَلِّمُونَ مِنْ بَعْدِي، وَمَنْ يَكَلِّمُ ابْنًا مِنْهُمْ، فَتَسَدَّ لَهُمْ فِي كَدِّهِمْ وَكَفَا تَمَّ  
 عَنْ طَلَبِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي، وَكَسَبَ مِلَّةً، وَلَا يَرُدُّ عَلَىٰ آلِ حَوْسٍ،  
 وَمَنْ يَكَلِّمُ ابْنًا مِنْهُمْ أَوْ كَسَبَ مِلَّةً، فَكَلِمَةُ يَسَدُّ لَهُمْ فِي كَدِّهِمْ  
 وَكَلِمَةُ يَحُولُ عَنْ طَلَبِهِمْ، لَمْ يَرِ مِلِّي وَأَنَا وَنَا وَتَرُدُّ عَلَىٰ آلِ حَوْسٍ»۔  
 (صحابی احمدی)

حضرت کتب بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،  
 "اُسے کسب، یعنی نہیں ایسے امراء سے جو میرے بعد آئیں گے اَشْكِ ہوا میں رہتا ہوں۔  
 جو لوگ ان ظالم امراء کے دروازے پر نہیں گئے اور ان کی بھرتی باتوں کو بچ ثابت کریں گے  
 اور ان کی اعلیٰ شاندار دونوں میں مددگار ثابت ہوں گے تو ایسے لوگوں سے ذمہ (اخلاق) جدا اور  
 وہ ایسے لوگ میرے تعلق رکھتے ہیں، دُشِي اِي كَا وہ میرے، اور مولیٰ کوڑ پر وہ مجھ سے  
 طاقت نہیں کر سکیں گے۔ اور جو لوگ ان ظالم امراء کے دروازے پر نہ جائیں وہ انہیں  
 قوی کے جھوٹ کو بچ نہ جائیں، اور علیٰ شاندار دونوں میں مددگار نہ ثابت ہوں،  
 تو ایسے لوگ میرے آئندہ میں، وہ میرے ہی دُشِي اِي كَا ہوں، اور یقیناً حَوْس پر وہ مجھ سے  
 طبعی گے اور دُشِي انہیں دے، اتھ سے کوڑ کا لانی پلاؤں گا جس کے بعد انہیں کبھی  
 ہوس نہ سکے گی!"

شہادت کی آرزو

(۱۳۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ  
 سَأَلَ اللَّهَ الْعَظِيمَ مِنْ تَقَرُّبٍ سَأَلَ مَا لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهِ حَظٌّ»۔



دعا کی موت بھی شہادت ہے

(۲۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ  
شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ وَثَنِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ  
فَهُوَ شَهِيدٌ۔ (امرواؤد، اسلانی، اردی، ایہا بر)

قرآن میں قاتلوں کو یہی حکم دیا کہ جس نے اللہ کے رسول کو قتل کیا،  
مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

حضرت سعد بن ابی عذوہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو در شاہ فرماتے تھے،  
”جو لوگ اپنے مال کو پاتے ہوئے قتل ہو جائیں گے وہ شہید ہیں،“

اور جو لوگ اپنی جان کو پاتے کے لیے قتل کر دیے جائیں وہ بھی شہید ہیں،

اور جو لوگ اپنے عزیز یا بچوں اور حبیبتوں کی حفاظت کرتے ہوئے مار ڈالے جائیں وہ  
بھی شہید ہیں۔

اور شریک ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو دعایت علیہ السلام میں آئی ہے اس کے لفظ  
کا ترجمہ ہے۔

”جو لوگ کسی ظالم سے اپنا حق دینی لینے کے سلسلے میں مار ڈالے جائیں تو وہ بھی  
شہید ہیں۔“

دینی دعوت کے سبھی پڑا لے کا اہم  
وہ اس عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ وَثَنِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔ (ترمذی، ابی داؤد، اسلانی، اردی، ایہا بر)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہی حکم دیا کہ جس نے اللہ کے رسول کو قتل کیا،

”جو لوگ اپنے عزیز یا بچوں اور حبیبتوں کی حفاظت کرتے ہوئے مار ڈالے جائیں تو وہ بھی  
شہید ہیں۔“

تشریح :- مذاب کی قسمیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس حدیث میں نہیں فرمائی، دوسری حدیث جو اس کے بعد آئی ہے اس کا بجزیہ قرآن ہے۔

یعنی ہمد و حمد کے لئے قرآن کا انجام  
وہ۔ ۱۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ،  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،

إِذَا لَبَّيْتُمْ بِالْعِيَّةِ فَأَنْعَدُوا لَكُمْ كِتَابَ الْبَقْرِ وَتَعْنِيكُمْ يَا السَّامِعِينَ  
وَتَرَكُوا لَكُمْ الْهَيَاةَ، سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالَ لَا تَرَى كَيْفَ تَعْنِي تَرَكُوا لَكُمْ الْهَيَاةَ وَتَعْنِيكُمْ - (مسند احمد)  
حضور ہمد و حمد میں اللہ عہد کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :  
جب تم لوگ عیئہ کے ساتھ فریاد و فریاد کرنے لگو گے دیکھو کی اہم پکار لو گے کھینچو ایسی  
میں آگے دو گے، اور وہی کے لئے نعت کرنا اور مائی و مائی قرآنی دن چھوڑ دو گے تو اللہ تم پر  
ایسی ذات اور مخلوق مسلط کرے گا جو تم سے کبھی نہیں ہٹے گی جب تک تم اپنے دین کی  
طرف نہیں پلٹو گے ۱

تشریح :- حدیث میں جملہ ۱۱ ہے جس کی تکمیل مسند ابی نعیم کے کتبہ کو میں طریق کے  
مبادی سے مودی کا دوبار کرنے والے کا نام عربی میں چلتا ہے، جو کہ مسند ابی نعیم ۱۱ اس پہ صاف  
صاف صاف کا نام ہے کہ مودی کا دوبار کرنے سے شراب ستی ۱۱ اس پہ صاف صاف صاف صاف  
سے یہ کا دوبار کیا ہے۔ اس طرح، لوگ شریعت سے کھینچتے ہیں اور خدا کا خالق ڈالتے، کھینچتے  
ہیں خدا سے علم کچھ ان کے جھانسنے میں نہ پائے گا۔

اس حدیث میں ہی فراموش کی نشانی یہ لگا ہے کہ سب جگہ سے نصیر اللہ جاتی ہیں اور یہ ہمدی  
دلت و مخلوق کا حقیقی سبب ہیں خدا اس سے نجات پانے کا کوئی دہ نہیں ہے جب تک کہ وہی کام  
ہمدی نظر میں نہایت کا شکار ہی اللہ سر سے صاف صاف صاف کے مقابل میں زیادہ اہم نہ ہو جاتے، جب یہی  
کوئی کرنے لگتا تھا تو پانے کا دوسری سرکاری کے ساتھ ہم چلتے تھیں گے تب ذلت و مخلوق کا کوئی  
واک ایک کر کے آگے شروع ہو جائی گی۔ اس طرح ڈالنے شروع ہوں گا کہ خدا ارادے کا نیت  
اور عربی و عربی خدا کی راہ کے ساتھ ہی میرا ہوا ہو جائی گے۔



تہجد

(۲۰۷) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ،  
عَلَيْكُمْ بِتَحِيَّاتِ أَوْلِيائِكُمْ، فَإِنَّهُ أَتَى الْعَسْكَارَ جُفَى فَبَكَوْا، وَأَتَوِيهًا أَيْ تَوَكُّمًا  
وَمُسْكَنًا فَأَقْبَضَتْهَا وَجْهًا وَمَنْهَا أَلْفُ نَفْسٍ - (ترمذی)

حضرت ابو امراہیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا،  
میرے لوگو! تم لوگ تمہارے عزیزوں کو اپنے غور و احترام کر لو، اس لیے کہ تم سے پہلے جو لشکر کے  
ہمسے گزے ہیں ان کا یہی طریقہ رہا ہے، اور یہ تھا کہ جب سے قریب کہنے والی جھوٹ  
گواہوں کو مٹانے والی ہونٹ سے گواہ سے روکنے والی میزبانی سے اس سے روکنے کی طاقت  
پیدا ہوگی۔

(۲۰۸) عَنْ عُسَيْرِ بْنِ عُمَيْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ،  
أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّابِعُ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَزَاءِ الْعَشِيِّ الْخَوْفُ، فَإِنْ سَلَّطَتْ  
أَنْفُ الْعَبْدِ يَتَنَبَّهَ بِمَا كَرِهَ اللَّهُ أَنْ يَفْعَلَ، فَتُحَاطَ بِكَفِّهِ - (ترمذی)

حضرت عسیر بن عیسہؓ نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات اور  
فرماتے سنا کہ،

سب سے پہلے بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے، پس  
اگر تم سے رات ہو گئے کہ تم رات کے آخری حصے میں اللہ کو یاد کرنے والوں میں شامل ہو تو  
ایسا کرو۔

تشریح: رات کے آخری حصے میں جب آدمی اللہ کو خدا کے حضور کھڑا ہوتا ہے تو یہ ہے  
تلاش اور دل کی آواز کے ساتھ دعا پڑھتا ہے اس لیے ظاہر بات ہے کہ اس کیفیت کے ساتھ  
پڑھنے والے دعا پڑھنے کو اللہ سے قریب کرنے والے ہے، نیز دوسری سورتوں سے معلوم  
ہوتا ہے کہ رات کی آخری گھنٹوں میں اللہ کی رحمت بہت زیادہ منور ہوتی ہے اس  
لیے خدا کو اپنے سے قریب رہا کرنے کے لیے دعا خدا سے قریب ہونے کے لیے یہ وقت سب  
سے زیادہ موزوں ہے۔

۵۰۹) تَوَيْتُ عَنْ سَمُرَةَ نَحْوَ مِائَةِ ثَلَاثِينَ كَلَامًا

اِسْتَوَا تَسْوُونَ مِثْلَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنْ لَّقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي مَآكَلٍ اَوْ كَلْبٍ وَنَجَعَن  
لِجُوزٍ ذَاهِبٍ وَاشْرَا - (ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ،

”جنتیہ کی غازیہ میں، کم از کم اور اس کے آخر میں دتر پڑھیں۔“

تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی کو اپنے اٹھنے پر تیرا مٹانے کے بعد دتر پڑھے  
لکہ جنتیہ کی غازیہ پڑھ کر آخری دتر پڑھے، یہ زیادہ افضل ہے۔

(۳۱۰) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

اَسْتَوِيْثُوْا بِكَلَامِ اَوَّلِ النَّبِيِّ عَلٰى سَبِيْلِ اَوَّلِ الْاَيَاتِ وَبِكَلَامِ اَوَّلِ الْاَيَاتِ عَلٰى  
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ - (ترجمہ: ابو ہریرہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ  
نے فرمایا،

”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، دو دتر جنتیہ کی غازیہ پڑھنے پر آدمی کے قبول سے حد درجہ  
تشریح:۔ یعنی صحابی کہ اگر وہ کلمہ ادا کرے اور اس سے پہلے دتر پڑھے اور اگر وہ اس سے پہلے  
دتر پڑھے اور اس کے بعد کلمہ پڑھے تو اس کی کچھ سزا ہوگی، اگر کلمہ کی کچھ سزا ہو جائے  
اور وہ اس کے کاموں پر لگا رہے۔“

جنتیہ پڑھنے کی ترغیب

(۳۱۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ تَوَيْتُ عَنْ سَمُرَةَ نَحْوَ مِائَةِ ثَلَاثِينَ كَلَامًا  
اِسْتَوَا تَسْوُونَ مِثْلَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنْ لَّقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي مَآكَلٍ اَوْ كَلْبٍ وَنَجَعَن  
لِجُوزٍ ذَاهِبٍ وَاشْرَا - (ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

”جنتیہ کی غازیہ میں، کم از کم اور اس کے آخر میں دتر پڑھیں۔“



اس شخص پر غلامت فرمائے جو رات میں نیند سے اٹھا اور نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو لے  
جنگیا تاکہ وہ بھی اُتھ کر پڑھے۔ اور اگر نیند کی وجہ سے وہ نہیں اُتھ رہی ہے تو اس کے چہرے  
پر دانی کے چھینٹے دے کر جگاتی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اس بیوی پر رحمت نازل فرمائے جو رات میں نیند سے بیدار ہوئی اور  
نماز پڑھی اور اپنے شوہر کو بھی جگایا تاکہ وہ بھی اُتھ کر پڑھے۔ اور جب وہ نیند کے طبقے سے  
نہیں اُٹھتا تو اس کے چہرے پر دانی کے چھینٹے دے کر جگاتی ہے۔  
لو اعلیٰ کا احکام

(۲۱۲) عَنْ كَيْسِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
إِذَا قَضَيْتَ أَحَدًا كَثْرَ السَّلَاةِ فِي مَسْجِدِهِمْ لَمْ يَحِلَّ لِيَتِيمٍ لَيْسَ بِأَوَّلِ  
سَلَاةِهِمْ ثَوَابٌ إِلَّا جَاءَ أَوَّلُ فِي يَتِيمِهِ مِنْ سَلَاةِهِمْ تَحْتَهُ۔ (مسلم)  
حضرت سید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
”جب کسی شخص اپنی مسجد کی نماز فرض سے ناراغ ہو جائے تو اسے اگر کوئی یتیم اور غفل  
ناراد کا ایک مشابہے اگر ایسا کرے گا تو اللہ اس کے گھر میں نماز کی وجہ سے ضرور رحمت نازل  
فرمائے“۔

(۲۱۳) عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
إِذَا أَكَلْتَ مَدَامًا لَوْ أَنَّ مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا  
مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا

وَأَنَّ ذَلِكَ مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا  
وَيَتِيمٌ مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا  
وَيَتِيمٌ مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا  
لَا تَكُونُ مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا  
ثَوَابٌ مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا  
لَا تَكُونُ مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا مَدَامًا

وَرَبِّكَ شَاقَّةٌ تَابَتْ، كَأَنِ افْطَرَقَ الْعَمَلُ لَكَ سَكَنًا ۖ

فَوَافٍ مَنَافٍ لَكَ سَكَنًا ۖ فَتَنَّتْ لَكَ كَالَهُ۔ (ترجمہ: بعد مسدود ہیں)

حضرت السراپ، ایک فضیلت والا شخص فرماتے ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنے والا فرمایا۔  
 سب سے پہلے جو چیز دی میں اللہ تعالیٰ نے فرض کیا وہ نماز ہے، اور سب سے آخری چیز نماز ہے  
 قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے متعلق حساب دیا جائے گا اور اللہ فرمائے گا۔

میرے اس بندے کی نماز کو دیکھو اگر وہ مکمل ہے تو مکمل کھلی جائے گی،

اور اگر اس کی نماز میں کوئی نقص ہو گیا ہے تو اللہ فرمائے گا دیکھو میرے اس بندے  
 نے کچھ نیک کاری بھی کی تھیں، اگر اس کے ہزار اعمال میں نیک کاری ہی تو فرض نمازوں کی کئی  
 ان نیک کاریوں سے پوری کر دی جائے گی۔

پھر اس کے بعد زکوٰۃ کا حساب دیا جائے گا، فرشتوں سے فرمائے گا دیکھو اس کی  
 زکوٰۃ پوری ہے یا نہیں؟

اگر نیک ہے اور کئی نیک کاری بھی ہوئیں

اور اگر اس میں کوئی کوتاہی ہوگی تو فرشتوں سے کہے گا کہ دیکھو اس کے ہزار اعمال  
 میں کچھ نیک صدقات ہیں، اگر کچھ نیک صدقات ہیں تو ان سے زکوٰۃ کی کوتاہیوں کا کافی کر دی  
 جائے گی۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر آدمی کا اصل دھرم نماز ہے اور یہ کہ قیامت میں  
 سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب ہوگا اور دوسری بات یہ معلوم ہوگی کہ فرض نمازوں کی کتنی  
 اور کتنی نیک کاریوں سے پوری کی جائے گی، لہذا اگر کوئی فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نیک کاریوں کا  
 بھی انجام دے گا پھر جب نماز کو پوری کرے گا تو کتنا ہی بے ساختہ کہنے سے کہہ دے گا کہ میں  
 جانتے گا۔ اب اگر اس کے ہزار اعمال میں نیک کاری بھی ہوئیں تو فرض نمازوں کی کوتاہیوں سے پوری کی جائے گی؟

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے بعد زکوٰۃ کا حساب دیا جائے گا۔ تو اگر کچھ نیک کاری  
 انجام دی گئی ہیں تو فرض نمازوں کی کوتاہیوں سے پوری کی جائے گی۔

خلاصہ یہ کہ سب سے پہلے فرض نماز کا حساب ہوگا اگر اس فرض کے ساتھ کچھ نیک کاری



ایک انوارِ مہکاوں ہے کہ راستے میں تھک کر بیٹھ جائے اور منزلِ ملک شوقی کے یہ اشرافِ دہا شہد کہ  
قاری اور مغربِ جد کی تھکن میں ہدایت کی آگ صورتیں ہیں جو کہ انورِ حضرت علیؑ علیہ السلام نے اپنی دست  
کے ساتھ پہن کیا۔

### الغلق

(۳۱۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
مَنْ مَشَى مِثْلَ رَجُلٍ فِي سَبْعِينَ نَهْجًا لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ يَمُوتْ  
لَمْ يَكُنْ يَمُوتْ يَمُوتْ لَمْ يَكُنْ يَمُوتْ لَمْ يَكُنْ يَمُوتْ لَمْ يَكُنْ يَمُوتْ  
لَمْ يَكُنْ يَمُوتْ لَمْ يَكُنْ يَمُوتْ لَمْ يَكُنْ يَمُوتْ لَمْ يَكُنْ يَمُوتْ

مَنْ مَشَى مِثْلَ رَجُلٍ فِي سَبْعِينَ نَهْجًا لَمْ يَمُتْ وَلَمْ يَكُنْ يَمُوتْ

حضرت صدیقِ مہتمم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا  
فرمانے سنا ہے کہ،

ماتم میں سے ہر شخص سے اس طرح سے محاسبہ ہوگا کہ خدا اور بندہ کے درمیان کوئی  
دکھوت اور ترہائی کہنے والا نہ ہوگا۔ وہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اس کے مل کے سوا  
کوئی اور نظر نہ آئے گا، اور بائیں طرف دیکھے گا تو اور بھی سوائے اپنے اہل کے کچھ اور  
کو نہ دے گا، پھر وہ سوائے قرڈائے کا تو ہم نہ کہنے سہنے پائے گا،

جب حقیقت ہے، تو اسے لوگ آگ سے بچنے کی فکر کرو اگر ایک گھبراہٹ کا اظہار  
ہی نہیں ہے ہاں ہر اس کو دے کر آگ سے بچو۔

تشریح: ۱۔ حدیث کا مطلب ہے کہ قرابت کے وہ حامی کے وقت بندہ ہوگا بخدا کی رحمت  
میں ایک حساب دینے کے لیے کھڑا ہوگا اس کے پیچھے کوئی اس کی حالت کرنے والا نہ ہوگا، پھر  
بھی قرڈائے کا صرف اس کا مل و کھان دے گا، اور سوائے ہم ہوگا اس سے تم سے بڑا ہو سکتا  
ہو، یہ ہم سے ہونے ہی بہت زیادہ صبر و صفا اور پاکیزگی ہیں کہ ان کو صبر دینے میں شرم  
نہیں محسوس کرتی پہلی ہے۔

(۳۱۶) عَنْ أَبِي خُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي،

وَأَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ فَلَا مَالَ لِي مَالِي مَالِي، أَوْ كَيْسًا لِي، أَوْ  
أَعْطِي مَالِي مَالِي،

وَمَا يَسُوغُ ذَلِكَ فَهُوَ فَاحِشٌ فَتَلَوْكَ كَرِهْنَا فِيهِ - مسلم،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھا کر فرمایا کہ

”بندہ کہتے ہیں کہ ”میرا مال ہے، میرا مال ہے“

مگر اس کے لیے اس کے دل میں یہی سمجھتی ہے جو کہا گیا وہ تو ختم ہو گیا، جو کہیں لیا وہ

بوسیدہ ہو گیا اور جو کہ خدا کی راہ میں لے کر دیا وہی اس نے اللہ کے یہاں جمع کیا۔

اس کے سامنے جو کہ ہے وہ اس کا نہیں ہے اسے تو وہ اپنے مال کے لئے جمع کرنا چاہئے

اور خود مال پر فخر نہ کرے گا۔

(۳۱۷) قُلْ عِبَادِ اللَّهِ اسْعَوْا لِمَا نَدَاكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ، قُلْ دُونَ اللَّهِ شُرَكَاءُ

لِلَّهِ يَتَّبِعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَاتُ أَنْ لَا يَكُونُوا شُرَكَاءَ لِلَّهِ،

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ

الْبَشَرِ، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ

الْبَشَرِ، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ

الْبَشَرِ، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ

الْبَشَرِ، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ

الْبَشَرِ، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ

الْبَشَرِ، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ

الْبَشَرِ، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ

الْبَشَرِ، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ

الْبَشَرِ، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ

الْبَشَرِ، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَلَا تَعْصُوا أَمْرَ

قَالَ بَلَىٰ أَفَرَأَيْتَ

قَالَ لَكُنْتَ مَلَكَتْ فَيْتَمَا أَتَكُونُكَ ؟

قَالَ أَتَكُونُكَ فِي مَخَافَتِكَ وَتَكُونُكَ فِي سُبْحَانِي وَتَكُونُكَ فِي مَخَافَتِكَ

قَالَ أَتَمَّا أَتَكُونُكَ فِي مَخَافَتِكَ وَتَكُونُكَ فِي مَخَافَتِكَ وَتَكُونُكَ فِي مَخَافَتِكَ

أَتَكُونُكَ فِي مَخَافَتِكَ وَتَكُونُكَ فِي مَخَافَتِكَ وَتَكُونُكَ فِي مَخَافَتِكَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

”اگرچہ وہ بندوں کو قیامت کے دن زندہ کرے گا جیسے اس نے مال اور اولاد

کی کثرت سے لوڑا تھا، اس میں سے ایک سے کہے گا کہ،

”اے فلان! فلاں کے بیٹے؟“

وہ کہے گا ”اے میرے رب! میں حاضر ہوں، اور شاد فرمائیے؟“

اور اس سے کہے گا ”کیا میں نے تجھے کو مال اور اولاد کی کثرت سے نہیں لوڑا تھا؟“

وہ کہے گا ”ہاں! اے میرے رب! تم نے مجھے بہت زیادہ مال اور اولاد سے لوڑا تھا۔“

اور چنانچہ وہ کہے گا ”میری نعمتوں کو پا کر تو نے کس طرح کے کام کیے؟“

وہ کہے گا ”میں نے اپنا مال اپنی اولاد کے لیے چھوڑا، تاکہ وہ غربت اور گدگدائی

میں مبتلا نہ ہوں۔“

اور فرمائیے گا ”اگرچہ حقیقت حال کا علم ہو، تو تم بیٹھے کم باتیں کرنا، انھی آیتوں

کا اپنا اولاد کے بارے میں تجھے اندیشہ تھا، یہی چیز ان پر مسلط کر دی ہے (یعنی غربت اور

فقر کی)۔“

پھر دوسرے سے کہے گا ”اے فلان! فلاں؟“

وہ کہے گا ”اے میرے رب! میں حاضر ہوں، اور شاد فرمائیے؟“

اور اس سے کہے گا ”کیا میں نے تجھے مال اور اولاد زیادہ نہ دیئے تھے؟“

وہ کہے گا ”ہاں! اے میرے رب! تم نے مال اور اولاد کی کثرت سے لوڑا تھا۔“

اور پھر وہ کہے گا ”میری نعمتوں کو پا کر تو نے کس طرح کے کام کیے؟“

دعائے گناہ کے سلسلے میں رب انہیں نے حیران بخشا کہ مالِ تیری اطاعت میں لنگوٹ اور  
 اجلی اور دھڑکے سلسلے میں تیری لے تو یہ اور تیری رحمت پر بھروسہ کیا؟  
 اٹھ کے نماز اگر نہیں جتنا حق کا علم ہوتا تو دنیا میں تم جتنے سیرتِ احمدیہ کے سنی ہو پانی  
 اور دھڑکے سلسلے میں تیرے میراث پر اٹھ کر کیا تیری لے نہیں دی چیز دی ہے، لیکن تو شمال  
 اور تو گریں؟

تشریح :- یہ حدیث اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ اپنے مشن اور قرنی عزیزوں کے حقوق کا تحفظ  
 کو سونپنے کے لیے جو لوگ دنیا میں جا کر گئے تھے، اور اطاعت و دعا کی گواہی میں فرج نہیں ہوئی،  
 ان کی اور ہوسکتی ہے عزت اور تکرار کی کا شکار ہو جائے اور جو لوگ اپنے مال کو خدا کی رضا میں  
 دھکے دی اور اپنی اولاد کے مستقبل کو اٹھ کر تیرے اور رحمت کے حوالے کرتے ہیں، ان کی اولاد  
 اصل نہیں ہے کہ تو شمال کی زندگی بسر کرے۔ چنانچہ آدمی کا اس کی اولاد سے دارا و کا پیدا ہوا  
 اور اس کا بھلا ہوا۔

(۳۱) تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَسَتَعْلَمُ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ  
 وَجَاءَ مَعَهَا الْمَوْزِنُ يُوَزَنُ فِيهَا الْحَقُّ  
 وَتَنفَخُ الصُّفُوفُ فَتُكْرَمُ  
 وَتُكْرَمُ مِنْ أَلْفِ مِائَةٍ مِائَتَانِ  
 وَتُكْرَمُ مِنْ أَلْفِ مِائَةٍ مِائَتَانِ  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے مسجد نبویؐ کے منبر پر بیٹھ کر اللہ علیہ السلام  
 کو یہ کہتے سنا،

میں نے لوگوں کو جہنم کی آگ سے بھرا کر چاہا ہے اس کی گھبراہٹ اور وحشت اور وحشت  
 دے کر آگ سے بھرا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کو درست کرتا ہے، بڑی عزت و شرف سے  
 یہ ہے، اور اللہ کے کا بیٹا بھرتا ہے۔

تشریح :- یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ ہے، اس کی بدولت غافلین کو اس سے، اور ان کی ساری  
 باتوں سے یہ ہے اور اللہ کے کا بھوک اس سے ملتی ہے، یہی اگر کسی شخص کے پاس حضور اس میں  
 ہوتا ہے ضرور یہ ہے، وہی خدا کی بات ہے، کیونکہ خدا کی قدرت کو اس کی دیکھتے اور تو یہ

اور ہندو دیکھتا ہے۔

صدقہ ذریعہ برکت

(۲۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

مَنْ نَسِيَ فِي عِيَالِهِ كَسْرَةً تَيْنِ كَسْبٍ طَلَبَ وَلَا يَلْبِسُ اللَّهُ بَرَكَةَ  
فَوَاللَّهِ يَكْفِيهَا رِغَابُهَا لَعَنَ رَسُولُهَا رِغَابُهَا لَعَنَ رَسُولُهَا رِغَابُهَا لَعَنَ رَسُولُهَا  
عَلَى عَمَلٍ بِمِثْلِ الْخَبْلِ،

ترجمہ: ہر ذاتی شخص اگر انٹھمٹہ کھوسے تو رسول اللہ (ﷺ) لعن کرے گا۔ (ہندو، مسلم، ہندو،  
صنعت، جوہر، دینی اللہ جس کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،  
جو شخص ایک کھور کی قیمت یا اس کے برابر کوئی چیز صدقہ کرے گا اور وہ ملان کئی  
ہوگی۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ سوال اور جائز مال ہی قبول کرتا ہے۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اس  
پاک صدقے کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا پھر اس کو بڑھا دے گا جس طرح سکھ دگ  
اپنے ہاتھوں کے تخت کی پردہ لے کر لے اور بڑھاتے جو یہاں تک کہ تھوڑا سا پاک صدقہ  
پہاڑ کے مانند ہو جائے گا۔)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اگر کسی نے ایک لاکھ صدقہ کیا تو وہ اللہ پرانے  
برابر ہو جائے گا۔)

تشریح :- یہی سوال کیا میں سے چھوٹا ہوا صدقہ ہے وہ مقدار میں چھوٹا ہو سکتا ہے وہ بڑھتا  
رہتا ہے یہاں تک کہ پہلا اتنا اونچا ہو جیسا کہ ہے صدقہ بڑھتا ہے اور میرا خواب اللہ تعالیٰ دے  
ہے۔ اس لئے آئے واحد آئے صدقہ نہیں کہہ بلکہ پہلا اتنے اونچے ہو جیسا کہ صدقہ کیا۔

(۲۲۰) كَسْرَةٌ تَيْنِ كَسْبٍ طَلَبَ وَلَا يَلْبِسُ اللَّهُ بَرَكَةَ،

قَالَ مَا لَقَعْتُ حَسَةً لَكَ تَيْنِ شَيْءٍ، وَمَا لَقَعْتُ غَبَةً لَكَ تَيْنِ شَيْءٍ  
إِلَّا أَكُونَتْ فِي يَدِ اللَّهِ تَلْبِسُ لَكَ تَقْلَمُ فِي يَدِ اللَّهِ تَلْبِسُ لَكَ تَقْلَمُ  
صنعت اللہ مہاس دینی اللہ تعالیٰ چھتا ہے مڑی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔



”صدقہ کرنے سے ان کم نہیں ہوتا اور جب کوئی بھلا صدقہ کا مال سناں کو دینے کے لیے اترے گا ہے تو سناں کے باقری پہنچنے سے پہلے خدا کے (اتھری) پہنچا ہے۔“  
صدقہ میدانی شتر کا سایہ

(۲۲۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
كُلُّ امْرِئٍ فِي طَلَبِ صَدَقَةٍ قَتَلَ نَفْسًا يُفَضِّلُ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرِئٍ آخَرَ -

”وہ غریب بخوار و مسکرا ہوا“

حضرت عقیب بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن سب کا حق ہم تک پہنچے گا صدقہ کرنے والا اپنے صدقہ کے سوا کسی دوسرے صدقہ قیامت کے دن آدمی کے لیے بدلہ کی شکل اختیار کرے گا جس آدمی کی گئی ہے صدقہ کرنے والے کو پہنچائی گئی۔“

صدقہ جہنم سے اوٹ

(۲۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:  
تَعَدَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِكُلِّ امْرِئٍ أَهْلًا جَهَنَّمَ يَكْفُرُ لِقَبُولِهِ  
فَقَامَتِ امْرَأَةٌ لَيْثٌ مِنْ وَلِيَّةِ لَيْثٍ كَذَلِكَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لِمَ تَعْدُ لِي أَهْلًا جَهَنَّمَ؟

”اے رسول اللہ! کیوں گنتی ہو جہنم کے اہل؟“ (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ اور عورتوں کو خصوصاً خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”اے عورتو! تم لوگ خصوصیت سے صدقہ دو اس لیے کہ قیامت کے دن تمہاری

کثرت جہنم میں ہوگی؟“

تو ایک عورت نے اس کے مرتبے کا حوالہ دیا کہ میں نے تمہاری جگہ عام عورتوں میں سے کیا ہے؟  
وہ اٹھی اور اس نے پوچھا: ”اے اللہ کے رسول! ہم لوگ جہنمیوں میں سے کیسے لیاں؟“

کیوں ہوں گی؟

آپ نے فرمایا۔ اس لیے کہ تم لوگ اسی طرح دوا کرتے ہو اور دوسروں کی ناشکری کرتے ہو۔  
 ظہورِ حق۔ مطلب یہ ہے کہ تم لوگ دوسروں کے عقائد میں زیادہ اتنا ہے اور دوسروں پر  
 کچھ اچھا نہ کہتے ہو۔ جب تک کہ یہی دنگا تہذیب اس منظر پر ہے اور ظہورِ حق  
 ناشکری بھی تم لوگ زیادہ کرتے ہو۔ اگر تم بہت کم ہے۔ یہاں تک کہ اس طرح اس طرح کے اور دوسروں کی ناشکری  
 اور ناشکری ہے۔

اس حدیث کا خاص پہلو ہے کہ وہی سے اہل حق و عدل کی ایک جمعیہ بن رہی ہو جائے گی لیکن اس سے اس کے اہل ایمان پر بھی کئے والے امور و امور میں کی رفتار و عمل کی جنت میں جائیں گے، اس حدیث میں فرمودہ امور و امور کے حوالہ کوئی فرق نہیں ہے، اور اس حدیث سے عورتوں کا فقیر کا پہلو نکلتا ہے۔

رشتہ دار کو مدد دینے کا دھرا اور

۵۶۳) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ  
قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ

حضرت مولوی مامون علی شاہ مدظلہ العالی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا،  
 ”میں یہ کہیں کہ صدقہ دینے سے صرف حدیث کا رازبہا ہے اور عرب و شیعہ کو  
 دینے سے کفر الزاب بہا ہے، ایک حدیث کا دوسرے و شیعہ داری کے حقوق کا کرنے کا  
 اخلاص صدقہ

(۳۴) عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي شَرِيفٍ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ نَفْسٌ مِثْلُ نَفْسِ ابْنِ مَرْثَدَةَ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

قَالَ عَن ذِي النُّوْمِ الْجَعْفَرِيِّ - (رَوَيْتُ تَرْجُمَةً)

محکم دہوری اور اسلامی اصول و عقائد کی روشنی میں لکھی جانے والی اسلامی تعلیمات کے سلسلے میں  
اسے عربی، عجمی اور دیگر اقوام کے لفظوں کے ساتھ ساتھ عربی، عجمی اور دیگر اقوام کے لفظوں کے ساتھ ساتھ

آپ کے لئے لکھا: ”وہ صوفیوں کی آغوشِ اطمینان میں رہے اور ان کے لئے صوفیوں کی دعا کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے

اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

تنگدست کا مدد

(۳۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدُّ قُرْبًا مِمَّا تَحْسَبُونَ؛

قَالَ جَهْدُ النَّجْلِ وَأَبَدُ فَرْسَيْنِ تَقْرَبَانِ۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اسے اللہ کے رسولؐ؟

ان شخص کا مدد قراب کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہے؟

آپؐ نے فرمایا = اس شخص کا مدد جو تنگ دست ہے یا جس کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہے

اور اس کی اپنی اور اپنے مال پر ان کا بیٹھا ہوا ہے۔ (یعنی آپؐ نے فرمایا) اور اپنے مدد کے

کی اپنا ہی لوگوں سے کہ میں کی پودائی کے تم داردار ہو۔

تشریح = مدد کے آخری گوشے کا مطلب ہے کہ مدد کے کچھ ہمارے ہوتے ہوں۔

اپنے مال پر بیٹھا کرنا کا مطلب ہے میری (جو ملے گا) میری ہوتی ہے، مثلاً اور ملے میں گزار

ہو گا ہے۔

عند قدر تھارے

(۳۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

إِنَّمَا مَثَلُ الْفَقِيرِ الْمُسْلِمِ مِثْلُ مَثَلِ الْغَنِيِّ الْمُسْلِمِ فَكَيْفَ تَقْرَبُ الْغَنِيَّ الْمُسْلِمَ وَمَثَلُ

مَثَلِهِ وَالْمُسْلِمِ الْفَقِيرِ أَوْ ذَلِكُمْ مَثَلُ الْغَنِيِّ الْمُسْلِمِ أَوْ مَثَلُ الْفَقِيرِ الْمُسْلِمِ أَوْ مَثَلُ الْغَنِيِّ الْمُسْلِمِ

بَيْنَهُمَا أَوْ مَثَلُ الْغَنِيِّ الْمُسْلِمِ أَوْ مَثَلُ الْفَقِيرِ الْمُسْلِمِ أَوْ مَثَلُ الْغَنِيِّ الْمُسْلِمِ أَوْ مَثَلُ الْفَقِيرِ الْمُسْلِمِ

وَمَثَلُ الْغَنِيِّ الْمُسْلِمِ أَوْ مَثَلُ الْفَقِيرِ الْمُسْلِمِ أَوْ مَثَلُ الْغَنِيِّ الْمُسْلِمِ أَوْ مَثَلُ الْفَقِيرِ الْمُسْلِمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

مسکین کے مرنے کے بعد اس کی کھانگیوں کا ادب دیا کرتا ہے۔

کسی کو اس نے دی کی تعلیم دی ہے اور وہی کا علم پیدا ہے تو یہ ایک مسکین کے

پڑھائے ہوئے لوگ دنیا میں ایک کام کرتے ہیں، گے اسے کچھ ادب ملتا ہے۔

اگر اس نے اپنے بچے کی تربیت کی اور اس کے نتیجے میں وہ ایک عظیم الشان ہو گیا



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَنْ أَسْلَمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ أَسْلَمَ مَعِيَ وَإِنْ أَسْلَمَ بَعْدِي فَهُوَ عَدُوٌّ لِي.

(ترجمہ بحوالہ طبرانی)

حضرت محمد رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام لے کر مجھ سے پہلے آئے، وہ میرے ساتھ ہیں اور جو میرے بعد آئے، وہ میرے دشمن ہیں۔

اس آئیے جو اپنے دشمنوں کے ساتھ ہیں، وہ میرے ساتھ ہیں۔

لِجَنَّةٍ دَارُ الْمُقَامَاتِ

تشریح: اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے کہ تم اپنے کو دو حصوں میں تقسیم کرو اور میں سے ایک حصہ تم کو دے گا اور دوسرا حصہ تم سے لے گا۔

اسے کہہ کر ہوا کہ تم اپنے کو دو حصوں میں تقسیم کرو اور میں سے ایک حصہ تم کو دے گا اور دوسرا حصہ تم سے لے گا۔

یہ کہہ کر ہوا کہ تم اپنے کو دو حصوں میں تقسیم کرو اور میں سے ایک حصہ تم کو دے گا اور دوسرا حصہ تم سے لے گا۔

یہ کہہ کر ہوا کہ تم اپنے کو دو حصوں میں تقسیم کرو اور میں سے ایک حصہ تم کو دے گا اور دوسرا حصہ تم سے لے گا۔

یہ کہہ کر ہوا کہ تم اپنے کو دو حصوں میں تقسیم کرو اور میں سے ایک حصہ تم کو دے گا اور دوسرا حصہ تم سے لے گا۔

یہ کہہ کر ہوا کہ تم اپنے کو دو حصوں میں تقسیم کرو اور میں سے ایک حصہ تم کو دے گا اور دوسرا حصہ تم سے لے گا۔

خدا کے لئے ہے

(۵۲۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَسْلَمْتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ أَسْلَمَ مَعِيَ وَإِنْ أَسْلَمَ بَعْدِي فَهُوَ عَدُوٌّ لِي.

لِجَنَّةٍ دَارُ الْمُقَامَاتِ

حضرت محمد رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام لے کر مجھ سے پہلے آئے، وہ میرے ساتھ ہیں اور جو میرے بعد آئے، وہ میرے دشمن ہیں۔

اس آئیے جو اپنے دشمنوں کے ساتھ ہیں، وہ میرے ساتھ ہیں۔

یہ کہہ کر ہوا کہ تم اپنے کو دو حصوں میں تقسیم کرو اور میں سے ایک حصہ تم کو دے گا اور دوسرا حصہ تم سے لے گا۔

یہ کہہ کر ہوا کہ تم اپنے کو دو حصوں میں تقسیم کرو اور میں سے ایک حصہ تم کو دے گا اور دوسرا حصہ تم سے لے گا۔

لِجَنَّةٍ دَارُ الْمُقَامَاتِ

(۵۳۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا



بارخ واسے نے جس سے چھپا "تم نے محمد سے میرا نام کیوں چھپا؟  
 مسافر نے کہا "میں نے بادل واسے کو خدا کی یہ کچھ نہ کہا! وہاں شخص کے بارخ کو  
 میرا کہنے کو تو یہ تو پہنچا بارخ کی کہ اس کی آگ کچھ نہیں کی وہ میرے خدا کی دست کم پر ہوئی۔"  
 بارخ واسے نے کہا "سب کچھ تم نے بات چھپ چھپ کر اور معاملہ سے واقف ہو گئے ہو  
 تو میں بتاتا ہوں اس بارخ سے کہ جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس کے توئی جھٹکتا ہوں ایک تہائی  
 میں خدا کے نام نکال دیتا ہوں اور ایک تہائی میں میں خدا کے ال بچے کھاتے ہیں اور ایک  
 تہائی میں بارخ میں رہینا ہی نکھو دو غریبوں کو دیتا ہوں۔"

تکاورت قرآن

(۲۳) عَنِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ،

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

اَللّٰهُ اَخْلَقَ سِتْرًا لِّكَ اَمِيْنٌ،

قَالَ اَمِيْنٌ كَمْ تَاْتُرُكَ سَوَاءٌ مَعُوذٌ

قَالَ اَمِيْنٌ اَلْاَمْرُ اَمِيْنٌ كَمْ تَاْتُرُكَ سَوَاءٌ مَعُوذٌ (وہاں ابی بکر)

صحیحہ انس میں اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں،

سب سے ایک نماز میں کہ اللہ واسے لوگ ہیں۔

لوگوں نے چھپا "اے اللہ کے رسول، اللہ والوں سے کوئی لوگ مراد ہیں؟

اُنہوں نے فرمایا،

"قرآن واسے، اللہ واسے ہیں اور اس کے مخصوص چھپے ہیں۔"

تشریح :- "اَلْاَمْرُ اَمِيْنٌ" سے مراد لوگ ہیں جو قرآن سے غفلت نہ کرتے ہیں، جس سے پتہ چلتے

ہیں اور پڑھتے ہیں، اس میں اللہ واسے ہیں اور اس کا چال ہوئی رہا کہ چلتے ہیں۔

(۲۴) عَنِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ،

اَللّٰهُ اَخْلَقَ سِتْرًا لِّكَ اَمِيْنٌ، اَمَّا اَمِيْنٌ مَّا سَمِعْتُمْ

اِنَّ هَذِهِ الْاَمْرُ اَمِيْنٌ، اَللّٰهُ اَخْلَقَ سِتْرًا لِّكَ اَمِيْنٌ، اَمَّا اَمِيْنٌ مَّا سَمِعْتُمْ

لَمَنْ تَشَاءُ ۖ وَبِكَ فَارْتَفِعِ الْبَيْتَ لَا يَزِيدُكَ شَيْئًا مِّنْ عِلْمِكَ ۚ وَلَا يَقْوَمُ  
فِيهِ قَوْمٌ ۚ وَلَا تَقْضِيَنَّ عِجَابِي ۚ وَلَا تَقْضِيَنَّ لِي كُنُوزَ الزَّوْءِ ۚ وَفِيهَا مَسْجِدُكُمْ  
”حضرت محمد انصاری سعود بنی اندھونہ فرماتے ہیں،

”قرآن اللہ تعالیٰ کا بچھا یا ہوا دسترخوان ہے، اور جب تک آپ اسے ضرورتاً نہ  
خدا کے اس دسترخوان پر آؤ۔

یہاں مشہور قرآن اللہ کی دکان ہے اور تارکیوں کو بچھاننے والی دکانی ہے، غامض  
دینے والی اور شفا بخشنے والی دکان ہے، اور جو لوگ اس کو ضیوعی سے بھلے رہیں گے ان  
کے لیے یہ محافل ہے اور بروی کرنے والوں کے لیے تجاہات کا ذریعہ ہے۔ یہ کتاب بے لکھی  
نہیں کرتی کہ اس کو مٹانے کی ضرورت پڑے، اس کتاب میں کوئی ٹیڑھ نہیں ہے جسے  
سیدھا کرنے کی ضرورت پیش آئے، اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے اور کثرت  
پڑھنے سے یہ کمائی نہیں ہوتی۔“

تشریح :- ”قرآن کو حضرت محمد انصاری سعود بنی اندھونہ نے اللہ کا دسترخوان کہہ کر بڑی اہم  
بات کہی ہے۔ جس طرح خدا کے پیر انسان کا مادی وجود و زبرد نہیں ہو سکتا اور اس کی برقراری  
کے لیے اللہ نے خدائی سداں فراہم کی ہے اسی طرح اُنہی نے انسان کے مادی وجود و کن زوادی  
رکھنے کے لیے اپنے ہدایت نامہ کی شکل میں یہ دسترخوان بچھایا ہے۔ جو لوگ جتنا ہی زیادہ اس  
روحانی خدا سے استفادہ کریں گے اتنی ہی زیادہ ان کا روحانیت بڑھتی جائے گی۔“

”قرآن اللہ کی دکان ہے“ اس کا مطلب ہے کہ جس طرح دکان کچری سے پانی حاصل  
کرتے کا ذریعہ ہے اسی طرح اگر کوئی خدا کا پیچھے نہا ہے تو اس دکان سے اللہ کے استعمال اس کے  
پے آکر رہے۔

قرآن کو مسلمان کہا گیا ہے اور دکانی وہ چیز ہوتی ہے جو تارکی کو بچھاننا ہے۔  
اسی طرح یہ کتاب بھی دکان کی تارکیوں کو بچھاننی ہے اور خدا تک پہنچنے والے راستے کی کھلی  
کو خدا کرتی ہے۔ یہ دکان تارکیوں کی دنیا ہے اس میں قدم قدم پر تارکیاں پائی جاتی ہیں۔ جو  
فصل و روشنی اپنے ساتھ نہیں لے گا وہ کسی کشتی کا کتا بھی کی تندہ ہو جائے گا۔





## استغفار دلوں کی صفائی

(۲۳۵) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

إِذَا تَوَلَّى كُوفًا مَدَّ يَدَيْهِ لَتَحَابِسَ الْأَعْيُنَ وَجَعَلَ دُونَ الْإِسْتِغْفَارِ

(۲۳۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دو ہاتھ پھیلانے سے آنکھیں بند ہوجاتی ہیں اور دلوں کا رنگ دھند

کرتے ہیں۔ استغفار سے (یعنی) کراؤ اور اپنے گناہوں کی معافی کی خواہش اور توبہ کرنے

پہونچنے کا ہونے کا ہے۔“

(۲۳۶) وَكَانَ عَادَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ:

يَا عَادِيْشَةَ كَرِيْمًا يَا كَرِيْمًا يَا كَرِيْمًا يَا كَرِيْمًا يَا كَرِيْمًا يَا كَرِيْمًا

(توبہ کر رہا ہوں اے نیکو)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے عائشہ! اے بھونچے ہوئے! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز!

اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز!

اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز! اے عزیز!

(۲۳۷) وَكَانَ ابْنُ مَرْثُودٍ يَخُطُّ بِالْمَسْمُورِ وَدَائِلُهُ الْكَافِيَّةُ يَقُولُ:

إِسْتِغْفَارُكَ مِنْ عَمَلٍ مَدَّ يَدَيْهِ لَتَحَابِسَ الْأَعْيُنَ وَجَعَلَ دُونَ الْإِسْتِغْفَارِ

يَا كَرِيْمًا يَا كَرِيْمًا يَا كَرِيْمًا يَا كَرِيْمًا يَا كَرِيْمًا يَا كَرِيْمًا

قَالَ: فَهَذَا اسْتِغْفَارُكَ

قَالَ: إِنَّكَ تَخْتَلِعُ مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَتَقُولُ: يَا كَرِيْمًا يَا كَرِيْمًا

قَالَ: لَقَدْ تَوَلَّى كُوفًا مَدَّ يَدَيْهِ لَتَحَابِسَ الْأَعْيُنَ وَجَعَلَ دُونَ الْإِسْتِغْفَارِ

يَا كَرِيْمًا

قَالَ: وَفِي تَرْجَمَةِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَوْاسٍ قَالَ: فَقَسَمَ



اللَّهُ الْمُسْكِنُ آدَمَ،

فَمَاتَ مِنْ لَدُنْهِمْ فَأَصَابَتْهُمْ سُكُوتَاتُ عَلَى كَلَامِهِ فَمَا يَسْمَعُوا اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ بِمُسْكِنِي۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۰)

یعنی اسرائیل میں بکلیں، ہم کو ایک آدمی تھا جو ہر طرح کے گناہ کرتا تھا اور کبھی تو یہ و  
اہ بیت اس کے اندر نہیں آکھرتی تھی۔ ایک دفعہ اس کے پاس ایک عورت آئی جس کے ساتھ  
بدکاری کرنے کے لیے ساتھ دینا پر معاملہ طے کیا، لیکن میں بدکاری کے وقت عورت کے  
اندھ لکھی پیدا ہوئی اور روڑی، اس نے اس سے چچا "تم بدلتی کیوں ہو؟ کیا میں نے تم  
کو گھور کیا ہے؟"

اس نے کہا "نہیں" لیکن، ایک ایسا کام ہے جو کبھی میں نے نہیں کیا، اس نے مجھے  
اس وقت محض محتاجی سے گوارہ کیا تھا؟

اس نے کہا "جبکہ تم نے ابھی تک یہ کام نہیں کیا تو اب کرو گے؟" انہیں آ  
اس کے بعد وہ اس کے پاس سے ہٹ آیا اور کہا ہاؤز ساتھ دینا لکھی میں نے  
تمہیں دینے اور خدا سے توبہ کی کراہ بکلی، کبھی بھی اللہ کی عافیت نہیں کرے گا۔  
اس کے بعد اسی سات اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے بعد اسے پہنچے گئے مہارت  
لکھی ہوئی ہاں گئی "اللہ عزوجل نے بکلی کے گناہ بخش دیئے۔"  
گناہ کو ہٹا کر گھوڑ

(۲۳۵) وَهَنَ قَبِيصُ الْعَوْنِ فَسُكُوتٌ يَنْتَظِرُ بَيْنَ سَوَاءٍ عَوْنٍ يَنْتَظِرُ قَالُوا  
إِنَّا لَنَرُوكُمْ خَلْقَ بَرٍّ بَدَأَ كَوْنُكُمْ، لَوْ أَنَّهُمْ يَخْتَوُونَ عَلَى الرَّجُلِ عَلَى  
يُنْفِئُ عَنْهُ،

فَرَأَى سَرَسُوْلُ الْعَوْنِ يَنْتَظِرُ بَيْنَ سَوَاءٍ كَيْفَ يَكُونُ قَوْمٌ نَزَلُوا  
أَسْرَ مِنْ بَيْنِكُمْ، فَخَسِرَ مِنْ بَيْنِكُمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَخْتَوِي نَفْسَهُ  
وَالْعَوْنُ وَالرَّجُلُ يَخْتَوِي الْعَوْنُ خَلْقَ بَرٍّ بَدَأَ كَوْنُكُمْ، وَخَسِرَ بَيْنَكُمْ  
وَأَفْضَلُ بَيْنَكُمْ فَخَسِرَ بَيْنَكُمْ وَخَسِرَ بَيْنَكُمْ وَخَسِرَ بَيْنَكُمْ











قَالَ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ لَا تَدْعُوْا سِوَايَ اللَّهِ، قَالَ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ  
 قَالِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ لَا تَدْعُوْنَ سِوَايَ اللَّهِ، قَالِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ  
 قَالِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ، قَالِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ  
 قَالِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ، قَالِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ  
 قَالِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ، قَالِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ

قَالَ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ، قَالِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

میں نے کچھ فرشتے کیوں اور راستوں میں بکھر چکے دیکھے ہیں، اس غرض سے کہ کہیں  
 کوئی لوگ اللہ کو یاد کر رہے ہیں، میں وہ کچھ لوگوں کو اللہ کو یاد کرنے دیتے ہیں تو ایک  
 دوسرے کو بھانسنے میں کہتے ہیں کہ یہاں تو یہاں وہ لوگ ہیں جو کو تم کاٹ کر تے تھے۔  
 تو اس کے لوگوں کا آسمان تک پہنچنے پر وہ سے احاطہ کر لیتے ہیں۔

یہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے ہی کہ آپ پر چھتا ہے عداوت کرو، خوب دیکھو،  
 سمجھو، یہ جہاد سے کیا کہتے ہیں؟

تو ان کو عرض کرتے ہیں، "لوگ آپ کی تسبیح کرتے ہیں، آپ کی بڑائی بھائی کرتے ہیں،  
 اور آپ کی تعریف اور شکر ادا کرتے ہیں، آپ کی بزرگی اور عظمت بھائی کرتے ہیں،"

تو اللہ پر چھتا ہے، کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟

تو ان کو عرض کرتے ہیں، "نہیں، بخدا اسے ہم سے یہ انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا"

تو وہ پر چھتا ہے، اگر ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟

تو ان کو عرض کرتے ہیں، "اگر ان لوگ آپ کو دیکھ لیتے تو اس سے زیادہ سرگرمی کے  
 ساتھ آپ کی عبادت کرتے اور زیادہ سے زیادہ آپ کی بزرگی اور تسبیح میں مل جاتے؟"

پھر وہ پر چھتا ہے کہ سمجھو، یہ جہاد سے کیا کہتے ہیں؟

تو ان کو عرض کرتے ہیں، "لوگ آپ سے جنت مانگتے ہیں؟"

وہ پر چھتا ہے، کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟

وہ عرض کرتے ہیں: ”نہیں، اسے ہمارے رب انہوں نے جنت میں دیکھا“

تو وہ کہتا ہے: ”اگر جنت کو انہوں نے دیکھ لیا ہوتا تو اس کے شرعی حکم کیا معلوم ہوتا؟“  
وہ عرض کرتے ہیں کہ: ”اگر انہوں نے جنت دیکھ لی ہوتی تو اس کی آفتاب اور شمع ہوتی اور اس کی طباب اور دھبہ اور ضعیف ہوتا“

پھر وہ پوچھتا ہے کہ: ”کس چیز سے یہ پتہ چلتا ہے؟“  
تو وہ عرض کرتے ہیں کہ: ”لوگ جہنم سے پتہ چلتے ہیں“  
وہ کہتا ہے کہ: ”کیا انہوں نے جہنم کی آگ دیکھی ہے؟“  
وہ عرض کرتے ہیں:

”نہیں، بلکہ انہوں نے جہنم نہیں دیکھا ہے“

تو وہ پوچھتا ہے کہ: ”اگر انہوں نے جہنم دیکھ لی ہوتی تو اس کا کیا حال ہوتا؟“  
حالکہ عرض کرتے ہیں: ”اگر انہوں نے جہنم کی آگ دیکھ لی ہوتی تو اسے بار بار ڈرتے اور اس کا مومن سے ڈر بھاگتے جو جہنم میں لے جانے والے ہیں“  
پھر اللہ تعالیٰ حالکہ سے کہتا ہے کہ: ”یہ تم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس کو اپنی رحمت سے نوازا“

تو فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ عرض کرتا ہے کہ: ”ظالم شخصوں میں سے نہیں ہے۔“  
تو کسی اور مقصد سے آتا تھا، اس کے ساتھ بیٹھ گیا اور اس کے ذکر و تسبیح میں شریک ہو گیا۔  
اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وہ لوگ ہی ہیں کے ساتھ بیٹھنے والا بھی تاہم وہ انفراد نہیں ہوتا بلکہ سادہ میں سے کسی بھی شخص سے ہے۔“  
تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں

(۳۴) عَنْ أَنَا هُوَ تَزِيَّةٌ يَكْفِيهِمْ قَالَىٰ

قَالَىٰ تَسْوُونَ هُوَ يَكْفِيهِمْ

يَكْفُونَ اللَّهُ أَنَا وَنَحْنُ تَكْفِيهِمْ هُوَ يَكْفِيهِمْ، وَأَنَا بَعْدَ كَلَامِي أَذْكَرُ لِي وَأَنَا مَكْنُونٌ



بدستہ کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے بشرطیکہ کسی گناہ یا غلطی تعلق کی دعا ذکر سے اور  
 ہمدردی کے کام سے۔

لوگوں نے یہ سمجھا کہ اسے اللہ کے دربار میں دعا کی جاوے گی مطلب یہ ہے کہ آپ نے غلطی  
 سے دعا کرنے والوں سے سچے فائدے سے کفریہ نسبت نہ کی لیکن قبول نہیں ہوتی پس وہ محکوم  
 ہے اور دعا کی قبولیت ہے۔

دعا کرنے والے کے لیے یہی باتوں میں سے ایک بات ہے

(۱۳۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
 مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعَايَ قُلَيْسَ بْنِ حَبَلٍ وَلَا قُلَيْبَةَ دُجَاجٍ  
 وَلَا أَهْلِكَ اللَّهُ بِهَا إِنْ عَدِيَ فِي شَأْنٍ مِنْهَا أَنْ يُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ وَإِنْ شَاءَ اللَّهُ  
 يَدْعُوَهَا فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ شَاءَ يُعْجِلَ عَنْهُ مِنَ الشَّيْءِ بِشَيْءٍ  
 مِنَ الْقَوْلِ مَا تَكُونُ

قَالَ أَبُو الْكَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،  
 سب کوئی مسلم دعا کرتا ہے میں نے کوئی گناہ کی بات نہیں سنی اور درشتیوں کے حقوق بڑا  
 کرنے کی بات سنی ہے تو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کر ضرور قبول فرماتا ہے۔ یا تو اس دنیا ہی میں اس کی دعا  
 قبول فرماتا ہے اور اس کا مقصد یہاں پہنچا ہے اور یا آخرت میں اس کے لیے دُعا قبول فرماتا ہے  
 اور اس پر کوئی مصیبت یا برائی آنے والا ہوتی ہے جس سے وہ اس دعا کی بدولت محفوظ رہتا رہتا  
 ہے۔

صحابی نے کہا: ہجرت بہ بیت زیادہ دعا مانگا کریں گے۔

آپ نے فرمایا اللہ کی رحمت دینے والا ہے۔

تشریح:۔ اس حدیث کے ذریعہ ایک نکتہ بھی ظاہر ہو گیا ہے جو اس آیت سے اس مقصد  
 کے متعلق میں رہنے سے اٹھتا ہے کہ اللہ اس کے حقوق کے مطابق ہے اور یہی نعمت ہے کہ  
 اس کو دعا ہے کہ کوئی اور دعا کے واسطے میں حق سمجھتا ہے کہ اس نے اسے پہنچا دیا ہے



أَتَقْتُمْ إِنِّي أَخُوذُ بِذِكْرٍ شَرٍّ فَوَاحٍ الْمَسِيحُ الَّذِي جَاءَ  
 أَتَقْتُمْ الْمَسِيحَ الَّذِي يَمْلِكُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، وَالْقِيَّ قُلُوبِي وَمِنْ خَطَايَا  
 كَمَا تَكُونُ الْقُرْبُ الْكَافِرُ مِنَ الدُّنْيَا، وَيَا وَدَّ بَيْنِي وَبَيْنَ شَعْبِي  
 كَمَا تَأْخُذُ بَيْنَ الْمَسِيحِيِّ وَالْمَغْرُوبِ،

اَتَقْتُمْ إِنِّي أَخُوذُ بِذِكْرٍ مِنَ الْكُفْرِ وَالْمُنْكَرِ الْمَغْرُوبِ - (متفق علیہ)  
 اے اللہ! میں تم پر پناہ چاہتا ہوں اگلی نے اپنے دل کو اس سے دور رکھا کہ اس سے دور  
 کے قریب سے اور مذہب قریب سے اور عبادی کے گناہوں کے گناہوں سے اور عبادی کے گناہوں سے  
 اے اللہ! میں تم پر پناہ چاہتا ہوں اس کی وجہ سے کہ اس سے دور رہے،

اے اللہ! میرے دل کو قریب اور آوازوں کے پانی سے دور رکھو، اور میرے  
 قلب کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے کہ آسمان کو گناہوں سے پاک کر دیا  
 ہے، اور میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری فرما دے جتنی کہ مشرق و مغرب کے درمیان  
 ہے،

اے اللہ! میں تم سے پناہ چاہتا ہوں عبادت اور دوسرے دن کا سونے کا کام اور  
 شغلی سے، اور گناہ سے اور قریب و غصہ سے۔

تشمیح - ۱۔ قریب آوازوں سے دور رہو، کہ خدا ہی اللہ ہی علی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہی اللہ  
 میں جو سونے ہوگا، لڑی آوازوں سے دور رہو اس میں آواز ہو سکتا ہے، اس سے آواز سے پناہ  
 مانگی گئی ہے۔

اگر کوئی اللہ پر پناہ ہے تو اللہ کا شکر گزار رہے گی کہ پناہ ہے، فریبوں کا دور کرنا ہے  
 واپس گزرتی جاتا ہے، فریبوں کے کام نہیں آتا اور دوسروں کو اپنے سے خیر جان ہے۔ -  
 اطری پہلو اللہ کی کاڑا پہلو ہے جس سے پناہ مانگی جا رہی ہے۔ فریب کی ایک سمتی ہے جس کا اثر ہو  
 ہے کہ گناہی اپنے دین و ایمان کو بچ دیتا ہے، خدا سے جگان ہو رہا ہے، جہنم کے سامنے  
 خدا کا شکر کر رہا ہے۔ فریب کے اس طرح پہلو ہے پناہ مانگی جا رہی ہے۔

(۳۹) عَنْ أَبِي سُوَيْبٍ عَنْ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ تَوَلَّى الْفَرْجَ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَرْجِ.



پڑھا کرو۔

آپ نے فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو۔ (اَنْتُمْ سَمِعْتُمْ مِمَّنْ كَرِهْتُمْ اَنْ يَكُونَ لَكُمْ) "جیسا  
فی نے اپنے آپ پر بہت اطمینان ہے، اور میرے گناہوں کو تیرے پاس گناہ کی سماعت کرنے والا  
نہیں ہے، میں تو اپنے نفس و دولت سے میرے گناہ سماعت فرماؤں گا اور میری دھمک  
کا مشورہ تو ہی سماعت کرنے والا اور میرا ہی ہے۔"

(۲۵۱) اَنْتُمْ اَسْلَبْتُمْ عَلٰی وَتَحٰی اَلْكَذٰبُ فَاَوْفِیْكُمْ اَشْرٰی،

وَاَسْلَبْتُمْ عَلٰی اَلْحَقِّ اَلْحَقِّ فَاَوْفِیْكُمْ اَمْعٰلٰی،

وَاَسْلَبْتُمْ عَلٰی اَلْغَرِّ اَلْغَرِّ فَاَوْفِیْكُمْ اَسْخٰوٰی،

وَاَجْعَلِ اَلْحَقَّ اَقْرَبَ اَلْاَمْرِ اِلٰی اَسْخٰی غَلْبٰی

وَاَجْعَلِ اَلْغَرَّ اَقْرَبَ اَلْاَمْرِ اِلٰی اَسْخٰی غَلْبٰی۔ (ترجمہ قریب)

"اے اللہ! تو میرے حق کو درست کر دے اور میرے تمام معاملات کا احاطہ ہے،  
اور میری دنیا کو بھی غلبہ، کہ میں اس حق کو گمراہ ہوں۔

اور میری آخرت کو بھی غمراہی میں اس لیے کہ کوٹ کے ہاں ہے،

اور میری دنیوی زندگی کو میری اور میری ہی اس قدر کا سبب بنا دے،

اور صحت کو میرے لیے ہر برائی سے راحت کا اور میری دے۔"

(۲۵۲) اَنْتُمْ اَلَّذِیْنَ اَسْتَعٰیذُ بِاَلْحَقِّ اِلٰی اَلْغَرِّ،

وَاَسْأَلُكَ عَزِیْزَةً اَلْاَوْفٰی،

وَاَسْأَلُكَ شَکْرًا فَاَوْفٰی، وَحَسَنًا فَاَوْفٰی،

وَاَسْأَلُكَ اِتِّمَامًا وَاَوْفٰی، وَفَاَوْفٰی،

وَاَعْلٰی، وَفَاَوْفٰی، وَفَاَوْفٰی،

وَاَسْأَلُكَ مِنْ جَنَّتِیْ فَاَوْفٰی،

وَاَسْأَلُكَ مِنْ جَنَّتِیْ فَاَوْفٰی، وَفَاَوْفٰی، وَفَاَوْفٰی۔ (ترجمہ قریب)

"اے اللہ! میں تجھ سے جنت میں اس لیے کہ میری دے۔"







وَأَنَا كَفَّ يَدَيَّ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّمَاءِ الْقَتْلِ  
 وَأَنَا كَفَّ الْقَصْدَ فِي الْقَتْلِ وَالْقَتْلِ  
 وَأَنَا كَفَّ لُجَيْنًا الْأَيْمَنَ  
 وَأَنَا كَفَّ قَرْعَ عِلِّيٍّ الْأَسْطَلِمَ  
 وَأَنَا كَفَّ الرِّمَاءَ الْقَتْلِ  
 وَأَنَا كَفَّ كَذِبًا وَكُفْرًا وَخُبْرًا  
 خَيْرًا وَنَجْرًا وَلَا يَنْبَغُ شَوْكًا  
 أَفْهَمُ رَجَاءَ بَرِيَّةٍ لَا يَنْبَغُ  
 أَجْعَلْنَا هَذَا الْأَمْرَ دُونَ -

(الغريب والغريب)

اسے اٹھ، الغیب کا علم رکھتا ہے اور مخلوقات پر برتری کا دعوہ ہے، اور کھنڈی  
 لکھتا ہے کہ میری زندگی میرے لیے بہتر ہے اور آج کے موت دے دے یہ کہ میرے لیے مرنا  
 بہتر ہو جائے۔

اسے اٹھ، اسے جس سے سوال کر رہوں کہ کھنڈی اور کھنڈی دونوں باتوں میں تمہارے  
 اٹھ رہیں۔

اور اس بات کا درخواست کر رہوں کہ کسی سے میں خوش ہوں یا غلامی ہوں دونوں  
 باتوں میں میری زبان سے انصاف کی بات نکلتی۔

اور فریاد اور غرضانی دونوں باتوں میں صحیح راہ اختیار کرنے کا طریق دے۔

عربی جس سے وہ نہیں، بلکہ ہوں جو غمزدہ ہوں یعنی جنت کا لازوال نصیب،

اور وہ بالکھنوں کی خدمت، خوشی، ہمت ہوں جو کائنات پر ہے،

اور میرے جیسے پر امنی و مطمئن رہنے کا جس سے سوال کر رہوں،

عربی جس سے وہ ہمارے قریب کا درخواست کر رہوں، اور اس بات کا بھی کہ میرے

دل میں اپنے فرائض کا شوق پیدا کرے کسی تہا، کی مخلوق اور کسی گمراہ کی فتنے کا غیر اٹھ

دہن،







کے حسین تھے اور ان کو کچھ گھر دیا۔

”اے عہد شکن! تم دنیا میں اس طرح نہ ہو گے کہ تم اپنی مسافری جگہ راستہ چلنے والے  
کا طرح دنیا میں نہ ہو، اور ساتھ آپ کو مڑو میں ٹھہرا دو۔“

تشریح :- ”مطلب یہ کہ جس مسافر کے گھر کے چلنے والے سے دور ہو، اسی سے دور چلنے والے  
فصل کے اس سبب اور وہ سفر کرتا ہے اس مسافر کے مقابلے میں جو راستہ کرنا ہوتا ہے اور  
کسی جگہ اس نے کام نہیں کیا ہے مطلب یہ ہے کہ کہیں سے کہیں نہ گیا ہو اور اسے اپنے آپ  
کو جگہ ٹھہرا کر کہیں نہ پھر کر اس دنیا میں نہ ہو کہ نہ آباد اور نہیں ہے، لہذا وہ اس کی آخرت ہے اور  
تم اس دنیا میں نہ ہو اس مسافر۔“

اس طرح تندرگ گڑن صرف اس شکل میں تکی ہے جب کہ آدمی اللہ سے جتنے جوتے اس  
ات کا چل سکتا ہے، اور خیر ہے۔

دُعا کے لیے نیمازی

(۲۹۸) رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ  
رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ  
رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ رُكُونٌ مَّا رُكِنَتْ

سفرت مائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں محمد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

”اے مائشہ! اگر تم میرے ساتھ رحلت میں رہنا چاہتی ہو تو اتنی دنیا تمہارے لیے  
کاٹی ہوئی چاہیے جتنا سامان کہیں مسافر کے پاس ہوتا ہے اور پھر وہ دنیا کے طلبگاروں کے  
کے پاس استیضہ اور کٹھن لانا ہو جائے تو اسے سنا کر کچھ بگڑے ہوئے نہ لگا کر ہنر  
و قیادہ ساتھی

(۲۹۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

أَتَيْتُكَ وَأَتَيْتُكَ

فَأَتَيْتُكَ لِيَكُونَ أَتَاكَ عَلَى تَأْتِيكَ

وَأَتَيْتُكَ لِيَكُونَ أَتَاكَ عَلَى تَأْتِيكَ، وَمَا أَتَيْتُكَ عَلَى تَأْتِيكَ

قَدْ اُوتِيتَ نَافِلَةً،

وَمَا تَقُولُونَ اَلَيْسَ لَكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ عِلْمٌ فَقَالُوا كُنْتَ تَخْتَلِفُ عَلٰى مَا تَخْتَلِفُ عَلَيْهِ فِرْعَوْنُ وَكَانَ كَاذِبًا  
قَدْ اُوتِيتَ عَمَلًا،

اَلَيْسَ لَكُمْ عِلْمٌ فَقَالُوا كُنْتَ تَخْتَلِفُ عَلٰى مَا تَخْتَلِفُ عَلَيْهِ فِرْعَوْنُ وَكَانَ كَاذِبًا  
حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ  
”دوست تمہاری قسم کے ہیں؟“

ایک ”دوست تم سے کہتا ہے“ یعنی تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ تم میری  
پرچہ جاؤ۔ ”داد و محبت آدمی تمہاری پہنچ پہنچتا ہے تو یہ دوست ساتھ چھوڑ دیتا ہے، یہ انسانی  
دوست کا حال ہے۔“

”داد و محبت آدمی تم سے کہتا ہے“ تمہارا میں کا منہ جتنا تم نے غریب کو دیا  
اور تمہارے تم نے نہیں دیا بلکہ اپنے پاس رکھا تو وہ تمہارا نہیں ہے بلکہ وہ تمہارا ہے۔ اس  
دوست کا نام ”میل“ ہے،

اور میرا دوست تم سے کہتا ہے کہ ”میل تمہارے ساتھ رہوں گا اس جگہ بھی جہاں  
تم داخل ہو گے میں تمہاری اور اس جگہ بھی جہاں تم میرے محل کرنا آگے؟ یہی دوست کا نام  
”میل“ ہے۔

آدمی میرا یہ ہمارے محل سے کہے گا کہ ”تمہارا میں نہیں طرح کے دوستوں میں تم کو اختیار  
معمولی دوست سمجھتا تھا، ”داد و محبت میری بھول تھی، اور ”داد و محبت“ دادوں کے لیے سب کچھ  
کیا مگر کوئی کام نہیں آیا، صرف محل ہی ساتھ رہا۔“

اَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ رَجُلٌ مِّنْكُمْ قَالُوا كُنْتَ تُخْلِفُ عَلٰى مَا تَخْلِفُ عَلَيْهِ فِرْعَوْنُ وَكَانَ كَاذِبًا

قَالَ تَخْلِفُ عَلٰى مَا تَخْلِفُ عَلَيْهِ فِرْعَوْنُ وَكَانَ كَاذِبًا (مسند احمد)

حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ  
”تم لوگ مانتا رہو کہ میں تم سے جدا ہوں تمہارے خدا دینا کی تم سے آجائے گی؟“

تشریح :- ظاہر ہے کہ عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم سے الگ ہو جاتا ہوں، یہ تمہاری بات ہے،











وَلَمْ تَقْرُوبِ إِلَى حِسَابِهِ فِي ثَمَّاسٍ مَا يَنْبَغِي مِنْهُ خَلًا ،

فَيَكُنْ لَكَ إِجْلِسُ لِيَجْلِسَ لَكَ مُؤَقَّتًا لَكَ الْفَلَسُ مِنْهُ ذَكَتُ  
بَلْكَرُوبِ فَيَكُنْ لَكَ ،

أَسْرًا يَكُنْ لَكَ الْكُفْرُ فِي كَثْرَتِهِ تَقُولُ وَيَوْمًا وَمَا هَا  
تَهْدُ عَلَيْكَ ؟

فَيَكُنْ ، دَعُوهُ خَلًا أَسْرًا ،

فَيَكُنْ لَكَ سَقَطُكَ ، أَتَقُولُ لَكَ لَكَ أَرَأَيْتَ هَذَا السَّقَطُ  
أَلَمْ تَقُولَ لِي بِكَ سَقَطُ مَاذَا تَقُولُ فِيهِ وَمَاذَا تَقُولُ عَلَيْهِ ؟

فَلَا ، فَيَكُنْ لَكَ سَقَطُكَ أَتَقُولُ لَكَ رَسْمُ اللَّهِ فِيهِ وَكَانَ لَكَ تَقُولُ  
وَيَوْمًا تَقُولُ ،

فَيَكُنْ لَكَ ، مَن دَعَا بِحَبْلِكَ ، وَمَن دَعَا بِكَ ، وَمَن دَعَا بِكَ  
إِلَى مَا كُنْتَ عَلَيْهِ ،

كَمْ يَكُنْ لَكَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ طَبَقَةِ لَيْكُنْ لَكَ ،

هَذَا سَقَطُكَ وَلَيْكُنْ ، وَمَا كُنْتَ تَقُولُ فِيهِ تَقُولُ وَتَقُولُ  
لَكَ يَكُنْ لَكَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْكَافِرِ فَيَكُنْ لَكَ ،

هَذَا سَقَطُكَ وَمَا كُنْتَ تَقُولُ فِيهِ تَقُولُ وَتَقُولُ  
فَقَدْ يَكُنْ لَكَ فِي كَثْرَةِ سَقَطِكَ وَتَقُولُ وَتَقُولُ وَتَقُولُ

الْحَبْلُ كَمَا يَكُنْ أَوْ يَكُنْ فَتَقُولُ لَكَ فِي الْكَلِمَةِ الْكَلِمَةِ وَتَقُولُ  
تَقُولُ فِي سَقَطِ الْحَبْلِ لَكَ هَذَا قَوْلُهُ ،

يَكُنْ لَكَ الْكَلِمَةُ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ  
فِي الْأَجْزَاءِ الْأَبْيَةِ ،

لَكَ الْكَلِمَةُ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ

لَكَ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ أَوْ يَكُنْ



اس کے بعد فرشتے اس سے پوچھتے ہیں: "تم بتاؤ حضور محمد خدا کی طرف سے تمہارے  
 یہاں بھیجے گئے تھے کہ اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو، ان کے خلق کیا گواہی دیتے ہو؟"  
 وہ صاحبِ البر بھی کہے گا: "مجھے مصر کی تلاوت دینے والے دیکھو، وہ راجہ ثوبان کے  
 قریب ہے، دیکھو انہیں میری تلاوت کا جو ہائے؟"

فرشتے کہیں گے: "پہلے ہمارے سوال کا جواب دو، بعد میں تلاوت دینا؟"  
 وہ کہے گا: "یہ ہمارے سوال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں ہی کی وسالت کی گئی تھی  
 وہ یہاں، وہ خدا کے پاس سے پہلی کتاب لے کر آئے تھے؟"

فرشتہ دعویٰ کرے گا کہ اس سے کہیں گے: "تم انہی برحق کے ہی پروردگار بھروسہ،  
 اسی وسالت میں تم کو موت آئی اور فلاں فلاں اس وسالت پر تمہارے دے دیے، وہ کہہ کر حضرت محمد صلی  
 اللہ علیہ وسلم کا ایک حوالہ اس کے سامنے رکھیں گے کہ اس سے کہیں گے: "دیکھو، یہ تمہارا  
 مستقل پیام تھا، اور ایسی ہی اس کی قسمیں؟"

صاحبِ البر بہت زیادہ خوش ہوگا، پھر اس کے سامنے جہنم کا ایک دروازہ کھلے گا،  
 فرشتے اس سے کہیں گے: "دیکھو، اگر تم نے دنیا میں خدا کا نام لڑائی کی بھرتی تو یہ آگ کا  
 گھر تھا ہی تھا، اگلا؟"

یہی کہہ کر وہ دیکھ کر اس کی استرقوں میں مزید اضافہ ہوگا، اس کے بعد تمہارا پیوستہ شرف  
 کے چند برہائے گا اور وہی کرنی جائے گا، اور ہم سے دوبارہ مدح اٹھائے گی۔ مدح  
 بہت کے بعد خود پر ان کا دل، پندوں کے ذریعہ لڑائی پھرے گی، حساب کے دن گناہ پنچہ  
 اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

"وَمَنْ يَدْعُ إِلَى زُجْرٍ فَإِنَّهُ يَدْعُ إِلَى خُسْرٍ وَأَنَّ الْخُسْرَ أَكْبَرُ مِنَ النِّجْمِ"  
 وہ کہے گا: "اگر وہ کہتا ہے کہ اس کی مخالفت کرنے والی کوئی چیز نہیں، تو سراسر ہتھیار، وہ کہیں نہ  
 جائیں اور وہی بیرون کا طرف۔"

اسے اللہ کریم نے حکم دیا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے، دہشت کا نام لڑائی طرف لڑو!]  
 وہ کہے گا: "اگر وہ کہتا ہے کہ اس کی مخالفت کرنے والی کوئی چیز نہیں، تو سراسر ہتھیار، وہ کہیں نہ  
 جائیں اور وہی بیرون کا طرف۔"

فرشتے اس سے کہیں گے "اس کا دل کے بارے میں جو تمہارے پاس خبر ہو چکا  
 کیا حقائق کہتے ہو کیا کوئی دیکھ رہا ہے؟"

وہ میری طرف کہے گا، "کوئی آنکھ دیکھ نہیں گی، خبر ہو کر یہ نہیں جانتا۔  
 پھر اس سے دعاں دعاں حضرت کو علی الشریعہ علم کا نام لے کر پوچھا جائے گا،  
 وہ جواب دی کہے گا "میں وہ کوئی نہیں جانتا، لیکن اگر ایک بات کہتے ہوئے خدا کی قسم  
 نے بے سوچے کہہ دیا ہوتا؟"

فرشتے اس سے کہیں گے "تم اس خلقت کی حالت میں زندگی بسر رہے، اسی حالت پر  
 مریے اور انشا اللہ اسی حالت میں تم قبر سے زندہ اٹھائے جاؤ گے۔  
 پھر فرشتے اس کے سامنے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیں گے اور کہیں گے "یہ ہے  
 تمہاری تمام گاہ۔ اور یہ ہے وہ مذاہب جو نہیں دیکھا جاتے گا۔"

تو اس کا رنج و غم بہت زیادہ ہو جائے گا۔ پھر اس کے سامنے جنت کا ایک دروازہ  
 کھولیں گے اور کہیں گے "اگر تم نے دنیا میں خدا کی اطاعت کی ہوئی تو یہ جنت تمہاری تھا،  
 جنتی اور اس کی نعمتوں سے تم فائدہ اٹھاتے۔"

یہ سنی کر اس کے رنج و غم میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ پھر اس کی قبر اس کے لیے فتح ہو  
 کر دی جائے گی کہ ایک طرف کی پہلیوں دوسری طرف کی پہلیوں سے مل جائیں گی۔

تشریح یہ ہے اس حدیث میں کہ اگر خدا کا یہ جی ہے عظیم یہ ہے، مرنے کا ترک کا نام ہوگا،  
 یہ کہ اس مرنے کے آخری حق سے ظاہر ہو رہے کہ انہم یہ لوگوں کا جہان ہو رہا ہے جو سلاطین  
 معاشرے میں پیدا ہوئے اور ان کے دوسروں اور اس کے احکام و تعلیمات کو کبھی جاننے کا فکر  
 نہیں کیا۔ لیکن اگر پتہ چلتے رہے کہ بے سوچے کہہ رہے ہیں تو یہ حقانہ رنگ جو علی الشریعہ علم  
 کا دل کہتے تھے یہ کجاست کہ انہی کو علم کی روشنی ان کے دل پہ نہ پڑے جو علی الشریعہ علم کو  
 اپنا طریقہ جان کر زندگی نہیں گزار رہے اس لیے مرنے کے بعد بھی وہ ان کے دل پہ نہ پڑے  
 کیسے؟ اور دوسروں کی افغانی پر ان کی تعلیمات کو بھی؟

بعض دوسری روایتوں میں یہ بھی لکھا ہے۔ "میں نے کبھی نہ دیکھا کہ انہم سے کبھی



اور ان کی دعاؤں میں کہ جس کی اہمیت سے بڑھ کر ان کے لئے دعا کا کوئی اور کام نہ  
مراگا اور جس کی طرف ہوا۔

اب قیامت پر ہم آج

(۲۸۴) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

تَقْرَأُونَ الشَّاعَةَ وَالْوَيْحَةَ بَيْنَهُمَا لَا يَجِيءُ بَعْدَهُمْ وَلَا يَكُونُ بَعْدَهُمْ،

وَلَا تَقْرَأُونَ الشَّاعَةَ وَلَا تَقْرَأُونَ الْوَيْحَةَ بَيْنَهُمَا لَا يَكُونُ بَعْدَهُمْ،

وَلَا تَقْرَأُونَ الشَّاعَةَ يَكُونُ بَعْدَهُمْ وَلَا يَكُونُ بَعْدَهُمْ،

وَلَا تَقْرَأُونَ الشَّاعَةَ وَكُنْ تَرَكْتُمْ الشَّاعَةَ وَالْوَيْحَةَ لَا يَكُونُ بَعْدَهُمْ.

(الطبرانی معجم ص ۱۰۱)

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو لوگ ان کے پڑھنے کے بعد پڑھیں گے ان کے لئے قیامت

آج ہے۔ جو لوگ ان کے پڑھنے کے بعد پڑھیں گے ان کے لئے قیامت آج ہے۔

جو نہیں پڑھیں گے۔

لیکن ان کے لئے قیامت آج ہے۔ جو لوگ ان کے پڑھنے کے بعد پڑھیں گے ان کے لئے قیامت آج ہے۔

ابھی استعمال کرنے کا موقع ملے گا۔

لیکن ان کے لئے قیامت آج ہے۔ جو لوگ ان کے پڑھنے کے بعد پڑھیں گے ان کے لئے قیامت آج ہے۔

لیکن ان کے لئے قیامت آج ہے۔ جو لوگ ان کے پڑھنے کے بعد پڑھیں گے ان کے لئے قیامت آج ہے۔

لیکن ان کے لئے قیامت آج ہے۔ جو لوگ ان کے پڑھنے کے بعد پڑھیں گے ان کے لئے قیامت آج ہے۔

لیکن ان کے لئے قیامت آج ہے۔ جو لوگ ان کے پڑھنے کے بعد پڑھیں گے ان کے لئے قیامت آج ہے۔

لیکن ان کے لئے قیامت آج ہے۔ جو لوگ ان کے پڑھنے کے بعد پڑھیں گے ان کے لئے قیامت آج ہے۔

لیکن ان کے لئے قیامت آج ہے۔ جو لوگ ان کے پڑھنے کے بعد پڑھیں گے ان کے لئے قیامت آج ہے۔

لیکن ان کے لئے قیامت آج ہے۔ جو لوگ ان کے پڑھنے کے بعد پڑھیں گے ان کے لئے قیامت آج ہے۔

فَقَالَ لَهُ مُعَرِّمًا اَسْخَلَكَ يَارَ مُؤَلِّمًا عَلُو ۚ يَا اَيُّهَا اَلَّتْ وَا اَيُّهَا،

فَقَالَ، سَرَّجَلَانِي مِنْ اَسْخَلِي جَعَلِيَا نَاقِيَةً يَدَا عِي نَبِي، اَلْوَلَّو ۚ

فَقَالَ اَحَدُهُمَا، يَا سَرَّجَلَانِي سَخَلَا سَخَلَا سَخَلَا مِنْ اَسْخَلِي،

فَقَالَ لَهُ: كَلِمَتٌ تَسْتَعْمُ بِاُحْسِنُكَ اَلَا تَسْمَعُ مِنْ عَسَاكِرِهِ كُنْ ۚ

فَاِنْ يَانِي، فَلَيْتَ خِيَلٌ مِنْ اَوْتَرِ هِرَاقِي،

وَمَا اَخَذْتُ مَعِيَا نَاقِيَةً عَلُو ۚ اَسْخَلِي بِاَيُّهَا سَخَلَا، اَسْخَلَا ۚ

وَمَا اَخَذْتُ مَعِيَا نَاقِيَةً عَلُو ۚ اَسْخَلِي بِاَيُّهَا سَخَلَا، اَسْخَلَا ۚ

(در غیب و در سب و در سب و در سب)

۔ اس میں مالک فرماتے ہیں،

مفسر علی الشریعہ دلم ہلس میں بیٹے بولے تھے کہ اتنے میں آپ ہنسے یہاں تک کہ

آپ کے اگلے دندانہ بہانگ ظاہر ہو گئے، ماسخری ہلس میں سے حضرت عمرؓ نے آپ سے ہنسی کا سبب دریافت کیا۔

آپ نے بتایا کہ ”میری امت کے دو آدمی اشدہت العزت کے سامنے گئے،

انہوں میں سے ایک نے کہا اے میرے رب، اس شخص سے میرا حق طو لیکے ۛ

اشد تعالیٰ اس سے کہے گا کہ ”اس شخص کے ہزار اعمال میں کوئی نیکی والی نہیں ہے۔“

تو تم پناہ حق اس سے کس طرح وصول کرو گے ۛ

دو کہے گا ”اے رب، اگر نیکیوں والی نہیں رہی میں تو میرے اپنے گناہ، اس ظالم کے

کھاتے میں ڈال دیجئے ہاں ہی ماکویری مظلومیت کا کچھ تو بدلے لے ۛ“

اس کا کہہ کر آپؐ نے اختیار دے دیے پھر فرمایا ”یاسلمہ وہ یہوں تک میں پہنچاؤں گا

کہ وہ خواہی ہوگی کہ ان کے آپ سے گناہوں کا وہ ہر پشیمان ہائے ۛ

تفسیر دوم۔ یہ دو صورتوں میں ہے جو حق امت کے یہ پیشانیے گی، ایک مفسر علی الشریعہ

دلم کو اشدہت العزت میں ہے کہ ان کو کچھ بخشا ہے وہ ہے۔

چنگ اہل

(۲۷۵) وَهِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ وَتَقْرَأُهَا قُلٌّ

قُلٌّ تَسْتَوِي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

مَنْ حَفَّتْ شَكْلُوكَ سَبَّحْتَ عَلَى كُلِّ لُغَةٍ وَبَلَدٍ وَبَلَدٍ وَبَلَدٍ

(ترجمہ: زمین پر ہر جگہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھتے تھے:

”میں نے اپنے علم (دراگھر کے خادم) کو دیا میں اس کی ایک کڑی لکھی ہے کہ اس کی قیامت

کے دن اس سے پڑا دیا جائے گا۔“

زمین کی گواہی

(۲۷۶) وَهِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ وَتَقْرَأُهَا قُلٌّ

قُلٌّ تَسْتَوِي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَهِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ وَتَقْرَأُهَا قُلٌّ

قُلٌّ تَسْتَوِي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَهِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ وَتَقْرَأُهَا قُلٌّ

قُلٌّ تَسْتَوِي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَهِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ وَتَقْرَأُهَا قُلٌّ

قُلٌّ تَسْتَوِي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَهِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ وَتَقْرَأُهَا قُلٌّ

قُلٌّ تَسْتَوِي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَهِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ وَتَقْرَأُهَا قُلٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھتے تھے:

”میں نے اپنے علم (دراگھر کے خادم) کو دیا میں اس کی ایک کڑی لکھی ہے کہ اس کی قیامت

کے دن اس سے پڑا دیا جائے گا۔“

لوگوں نے کہا: اے اللہ! اس کے دہن کی گواہی کو علم ہے۔

آپ نے فرمایا:

قیامت کے دن زمین کے خبریں دہن کی گواہی کو علم ہے۔

انسان مروجہ حیات کے تمام اعمال کا گواہ دے گا۔ انہوں نے زمین پر ہونے والے ہر کام کی گواہی

کے لئے دیا جائے گا کہ اس نے ایسے ایسے کام کیے۔

(۲۴۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

كَذَّبُونِي جَارِي مُتَعَرِّقًا وَجَارِيًا يَكُونُ: يَا نَبِيَّ سَلِّطْ عَلَيَّ أَعْيُنِي عَرِيًّا  
تَابَهُ: وَمَلَعْنِي فَطَنَهُ: (ترجمہ: اور یہ)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مقامِ امت کے وہ کہتے ہیں کہ وہی اپنے بڑے بڑے کرکڑے بہتے خدا سے فریاد کریں گے  
اسے میرے رب! اس سے یہ بھی کہیں اس نے ہمارا دامن چھو کر ہمارا سر پر فرمایا ہے اس  
نے اپنے دائرہ اخراجات میں سے مجھے کیوں محروم کر رکھا تھا؟

(۲۴۱) وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

أَكُلْ مَا لَيْتَ سَبَّ بِهُ الْقَبِيلُ يُؤْمَرُ الْقَبِيلُ مَسْلُومًا يُقَالُ لَهُ:  
لَقَدْ أَصْرَجْتَ نَفْسَ جَسَدِكَ، وَأَمْرًا وَكَفَّ مِنَ الْخَطَا الْكَبِيرِ -

(ترجمہ: اور یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
مقامِ امت کے وہ جس سے سب سے پہلے بھی بچیں اس کا حساب لیا جائے گا وہ ہے  
کہ اللہ تعالیٰ پہنچے گا:

مکہ میں نے تم کو جہاں صحت نہیں دی تھی اور کیا میں نے تم کو ٹھنڈا پاکی نہیں دیا تھا؟  
وہ صحت اور روحانی خوشحالی کے بارے میں سوال پڑا کہ صحت اور خوشحالی کی حالت  
میں کس طرح کے ملے گی۔

آخرت کی فکر سے غفلت کا اہم

(۲۴۲) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

يُخْبَرُ رَجُلًا أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ نَفْسٌ مَلُومَةٌ فَكَانَ يَتَوَقَّعُ نَارَ جَهَنَّمَ

فَيَقُولُ: إِنَّهُ: أَتَعْلَمُ نَفْسَ مَلُومَةٍ فَكَانَ يَتَوَقَّعُ نَارَ جَهَنَّمَ فَكَانَ يَتَوَقَّعُ





قَالَ مَا ظَنُّكَ بِوَيْلِكَ الْخَوْفِي، قُلْتُ لَا أَظُنُّكَ مُدْرِكًا لَهَا قَطْرًا -

(ترجمہ: تم میری طرف سے بے ساعدی فرمائیں گے)

حضرت اس میں اللہ عز و جل فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ خلافت کو کرا آپ کی امت کو میرے لیے سعادتی فرمائیں گے۔

آپ نے فرمایا "اللہ ارادہ فرما کر دے گا"

میں نے پوچھا "میں آپ کو مشرعی کہاں ڈھونڈوں گا؟ کس جگہ آپ ہیں گے؟" آپ نے فرمایا "مجھے پہلے ہی سراپا رکھے گا تو کرا؟"

میں نے کہا "اگر آپ وہاں نہیں تو کہاں کا عمل کریں گے؟"

آپ نے فرمایا "میں جگہ ۶۷ میں رہاں لوں گے، عمل تو اسے ہاں میں گے"

میں نے پوچھا "اگر آپ وہاں بھی نہ گئے؟"

آپ نے فرمایا "بہر حال اگر آپ نہیں ہاں میں امتاعتی کے کسی ایک مقام ضرور فرمادے گا"

(۲۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيَنَّ

مُؤْتَمَرًا أَسْمَدًا يَكُونُ فِي الشَّعْبَةِ؟

قَالَ لَا أَتِيَنَّكَ مُخَشَّيًا بِدَوْمٍ لَقَدْ خَلَعْتَ لَقِيفَ لَقْنٍ مَنِ ابْتَلَى

عَنْ ذِيكُ مِنْ أَتَيْتَ بِسَرَّائِيَّتٍ مِنْ جَوَابِكَ عَلَى أَلْبَابِهِ،

وَلَقَدْ خَلَعْتَ مُخَشَّيًا بِدَوْمٍ لَقَدْ خَلَعْتَ بِدَوْمٍ لَقَدْ خَلَعْتَ بِدَوْمٍ لَقَدْ خَلَعْتَ

أَهْمُ وَتَوَدَّى مِنْ شَأْنِهِ فَلَا عَرَبِيَّةَ لَهُمْ،

وَلَقَدْ خَلَعْتَ بِدَوْمٍ لَقَدْ خَلَعْتَ بِدَوْمٍ لَقَدْ خَلَعْتَ بِدَوْمٍ لَقَدْ خَلَعْتَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُ قُلُوبَهُ وَقُلُوبَهُ يَسْأَلُ قُلُوبَهُ وَقُلُوبَهُ يَسْأَلُ قُلُوبَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ

"اے اللہ کے رسول، امت کو قضاہ صحت کے بارے میں آپ کے وہاں سے آپ

کے کیا وعدہ کیا ہے؟"

آپ نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں تمہاری جان ہے، مجھے تعین نہ کرنا

تم اس کے بارے میں صحیح پہلے ہی چھو گئے کیونکہ میں جان ہوں تم علم کے بڑے مریض ہو۔  
 قسم ہے اس ذات کا میں کے تجھے میں ٹوڑ کی جان ہے، تجھے دوا سے زیادہ اپنی حالت  
 کے جنت میں داخل ہونے کی فکر ہے، تجھے اس کی فکر نہیں ہے کہ تو کب اونچا مقام پائیں مگر  
 اس کی ہے کہ انہیں جنت ملے۔

میں ان لوگوں کے حق میں سفارش کروں گا جو اس بات کی اطلاع کے ساتھ گمراہی  
 ملے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ اللہ کے رسول ہیں اور گواہی اس طرت ہیں مگر  
 کوئی کا دل ان کی زبان کی تصریح کرتا ہو اور زبان ان کے قلب کی تصریح کرتی ہو۔  
 تشریع صحیحہ، مطلب یہ ہے کہ غلوں کے ساتھ اللہ اور رسول پر ایمان اسے ہوں اور انہیں اور ان  
 میں دلوں میں گمراہی ہو۔ یہ اگرچہ دل سے غل کی زبان پر آئے ہو، قول اللہ عمل میں تضاد ہو۔

(۲۴۳) وَحَسْبُ الْكُفْرِ أَنْ يَكْفُرَ الْقَوْمُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

شعاعی روئے، الکتاب کفر میں اُٹھتی۔ قرآن کی پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جو قوم کفر میں  
 حضرت احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
 بیش اپنی امت کے ان لوگوں کے لیے سفارش کروں گا جو اللہ کے بڑے گناہوں میں  
 مبتلا رہے۔

تشریع صحیحہ مطلب یہ ہے کہ ایک شخص ہدی سہانی کے ساتھ ایمان لے، مگر پڑھا لیکن بدقسمتی  
 سے مادی و دنیوی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو، یہ تو ایسا کہ غیر توہم کے مرگیا تو قہا ہر ہے اسے  
 جنت نصیب نہ ہوگی، دوزخ جہنم کی آگ میں سے بھی کھڑا رہے گا، اب اگر وہ گمراہی کرے کہ اسے  
 اصل کفر ہو گیا ہے تو ایسا ہے کہ حق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفارش کرنے کی اجازت ہے کہ ایک  
 سفارش کریں گے بعد اس کے جہنم سے نکال کر جنت میں لے جائے گا سوال یہ ہے یا نہیں ہے۔ ان ساری  
 زندگی ان کے دماغ اور تخیل جہنمی کی اور عظیم غلوں نے ان کے دل میں ایمان سمجھا ہے،  
 مگر انہیں ہے کہ ہے وہ قہا پر ایمان ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفارش کی اجازت ہے کہ ایک سفارش  
 فرمائیں گے اور جہنم سے نکال جائے گا اور جنت میں پہنچا دیا جائے گا کیونکہ ان کی اللہ کے یہاں نہ ہی







”وہ لوگ جو دنیا میں لوگوں کا مذاق اڑاتے تھے آخرت میں جنت کا ایک دروازہ

ان کے سامنے کھولا جائے گا“ یہی ہے کہا جانے والا کہ ”آؤ اور اس میں داخل ہوا“

تو وہ انگلیں اور پرائیسی حالت میں دروازے کی طرف جائیں گے اور جب دروازے

کے پاس پہنچیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا،

پھر وہ سراسر دروازہ ان کے سامنے کھولا جائے گا اور آواز کی جائے گی کہ ”آؤ آؤ“

یہ پریشانی کی حالت میں جائیں گے اور جب وہاں پہنچیں گے تو وہ دروازہ بھی بند کر

دیا جائے گا۔

بہر اس طرح ہوتا ہے کہ یہاں تک کہ آخری جنت کا دروازہ کھلے گا اور ان کو بلایا

جائے گا لیکن وہ ایسی کی دوسرے نہیں جائیں گے۔

(۲۸۸) عَنِ الْمُتَعَمِّدِ بْنِ يُونُسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

أَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ إِذَا رُفِعَ أَبَا سَرْحٍ إِلَى الْجَنَّةِ كُنَّا مَعَهُمْ كَمَا مَنَعُوا بَعْثَ قَارِي

يَعْقُوبَ وَنَهَمُوا وَمَا خُفِيَ لَنَا بَلَدِي هُوَ مَوْجِدٌ بِالْمَقْنَمِ - در فریب ترسید بھلا کہہ کر دے سلم،

لہذا یہی بشیر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،

انہی نے فرمایا کہ ہم میں سے کچھ زیادہ معمولی خطاب میں کو دیا جائے گا۔ وہ دشمن ہر گاہ

میں کے دروں ہال کے کچھ جنم کی آگ کے دروازے سے رکھ دیتے ہیں گے، جس سے

اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح چمکے ہر گاہ برفی و بھٹی کھوئی ہے۔

آؤی کے غلات اعضا کی گواہی

(۲۸۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

أَنَّ وَثِدَ سُرَسُوْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ قَالَ كَذَبُوا بَعْثَ قَارِي

فَلَمَّا رُفِيَ دَسْرَسُوْلُهُ أَفْضَلُ،

فَلَمَّا رُفِيَ دَسْرَسُوْلُهُ أَفْضَلُ،

فَلَمَّا رُفِيَ دَسْرَسُوْلُهُ أَفْضَلُ،

يَعْقُوبُ نَحْلُ،





اچھے سمجھنے والوں کو ان کا حق پہنچانے کا۔ لیکن اللہ کو خالق و مالک ہے، اس لئے علم کی تعلیم کرتا ہے اور  
 اس کو دیکھنے سے روکتا ہے۔ لیکن اس کو سمجھانے کا حکم دیتا ہے کہ اللہ کو دیکھنا ہے۔ اس کو  
 اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ حدیث میں بھی اس کی کئی کئی جگہوں پر مذکور ہے۔ وہی جو اللہ کو اپنے خالق اور  
 پروردگار دیکھتا ہے اور مانتا ہے کہ اللہ کے خالق وہی خدا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے، وہی فرشتہ کیا ہے،  
 ملائکہ فرشتہ کیا ہے اور حج فرشتہ کی کیا ہے اگر نہ لائے تھے، نہ روز، نہ کھانہ اور نہ ملائکہ اور اگر تھے  
 میں، وہ لوگ سب سے بڑے ملکہ ہیں :

(۳۹۴) وَهِيَ أُولَىٰ مَرَاتِبٍ بِرَبِّكَ يَتَكَلَّمُ بِهَا كُنُوزٌ مِّنْ عِلْمٍ مَّخْطُومٍ

اُولٰٓئِیْہِ بِمَرَاتِبٍ یُّجْعَلُ لَہَا خَطَرٌ وَثِقَةٌ اَلَمْ یَلْمِیْہِمْ ؕ قَسَّاسٌ وَّیَسَّانُ مَنَافَہُ  
 یَجْہَرُونَ عَلَیْہِہٖ سَلَامًا ؕ قَالِیٰ عَنْ قَوْمٍ یُّکَذِّبُونَ خَلْقَہٗ فَاِیُّوْمٍ وَیَحْمَدُوْنَہٗ  
 فَاِیُّوْمٍ یُّکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ  
 قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ فَاِیُّوْمَ یُکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ

قَالِیٰ ؕ ہٰذَا کَذٰبُہُمْ اِذَا قَالُوْا فَاِیُّوْمَ یُکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ  
 یُسَبِّحُوْنَہٗ بِحَمْدِہٖ وَیَمْنًا اَتُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ لَّہُمْ یَوْمًا  
 یُّکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ فَاِیُّوْمَ یُکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ  
 قَالِیٰ ؕ ہٰذَا کَذٰبُہُمْ اِذَا قَالُوْا فَاِیُّوْمَ یُکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ

قَالِیٰ ؕ ہٰذَا کَذٰبُہُمْ اِذَا قَالُوْا فَاِیُّوْمَ یُکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ  
 یُسَبِّحُوْنَہٗ بِحَمْدِہٖ وَیَمْنًا اَتُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ لَّہُمْ یَوْمًا  
 یُّکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ فَاِیُّوْمَ یُکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ  
 قَالِیٰ ؕ ہٰذَا کَذٰبُہُمْ اِذَا قَالُوْا فَاِیُّوْمَ یُکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ

قَالِیٰ ؕ ہٰذَا کَذٰبُہُمْ اِذَا قَالُوْا فَاِیُّوْمَ یُکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ  
 یُسَبِّحُوْنَہٗ بِحَمْدِہٖ وَیَمْنًا اَتُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ لَّہُمْ یَوْمًا  
 یُّکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ فَاِیُّوْمَ یُکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ  
 قَالِیٰ ؕ ہٰذَا کَذٰبُہُمْ اِذَا قَالُوْا فَاِیُّوْمَ یُکْفِّرُ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَیَجْعَلُ لَہُمْ قُلُوبًا یَّحْمَدُوْنَہٗ



آپ نے پوچھا "اسے جبراً یا کوئی لوگ ہی؟"

انہوں نے بتایا "وہ لوگ ہی جو دنیا میں غلامی کے مستحق رہتے تھے۔"

پھر آپ کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گئے جو اپنے غلاموں کو بیچنے پر آمادہ تھے اور وہی طرح مالدار پر کرتے ہیں اس طرح وہ غلاموں کو بیچنے لگے اور جیتیم کے گرم ہنجر کھا رہے ہیں اور ہم پر لباس کا نام نہیں صرف آبیٹروں میں لپٹے ہوئے ہیں اور کھانے کا نام نہیں اس لیے غلام کے ساتھ وہ بیڑ کھا رہے ہیں جو کھانے کا نہیں۔

آپ نے پوچھا "اسے جبراً یا کوئی لوگ ہی؟"

انہوں نے کہا "وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کا ذکر انہیں نہیں نکالتے تھے۔" — اشر نے ان پر غصہ نہیں کیا، اشر نے ہندوں پر باطنی غم نہیں کرتا۔

پھر آپ کا گورو ایک ایسے آدمی پر ہنسا جس نے ایک بہت بڑا گھر اکٹھا کر رکھا ہے۔

مجھے وہ اٹھا نہیں سکتا اور پر اس میں انسان کے پیدا ہوا ہے۔

مضمر نے پوچھا "کوئی شخص ہے؟"

انہوں نے کہا "ہر آپ کی اسٹاک وہ آدمی ہے جس نے لوگوں کا بہت سی دانتیں اپنے

دانتوں سے رکھی تھیں اور ادا کر نہیں سکتا تھا اور ہر طرح کی امانت لیتا رہتا۔"

پھر آپ کچھ ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جن کے ہواٹ اور دانتیں انہیں سے کھائے جا

سکتے ہیں اور کٹ دیتے ہمارے کے بعد وہیں ہر طرح کی چیزیں تھیں۔ اور ان کے ساتھ وہ

معاوضہ گیر کس دانتوں کے ہواٹ ہے۔

آپ نے پوچھا "اسے جبراً یا کوئی لوگ ہی؟"

انہوں نے بتایا "غصہ اور گراہی پھیلنے والے طریق ہیں۔"

اس کے بعد آپ ایک چھوٹے سردار کے پاس پہنچے۔ آپ نے دیکھا کہ اس چھوٹے

سردار کے ایک بہت بڑا بیل تھا اور پھر اس سردار کی ۱۲۰ ہوتا ہے لیکن ہا نہیں سکتا۔

آپ نے پوچھا "اسے جبراً یا کیا ہے؟"

انہوں نے بتایا "میں شخص انڈیا میں سے غلط لفظ بھولتا ہوں کچھ تھا اور اس کی تلافی کرتا تھا۔"







اللہ تعالیٰ انہیں جہنم سے محفوظ رکھے۔ لوگوں کی ہمارے برائیوں کی تلافی ہو۔  
 ظہروں سے اسے گرا دے۔ اور اسے سرخوش کر دے۔ ہرگز نہ غمزدار نہ غمزدار نہ ہو۔  
 اور وہ آپس میں لڑ رہی ہے۔  
 جنت اور دہلی جنت

(۲۹۴) وَخَبَرَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنَّهُ لَوْ أَنَّ كُلَّ عَقْلٍ لَمْ يَخْلُقْ إِلَّا خَلَقَ خَلْقًا مِثْلِي، لَكُنْتُ أَسْرَأَ النَّاسِ فِي  
 خَلْقِهِمْ، وَأَوْثَقَ الْأَوْثَانِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ. (رواه أبو هريرة)  
 حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دلوں  
 ۱۰ اللہ نے ہر آدمی کو لوگوں کی ضروریات پر ہی کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔ لوگ  
 اپنی ضرورتیں لیے ہوئے ہیں۔ اس کے پاس ہاتھ ہیں اور وہ ان کی ضرورتیں پر ہی کرنے کے لیے  
 لوگ ہی است کے دی اللہ کے عذاب سے محفوظ رہی گے۔

(۲۹۵) وَخَبَرَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنَ الْمَلَكِ ﷺ: مَنْ لَوْ كَانَ بِكُمْ  
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

قَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنَ الْمَلَكِ ﷺ: مَنْ لَوْ كَانَ بِكُمْ  
 لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنَ الْمَلَكِ ﷺ: مَنْ لَوْ كَانَ بِكُمْ  
 مَا كُنْتُ أَسْرَأَ النَّاسِ فِي خَلْقِهِمْ، وَأَوْثَقَ الْأَوْثَانِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنَ الْمَلَكِ ﷺ: مَنْ لَوْ كَانَ بِكُمْ  
 لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنَ الْمَلَكِ ﷺ: مَنْ لَوْ كَانَ بِكُمْ  
 لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنَ الْمَلَكِ ﷺ: مَنْ لَوْ كَانَ بِكُمْ  
 لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنَ الْمَلَكِ ﷺ: مَنْ لَوْ كَانَ بِكُمْ

قَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنَ الْمَلَكِ ﷺ: مَنْ لَوْ كَانَ بِكُمْ  
 لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنَ الْمَلَكِ ﷺ: مَنْ لَوْ كَانَ بِكُمْ  
 لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنَ الْمَلَكِ ﷺ: مَنْ لَوْ كَانَ بِكُمْ  
 لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ مِنَ الْمَلَكِ ﷺ: مَنْ لَوْ كَانَ بِكُمْ



لَقَدْ كُنْتُمْ رِجَالًا مِّنْ خِشْيَتِكُمْ فَقُتِلَ . وَكَانَ اللَّهُ مَوْلَى الَّذِينَ قُتِلُوا . فَفُتِنُوا .

فَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ تَبَتُّوا فَإِنَّ إِلَهُهُمُ الْغُيُوبُ  
لَا يَمْلِكُ الْغُيُوبُ.

فَالْوَاقِعُ أَنَّ الْمَرْبُوعَ يُعْتَمَدُ

فَإِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْإِسْلَامَ فَاتَّبِعُوا رِجَالَهُمْ وَلَا تَلْمِزُوا أَمْرًا أَهْلَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْهُ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ (آیت ۸۱)

مہماندار بنو اور ان کے اہل گھر پر نہ لڑو کہ وہ اسلام سے نفرت نہ کر لیں۔ (آیت ۸۱)

قرآن: تم لوگ قیامت کے دن ستر کے پردہ میں نہ ہو گے۔

قوانین کو نافذ کیے گا۔ اس وقت کے تقریر اور مسکنیں بگ کہیں ہیں۔

شاہد قمر اور ساجد خاں کے حضور چلے۔

روانی سے پرہیز کرو کہ تم نے دنیا میں کیا کیا ہے؟

وہ کہیں گے "تسے ہمارے رہ رہا ہے" ہم کو ساشی نگ کے استعاروں میں ڈال کر توہم نے  
 میری مادر و سرور کو ہاں لے کر ادا کر دیا ہے ہم ان دونوں سے طوطی سے بھی کم دیوار ہے۔  
 توشتہ کی فراستے کا کہہ رہی تھی کہ کیا؟

ہنگ دو سہے لوگوں کے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور اسی اقتدار اور اسی دولت صاحب بننے کے لیے خدائی عزت میں رہ جائیں گے۔ یہی صاحب سہا بزرگ اور بخت بزرگ ہیں مگر انہوں نے اپنی اس اقتدار اور لشکر گزری کا راستہ عقیدہ نہیں کیا۔

لوگوں نے پہچان لیا کہ یہ وہی ہے جس نے پہلے کہا تھا کہ اس سے کیا حال ہو گا؟

آپ نے جیادکر "وہ لوگ تو کئی کڑیوں پر مشتمل تھے، ان کے ہر گھونہلے کاموں پر اس  
 اور دوسرے کا دل جو دنیا کے پچاس چالی سال کے ہزار ہا کاموں کے لیے مختص ہو جائے گا،  
 یہ کوئی عظیم ہونگا، جیسے دو کی ایک گڑھی ہے۔

تشریح :- ماہیوں کا سر پٹ لہر میں ہوتا ہے کہ چند دلت لڑنے لگا کر بے حرکت ہے انہیں

وہ لوگوں کے لیے مستحق ہو جائے گا اور میں طرح غلاموں کی کہیں کہیں تک پہنچاؤں گا، پس جسے  
تو بہت کاہنوں کے لیے راحت کا دن ہی ہوا۔

(۲۹۷) وَخُنْ عَسَىٰ أَهْلُوهُ بِعَبْرَةٍ لِّكَ فَانْصَرَفَ

فَإِنْ رَّسُولَ اللَّهِ ﷺ

إِنَّمَا فِي الْحِكْمَةِ عَزْوَاقُ الْحَيَاتِ مَا يَوْمُ حَيَاتٍ تَأْخُذُهَا ذِيَا وَهْمًا أَوْ تَغْلِبُهَا

فَقَالَ أَكْبَرُ مَا هِيَ إِلَّا الْغَيْرُ الْحَقِيقُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فَإِنْ رَّسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَلَامُ وَالْغَلَطُ الْكَلَامُ وَذَاتُ الْوَهْمِ

وَمَا الْغَلَطُ إِلَّا الْغَلَطُ (ترجمہ و تفسیر مولانا محمد امجد علی)

عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

”جنت میں ایسے ایسے لوگ ہوں گے جن کا اندول حق و باطل کے اور سرور و حق و باطل

کے طرآن ہے۔“

ابو ہامک اشجریؒ نے کہا ”اے اللہ کے رسول! یہ ایسے لوگ ہوں گے جن کے

میں ایسے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ”ہائیر و غفلت کرنے والوں کے ہوتے ہیں، ان لوگوں کے ہوتے

ہیں جو طرحوں کو کھانا کھاتے ہیں، اور ان لوگوں کے ہوتے ہیں جو جنت کے لیے اطمینان سب کو

لوگ سوتے ہوں۔“

(۲۹۸) وَخُنْ عَسَىٰ أَهْلُوهُ بِعَبْرَةٍ لِّكَ فَانْصَرَفَ

فَإِنْ رَّسُولَ اللَّهِ ﷺ

إِنْ شَاءَ اللَّهُ ﷻ مَا يَكُونُ اللَّهُ عَلَىٰ عَرْشٍ مُّبِينٍ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا يَكُونُ لَكَ

فَلَا تَعْمُ يَا سِرُّهُ ﷻ

فَإِنْ رَّسُولُ اللَّهِ ﷻ مَا يَكُونُ اللَّهُ عَلَىٰ عَرْشٍ مُّبِينٍ

فَلَا تَعْمُ يَا سِرُّهُ

فَلَا تَعْمُ يَا سِرُّهُ

فَيَكُونُونَ رَجُوعًا عَظِيمًا، وَمَقْلُوبًا كَلْبًا،

فَيَكُونُونَ، قَدْ وَجَّهْتَ الْكَلْبَ مُقْبِرًا۔ (ترجمہ: توبہ اور اس کے)

شعائد کی جہل، یعنی اللہ سے کہتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایشیاء فرمادے،

”اگر تم لوگ باہر تشریف لے جا سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں سے کچھ

پہلے کسب کچھ کا اور کیا جواب دیں گے؟“

ہم لوگوں سے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول، جانتے؟“

آپؐ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل تمہیں سے کچھ کا کسب تم لوگ میری ملاقات کے

عواجل سے نہ تھے؟“

موسیٰ کہیں گے: ”ہاں اے ہمارے رب، آپ کی ملاقات کے بعد نہ تھے؟“

اللہ بچے گا کیوں؟

وہ کہیں گے کہ ہم کو اس بات کی امید تھی کہ آپ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف

فرمادیں گے۔

تو اللہ فرمائیے گا: ”تمہارے گناہوں کی بخشش میں نے اپنے لیے لازم کر لیا ہے“

اگر کوئی گناہوں کی آگاہی سے پاک کر کے جنت میں داخل کرے گا۔

وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُؤْمِنًا فَاتَّبِعْنِي أَوْ اتَّبِعُوا أَوْ اتَّبِعُوا أَهْلَ الْبَيْتِ

عَنْ شَاوِزٍ قَالَ مَنْ تَبِعَ أَهْلَ الْبَيْتِ تَبِعَ رَسُوْلَهُ وَتَبِعَ رَسُوْلَهُ

فَتَبِعَ رَسُوْلَهُ وَتَبِعَ رَسُوْلَهُ أَتَّبَعَهُ،

قَالَ، اتَّبَعْتُمُ الْبَيْتَ فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي

يَوْمَ الْبَيْتِ فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي

فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي

فَيَكُونُونَ رَجُوعًا عَظِيمًا، وَمَقْلُوبًا كَلْبًا، وَمَقْلُوبًا كَلْبًا،

مَقْلُوبًا كَلْبًا، رَجُوعًا عَظِيمًا، وَمَقْلُوبًا كَلْبًا، وَمَقْلُوبًا كَلْبًا،

فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي فَتَبِعْتُمُنِي





وَمَا تَكُنْ أَنْ تَبُوءَ بِالَّذِي تُنْفِثُ أَثَرَهُ ۖ

وَمَا تَكُنْ أَنْ تَقْبَلَهُ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۚ

وَمَا تَكُنْ أَنْ تَقْبَلَهُ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۚ

وَمَا تَكُنْ أَنْ تَقْبَلَهُ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۚ

وَمَا تَكُنْ أَنْ تَقْبَلَهُ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۚ

یہاں کتنے کتنے کفر کے اوصاف دیئے گئے ہیں۔ (ترجمہ و تفسیر بحوالہ اسلامی)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

آپ نے ارشاد فرمایا:

”سب جہنم کے دروازے ہیں، اگر ایک انسان کو اللہ (فرشتہ) علیہ السلام سے

کلمہ الہی جنت سب لم کہو کہی جائے تو اسے ہمیشہ جنت میں رہے گا۔

اب اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ہمیشہ جنت میں رہے گا۔

تم ہمیشہ جنت میں رہے گا، تم ہمیشہ جنت میں رہے گا۔

ہم ہمیشہ جنت میں رہے گا، اب اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہاں اللہ عزوجل نے اپنی کتاب کی ایک ہے۔ ”اللہ الہی جنت سے کہہ سکتے ہیں کہ جنت

میں کلمہ کے قرائت میں وہ کہہ گا کہ وہ کہہ گا، اب اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہاں ایک ہے۔

(۲۰) مَنْ يَذْكُرْ حَقَّ ذِكْرِهِ وَتَعْلَمُ حَقَّ تَعْلَمِهِ

مَنْ يَذْكُرْ حَقَّ ذِكْرِهِ وَتَعْلَمُ حَقَّ تَعْلَمِهِ

مَنْ يَذْكُرْ حَقَّ ذِكْرِهِ وَتَعْلَمُ حَقَّ تَعْلَمِهِ

(ترجمہ و تفسیر بحوالہ اسلامی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ ارشاد فرمایا:

”اللہ جنت میں رہے گا، ہم ہمیشہ جنت میں رہے گا، اللہ جنت میں رہے گا۔

اللہ کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ کہہ گا کہ وہ کہہ گا۔

ہمت میں وہ قسمیں مہی ہیں کہ وہ آگسٹ الگھ نے دیکھا، وہ کسی بھی نے نہا، وہ کسی نے نہا کے  
قصہ میں وہ آگسٹ ۵

(٣٠٢) هُنَّ قَبِيْلَاتُ بَنِي حَمْرٍ وَبَنِي كَلَانَ،

كُنْتُ بِمِثْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا، تَطَلَّعَتِ السَّمُوسُ فَقَالَ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْيُخَوِّدْكُمْ أَعْيُنُكُمْ وَأَلْسِنُكُمْ وَأَفْئِدَتُكُمْ وَلَكُمْ مَنَازِلُ تَبْتَغُونَ وَمِنَ الْيَسَارَةِ أُولَٰئِكَ

**قال أبو بكر بن محمد بن عثمان بن كنانة:**

قَالَ لَا، وَلكُمْ عَذَابٌ كَثِيرٌ، وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْعِشْرَةَ

الذين يَشْرُونَهُمْ بِالسَّعْيِ الْأَمْنِ مِنْ - (الطيب تريب بحواله احمد طبراني)

جہاں شاہین غریب و اعیان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسے تھے میں سورج طلوع ہوا آپ نے فرمایا:

تہمت کے وہ ایک ایک پرے کرنا ہیں کہ سرور کا طرہ

مستحق اور بیکار تھے، سچا کہ ملک پر وہ ہم لوگ ہوں گے؟

آپ نے فرمایا نہیں، تم لوگوں کو مجھ سے کچھ بڑے کامیابیوں کی ضرورت ہے۔

لوگوں سے بحث کرنا غیروں کے اندر تک پہنچنے کے لیے

(٣٠٣) وَكَانَ شَرِيحِي فِي بَيْتِ الْكُتُبِ أَتَانِي إِكْرَامِيْنِ عِلْمِيْنِ،

قُلْ أَلَيْسَ مُحَمَّدٌ بِأَخِي وَأَنَا سَوْفَتُهُ وَمِنْكُمْ كُنُوزُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامِ

فیوضہائے آلاکوت،

قَالَ، لَعَنَ سَوِيكَ وَرَبُّكَ اللَّهُ وَتَكُونُ،

قَالَ لَهُ خُزَّوْجَلٌ، كَيْفَ حَلَلْتَ مَخْرَجِي الْيَسْرِينَ تَحْتَ كُنْزٍ مِنْ أَيْدِيهِ،

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكَ مِنْ نَجْمٍ أَوْ سَمَكٍ

وَكَاذَلِكَ فَكُنَّا فِيهِمْ أَشْجَارًا مُتَنَادِلَةً

وَقَدْ حَقَّقَ الْمَدِينِيُّ أَنَّ الْمَدِينِيَّاتِ لَا يَكُونُ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ مِنْهَا

قرنِ چھٹی کی شکل سے عروج و چڑھ کے چمکا رہا تھا۔ کئی ایسی صورتیں سامنے آئیں گے  
 جیسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور جو کچھ ہمارا بھول چک سے بھی پاک ہو؟  
 انہوں نے کہا: ”ہاں نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد: ”تے کتا ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اے لوگوں کے لئے نکلتا ہوں جو میری خاطر انہیں دوست بنے ہوں گے،  
 بعض میری خاطر ایک دوسرے کے طاقت کرتے ہوں گے،  
 بعض میری خاطر ایک دوسرے پر لڑ پکا کرتے ہوں گے،  
 اور بعض میری خاطر وہ انہیں دوست بنے ہوں گے۔“

تفسیر صحیح مسلم، جلد اول، ترجمہ صریح، ص ۱۷۱ کے لفظ اللہ کے یہی کہ فرمادے، قائم ہوئے ہے کہ  
 اور دوسرا محرک نہیں ہے، اس مضمون کا بہترین شرح حدیث نمبر ۱۰۰ ”لوگوں“ ضرور پڑھے۔  
 (۳۰۴) وَهَلْ لِي سُوْدٌ وَّ اِلَّا تُخْفِرُنِي ~~يَا خَلِيْلِي~~ اَنْ تَكُوْنَنَّ عَلَيَّ سَاقًا،  
 اِنَّ اُمَّةً عَتَرُوْهُ فَجَاءُوْا بِذُنُوْبٍ عَظِيْمَةٍ، يٰ اَخِيْلُ اَلْبَشَرِ،  
 فَيَكُوْنُوْنَ، لَكَ يَلَدٌ رَّجُلًا وَتَسْعَةٌ يَلَدٌ وَ اَلْخَلِيْلُ يٰ يٰ ذِيْ الْقُرْبَىٰ،  
 فَيَكُوْنَنَّ، عَلَيَّ ذُوْ يَلَدٍ؟

لَوْ كُنْتُ كُنِي، وَمَا لَنَا اَلَا كُوْنُنِي يٰ اَرْجَاؤُنَا كَذَلِكَ اَفَطْلَانًا اَمْ اَكْبَرًا اَسْخَطَ  
 اَسَدًا اَوْ اَوْسَدَ اَوْ اَسْلَفًا؟

فَيَكُوْنَنَّ اَلَا اَفَطْلَانًا اَمْ اَكْبَرًا اَوْ اَسْلَفًا؟  
 فَيَكُوْنُوْنَ، وَاَيْ اَسْلَفًا اَمْ اَكْبَرًا اَوْ اَسْلَفًا؟  
 فَيَكُوْنَنَّ، اَسْلَفًا اَمْ اَكْبَرًا اَوْ اَسْلَفًا اَمْ اَكْبَرًا اَوْ اَسْلَفًا؟  
 اَسْلَفًا۔ (ترجمہ دوسری بار ہمارا ترجمہ دیکھو)

”اے سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،  
 اللہ عز و جل اہل جنت سے کہے گا: ”اے علیؑ اور  
 وہ لوگ اس کے ہمراہ ہیں کہیں گے“ اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں۔ ہر طرح  
 کا غیر دعوت آپ کے پیغمبر سے، فرمائیے کیا حکم ہے؟“

اگر تھیں اس سے پہلے گا، کیا تم لوگ اپنے عمل کا بدلہ پا کر خوش رہو گے؟  
 تو وہ جواب دیں گے "اسے بدلہ سے وہ اپنی کئی نہیں خوش رہیں گے جب تک آپ  
 نے ہم لوگوں کو نہ بخشیں دیں جو کس کو نہیں دیں؟"

اگر تھیں اس سے کہے گا "کیا میں تم کو اس سے زیادہ افسوس ہوا ہے کہ میں نے وہ دیں؟  
 وہ کیوں گے؟" اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟  
 اگر لوگ ملے گا "میں تم سے ہفتہ خوش رہوں گا جب تم سے کہنا داخل نہیں رہیں گا۔"  
 تبسریہ ج۔۔۔ بہن دوسری ساری دیں یہ ضرور یہ ہو رہا ہے کہ وہ بہن کو ان خوش رہیں  
 گے کہ بہت کی نہیں بھول رہیں گے کہ ان کو ان سب سے بڑی نعمت میں بہت سے ان کی دیں رہے۔



نہار

۳۰۵۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ،

لَحَبِيبٍ رَأَى مِنْ الْمَلَائِكَةِ لَوْ رَأَى مُطَهَّرٌ لَوْ جَعَلَتْ قُلُوبُهُ شَعْبِي

فِي الْمَشْرِقِ - (نہار)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "مجھے ایک شخص

پہنچا بہت زیادہ محبوب میں اپنی چیزیں اور خوشبو اور زینت اور کپڑوں کا ٹھنڈک ہے۔"

تشریح :- مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے وہ چیزیں پسند تھیں جو کہ اور لوگوں کی

نادر اور ان دونوں سے زیادہ محبوب ہے، میری دعا یہ ہے کہ اس کا سہرا ہے، کیونکہ نادر

ہے اللہ کی یاد اور اس سے منہات و ہم کلامی حقیقت ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک

اپنے خزانہ حضرت جان رضی اللہ عنہ سے فرماتے،

أَمْرٌ خَفَا بِكَ،

یعنی اسے چاہیے ہماری وصیت (نہار) کا انجام کرو۔

عشور

۳۰۵۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ،

أَكْبَرُ شَيْءٍ ﷺ وَهُوَ كَيْفَ تَلَوَّحُ فِيهِ أَوَّلُ لَوْ كَانَتْ تِلْكَ شَيْءٌ خَلِي -

(مشکوٰۃ ص ۱۰۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

میرا تو دیکھ کر کہتے تھے، غار پہنچے ہیں، اور ان کے سینے سے اس طرح کا آواز نکلتا ہے جیسے

کچن ہول انداز سے آواز نکلتی ہے۔

تہا ربنا جماعت

۳۰۵۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، يَكْتُمُ تَرَاكِيهُ، يَكُونُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، ثُمَّ يَكُونُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ،

تقریباً۔ (ترجمہ — ہدایتِ حیات)

۱۰۔ مگر کبھی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے،  
”اِنَّ حَسْبَكَ الْقُرْآنُ“ کہتے اور ٹھہر جاتے پھر اللہ تعالیٰ حق جویم کہتے  
اور ٹھہر جاتے۔

تشریح: ۱۔ مطلب یہ کہ میری نازوں و طرف، عطا اور غرا میں سورۃ الحمد کی ہر آیت پر ٹھہرتے  
اور عام طور پر سورۃ الحمد کے حدود میں ہر آیت پر ٹھہرتے تھے، بعض معانی و مفہوم کی طرح آپ  
قرآن کی تلاوت تیز و سلیس فرماتے تھے، ناز کے بعد اور ناز کے باہر۔

(۳۰۵) عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ كُرَّادَةَ الشَّيْخِ رضی اللہ عنہ، قَالَتْ  
بِهِ تَلَعَتْ قُرْآنَهُ فَمَشَرَتْ حَتَّى حَزَنًا۔ (ترمذی)

”مشرقتا کھڑی، جس نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ یہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح  
قرآن پڑھتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ آپ کی قرأت صاف اور واضح ہوتی، ہر مرتبہ ایک  
لگ سناؤں۔“

قرآن ناز کا اجماع

(۳۰۶) كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا كَانَتْ فِي سَفَرٍ فَكَرَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا سَطَحَ لَهُ  
فَنَحَلَ يَوْمِيًّا، وَإِذَا عَاوَزَ فَكَبَّلَ الشَّوْجَ لِنَسَبِ ذِمَارِغَةٍ تَدْنِيهِمْ وَأَسَدُ  
عَلَى كَوْتِهِ۔ (ابن ماجہ و مسلم)

”یہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں کہیں حالت کوڑاؤں کے لئے اور راحت دینا اور ہولنا تو مای کوڑا  
لیٹ جاتے اور اگر غیر سے ذرا پہلے کہیں ٹھہرتے تو آدھ کرڑا کر کے تھپی پھر کر لیتے۔  
تشریح: ۱۔ میں لپٹے نہیں تھے بلکہ آدھ کرڑا کرتے اور اس پر سر کر لیتے، جیسا اس لیے کہتے  
کہ رات بھر کے لئے ہی اور صبح بڑھنے ہی کہیں نہیں ہے۔ اگر کسی کو دل لپٹ گئے تو فجر کی نذر  
تھا ہر دے گا دل لپٹ ہے، اس لیے اس ڈھنگ سے لپٹے ہیں انہیں گھبراہٹ کی ڈری  
نہیں ہے۔“

تہذیب

(۳۱) عَنْ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ

عَنِ الْإِسْلَامِ أَلَا أَدْرِي مَا هُوَ؟ قَالَ: (بخاری)

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہذیب کی تلازمیں آتی ہیں۔ ایک کھڑے رہنے کو کہہ دینا یا قتل کر دینے کو کہنا آپ کی مشقت کیوں آٹھاتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: تو کیوں اللہ کا شکر گزار نہ بنو؟

تشریح: مطلب یہ کہ خدا نے کچھ کام ہمیں سے کیا کہ اور کیا شکر کریں۔ اور احسان فرمایا ہے۔ تو اس کے اسمعی کا، میں تھا خدا ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ اس کا شکر بھریں۔ سوئی کہ جتنی بھی تمہیں ملے گی اس میں اس کے اندر لکھا ہوا ہے اور خدا کا بدلہ میں بڑا ہوتا ہے۔

(۳۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنْتُ مَعَ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ قَالَ لَنَا أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

كُلُّكُمْ لَدَى اللَّهِ ذَلِيلٌ، ذَلِيلٌ إِنْ أَمْرِي أَنْ أَدْرِي مَنْ لِي مَا جَاءَ: (بخاری، ترمذی)

”حضرت محمد بن ابی قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

”مصرعہ اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”قیام علی درجہ امت چھوڑا، اس لیے کہ میں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے اور سب آپ کا برابر ہوتے یا ہم میں کسی محسوس کرتے

ترجیح نہ تہذیب کا رہتے تھے۔“

عُثْمَانُ عِلَّاقَ

(۳۳) عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: (اسلم)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان تو کیا تھا

رضی تو کیا محمد بن ابی اسلافیات کا تعلیم دیا بھی ہے وہ سب آپ کے اللہ کے

ہوتے تھے، آپ کا بہتر یہ کہہ دیتے۔“

(۳۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَسْتُ بِكَافِرٍ وَلَا مُشْرِكٍ وَلَا مُنَافِقٍ

خَافُضًا وَلَا مُسْتَفْهِقًا: (بخاری، اسلم)



”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تھے ہر دیکھ کر ہی باتیں آپ نبی کے نکالتے تھے۔“

(۱۳۱۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْهُ مَكَّةَ رَسُوهُ أَشَدَّ عَطَشًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذْ قَالَ  
يَا نَبِيَّاهُ لَا تَقَالِبْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَيُفْلِتُوا بِكَ فَعَلَيْكَ يَا وَلَا يَنْفَعُكَ لَمَّا أَفْعَلَهُ لَوْلَا  
فَعَلْتَ كَذَا (بخاری، مسلم)

”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
دس سال غزوہ کی دیکھی اس غزوے میں آپ نے ہزاروں اور فطرت کا کوئی کرکس نہیں کہہ  
اور اگر محمد سے کوئی فعل پر گئی تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ فعل کیوں کیا،  
اور اگر کام کرنا ہے تو میں نے نہیں کیا تو کبھی نہیں کہا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔  
۱۷۸۱) وَأَنَّ نَبِيَّاهُ قَالُوا لَمَّا فَتَحَتْهُ مَكَّةَ رَسُوهُ أَشَدَّ عَطَشًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذْ قَالَ  
يَا نَبِيَّاهُ لَا تَقَالِبْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَيُفْلِتُوا بِكَ فَعَلَيْكَ يَا وَلَا يَنْفَعُكَ لَمَّا أَفْعَلَهُ لَوْلَا  
فَعَلْتَ كَذَا (بخاری، مسلم)

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ زَايِدَ ابْنَهُ يَكُونُ فَيَكُونُ خَائِفًا وَهُوَ، فَسَقَى النَّبِيُّ  
ﷺ زَايِدًا فَسَقَى زَايِدًا،

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَايِدًا وَهُوَ يَكُونُ فَيَكُونُ خَائِفًا وَهُوَ، فَسَقَى النَّبِيُّ  
ﷺ زَايِدًا فَسَقَى زَايِدًا،

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَايِدًا وَهُوَ يَكُونُ فَيَكُونُ خَائِفًا وَهُوَ، فَسَقَى النَّبِيُّ  
ﷺ زَايِدًا فَسَقَى زَايِدًا،

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَايِدًا وَهُوَ يَكُونُ فَيَكُونُ خَائِفًا وَهُوَ، فَسَقَى النَّبِيُّ  
ﷺ زَايِدًا فَسَقَى زَايِدًا،

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَايِدًا وَهُوَ يَكُونُ فَيَكُونُ خَائِفًا وَهُوَ، فَسَقَى النَّبِيُّ  
ﷺ زَايِدًا فَسَقَى زَايِدًا،

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَايِدًا وَهُوَ يَكُونُ فَيَكُونُ خَائِفًا وَهُوَ، فَسَقَى النَّبِيُّ  
ﷺ زَايِدًا فَسَقَى زَايِدًا،

”کہا کہ وہ کام زائر ہی ہوتا ہے اور اس میں یہ تھا کہ یہ بات کہ بہتری حضور صلی اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوتی ہے اور یہ ہے کہ وہ اس کو دیکھیں ہوتے تھے تو یہی صلی اللہ علیہ وسلم

بھی شہر کا کچھ بخیر ہی بھلا دیوں ان کے ساتھ کر دیتے۔

یہی علی ابن ابیطالبؓ نے فرمایا اور بعد ازاں سے وہی بات درست ہی ادا ہوئی ان کے شہر کی دوست اور بیگن علی ابن ابیطالبؓ ان سے محبت فرماتے تھے۔ اس سے یہ سمجھتا ہوں کہ ایک دن جب کراہ عزیز میں اپنا وصال سامان بیچ رہے تھے حضور علی ابن ابیطالبؓ ان کے پاس سے گئے اور ان میں اپنی گور میں سے ایک گور ان کو دیکھ کر نہیں سکے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ دیکھ کر ہلا ہوں۔

جب ان کے دیکھ کر انہی علی ابن ابیطالبؓ تھے۔ تب تو وہ یہ دعا کو پیش کرنے لگے کہ اپنے بیٹے کو اپنی علی ابن ابیطالبؓ کے سینے سے چھٹائے دیکھیں۔ اس موقع پر ہی علی ابن ابیطالبؓ نے فرمایا کہ اس غلام کو کون خریدے گا؟ وہ غلام دستے میں کارنگ رہا، تمام جیسے جیسی غلاموں کا ان سے یہ لڑائی لڑنے کا سب سے اعلیٰ کے رسولؐ آپس میں لڑتے رہے۔ دیکھیں کہ بہت تھوڑی قیمت انہی لگے۔

نہی علی ابن ابیطالبؓ نے فرمایا تم دنیا کے لوگوں کا غلام اگر کم قیمت ہو تو کیا ہو، اللہ کے یہاں تمہاری بڑی قیمت ہے۔  
 (۱۳) وَهِيَ أَنْبَىٰ مِنْ شَيْءٍ بَرٍّ أَوْ فَاحٍ،

كَانَتْ أَشْيَىٰ مِنْ سُرْسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ بَرًّا لِّكَ الْخَالِصَةِ،  
 فَافْتَدَيْتَ الْخَالِصَةَ، فَجَدَدْتَ بِرًّا أَجَدَ جَدَّتِكَ شَدِيدَةً، فَتَقَرَّرْتَ بِكَ لَاقِي  
 حَقِّكَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَدْ أَتَوَيْتَ خَالِصَةً لِّكَ أَوْ لِي شَدِيدًا  
 جَدًّا بَرًّا،

فَقَرَّرْتَ أَنْ يَأْتِيَكَ مُنْزِلٌ مِنْ شَأْنِ اللَّهِ ﷻ بِشَدِيدَةٍ،  
 لِمَا فَتَدَّتْ بِكَ، فَتَجَدَّدْتَ شَدِيدًا مُنْزِلًا بِخَالِصَةٍ، (ترجمہ: خالصہ کو خریدنے کے لئے،  
 جس سے اس میں اللہ عزوجل کے حق کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبار و خدا کی  
 علی ابن ابیطالبؓ نے فرمائی کہ میں نے اپنا وصال سامان بیچ رہے تھے، راستے میں ایک بے د  
 ہ، اس نے آپ کی پاد کو پکڑ کر دوسرے کہنے میں کہا کہ یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گوری  
 پر نشانی پڑ گیا۔

اس نے کہا: ”اے محمد! مجھے بیت اللہ سے کچھ دلوائیے۔“  
 اس کے بعد سے کہنے پر آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیت اللہ سے دیکھے جانے کا حکم دیا ہے۔

(۳۷) عن عائشة رضی اللہ عنہا: قال رسول اللہ ﷺ: "ما من رجل الا وله من الجنة شجرة".

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي تَقْدِرُونَ عَلَى الْخَلْقِ  
وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي تَقْدِرُونَ عَلَى الْخَلْقِ

وَمِنْ قَبْلِهِمْ - (زَمِيحٌ وَرَبُّكَ مَعَهُ) (مَكِّيٌّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک ہندو عربیائی عربوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کے  
 حکم کے اس بارے میں کہ آپ اس وقت کسی بچے کو پیدا کر سکتے تھے،

اس نے کہا: ”آپ لوگ اپنے بچوں کو یاد کیسے میں؟“ ہم لوگ ہنس کر کہتے: ”۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتے تھے: ”کیا کروں اگر اللہ تعالیٰ نے رخصت کر دیا“

بچوں کے حلقہ

٣٦٥) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ جَاءَ بِمَنْفَعَةٍ لِقَوْمٍ فَهُوَ شَرٌّ مِنْهُمْ».

فہمات میں رشتہ کی طرف سے بہت سی باتیں کہیں گے۔

دہتے تھے۔ اپنے آپ کو بچے دیتے نہیں سہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ میرے چہرے پر ہاتھ رکھتے تھے۔

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔

## پہچن کر اور سنا لیتا

(۳۶۹) رَبُّ الشَّجَرِ يَنْفُثُ فِيهِ بِصَبِيٍّ مُّقْبَلًا، مُقْبَلًا،

اِنَّكَ اَنْتَ مَنِ الْمَقْبُولُ، وَرَأَيْتُكُمْ كَوْنًا قَبْلَ الْاَوَّلِ - (مشکوٰۃ)

جیسا کہ اللہ عزوجل نے اس کو آپ سے پہلے دیکھا تھا، جس کو آپ سے پہلے دیکھا اور فرمایا،

”جیسے پہلے آؤں گا تمہیں اور نزدیک بناتے ہیں اور یہ اللہ کے بھول ہیں۔“

تشریح :- معصوم ہے کہ وہ آپ کی محبت اور سچے اور سچے مگر تربیت یافتہ نہ ہوئے ہیں کی بات

عبداللہ کا وہی دل فریب کہنے اور خدا کے لیے قرآن دینے میں رکاوٹ نہ بناسکتے ہیں۔

اس حدیث میں مذکور آیت کا لحاظ آپ کے معنی اور خود انہوں نے بھی فرمایا اور اللہ کی تعریف

اور صحت کے لیے، اور وہی ان معنی کے لحاظ سے یہی بات ٹھیک کہتی ہے۔ پہلے خدا کے فرشتوں اور فرشتوں

بھی اور خدا کی رحمت اور اللہ کی رحمت بھی ہے۔

غوث طوسی

(۳۷۰) عَلِيٌّ ابْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ،

قَالَ لَوَا يَنْزِلُ عَلَيَّ رُسُلُ اللَّهِ يَخْبَرُونِي بِأَنْتَ كُنْتَ خَاصِيَّتًا،

قَالَ ابْنُ لَوَا أَتَاكَ الْإِسْلَامُ - (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے تمہارے اور میرے کے ساتھ آپ

سے کہا ”اے اللہ کے رسول اللہ عزوجل آپ ہم سے پہلے اور اللہ کی باتیں فرماتے ہیں،

آپ نے جواب دیا ”ہاں لیکن کوئی غلط اور غلطی والا بات نہیں کہتی۔“

تشریح :- عام طور پر مذہبی چیزیں اپنے مستحقین کی پاسوں میں خاص کر جتنی ہیں، پس اور

دن کی باتیں ان سے نہیں کرتے۔ یہ حدیث کہتی ہے کہ غوث طوسی کی باتیں کہ اللہ کی اور اللہ کے

ساتھ نہیں ہے۔

نئی اپنے گھر میں

(۳۷۱) قَالَ رُسُلُ اللَّهِ يَخْبَرُونِي بِأَنْتَ كُنْتَ خَاصِيَّتًا،

قَالَ ابْنُ لَوَا أَتَاكَ الْإِسْلَامُ - (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 ”معم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر اور فراخ قلب ہو گا سب  
 سے زیادہ بہتر ان ابن عباسؓ کے لیے۔“

(۳۲۲) عَنْ أَبِي الْأَشْوَبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 الْقِسْمَ الَّذِي تَسْلُمُهُ بَنَاتِهِ :

قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي بَيْتِنَا أَهْلٌ أَهْلُ عِدَّةٍ أَهْلٌ قَرَاةٍ  
 حَكَاتِ الْعِلْمِ وَالْحَرَمِ إِلَى الْعِلْمِ - (بخاری)

”حضرت امروا بھاریؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ  
 یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں ہوتے تھے کیا کرتے تھے انہوں نے کہا: ”اُپ اپنے گھر  
 والوں کے کام میں ہاتھ بٹاتے اور جب نماز کا وقت آتا تو سجدے جلاتے۔“

(۳۲۳) كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبِسُ لَعْلَةً وَجُوزَةً ثَوْبَةً وَيَقْضِي  
 بَنُوهُ كَمَا يَقْضِي لَعْلَةً كَثُرَ بَنُوهُ :

وَقَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي بَيْتِنَا ثَوْبٌ ثَوْبٌ خَالِفٌ وَخَالِفٌ  
 ثَوْبٌ - (بخاری - ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہاں ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے  
 نکل جاتے، اپنے کپڑے بھی لیتے اور اپنے گھر میں وہ سب کام کرتے جو آدمی اپنے  
 گھر میں کرتا ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ اساتھ تھے، اپنے بیٹوں  
 سے مل جاتے، اپنی بکری دھوتے اور اپنے سارے کام کو کرتے۔“

(۳۲۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَنَاتِي يَوْمَ أُتِيَ وَكَانَ  
 الْخُرُوجُ إِلَى الْبَيْتِ يَلْبِسُهُ لَعْلَةً وَجُوزَةً ثَوْبَةً وَأَتَى أَهْلَهُ  
 فَاقْدَمُوا أَهْلَهُ وَالْحَبَابُ يَتَوَقَّعُونَ وَيَقُولُونَ الْخَبَرُ عَلَى أَهْلِهِ -  
 (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں،



کی اہلیوں کو یہاں بھیجتے۔

تشریح:۔

یہ برادرات بھی اپنے خیر و عافیت کے لیے ہیں کہ اگر وہ دنیا میں کوئی نعمت خریدنے کے لیے جاتی  
تھا بھی۔۔۔!

قرآن فرماتے: ”وَأَشْرُوا بِنِسَاءِكُم مَّا بَلَغُوا مِنْ عِلْمٍ لَّعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ“ اور اپنی عورتوں کو اس علم کے لیے بیچو کہ  
شاید تم کو معلوم ہو۔۔۔۔۔

تشریح:۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جب قرآن کی آیہ کی یہ بات سمجھیں اور اس کے آثار سے آگاہ  
ہوں تو ان کے عورتوں کو بیچنا شروع کر دیں اور عورتوں کو بیچنے سے منع فرمادیں تو انہیں یہ بات  
پہنچ گئی اور انہوں نے کہا: ”یہ قرآن کی بات ہے کہ عورتوں کو بیچنا مکرم ہے اور انہیں  
تھے کہ یہ عورتیں ساری عورتوں کی مانند ہیں۔ وہ اپنی اولاد کو اپنے گھر کے کام میں لگاتے  
گھروں سے نکال دیتے ہوتے ہیں سب کی عورت لڑکیں۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بیچنا  
پر ممانعت فرمادے۔۔۔۔۔“

یہاں کے حقوق میں مساوات

(۳۶۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَسِمْتُ قِسْمَيْنِ وَتَقُولُ:

أَلَهُمَّ هَذَا قِسْمِي مِنْهَا أَتُوبُكَ فَلَا تُكْسِبْنِي مِنْهُ شَيْئًا وَلَا أَتُوبُكَ  
تَقْبَلِي الْقَلْبَ۔ (ترجمہ: میں نے آپ کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور میں کہتی ہوں: اے اللہ! یہ  
میرا حصہ ہے اس لیے اگر کسی چیز سے وہ حصہ ملے گا تو اسے اس حصہ میں سے ہی لے لے کر اسے  
تشریح:۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس سے زیادہ چیزیں مل جائیں تو اسے

وہ مال اور دوسرے صلاحات میں سے اس حصہ سے کام لینا چاہیے، جس مال کو اس نے اپنے حصہ سے  
لیا ہے اس میں سے اس حصہ کو لے کر اس حصہ میں سے کام لینا چاہیے، جس مال کو اس نے اپنے حصہ سے

لیا ہے اس میں سے اس حصہ کو لے کر اس حصہ میں سے کام لینا چاہیے، جس مال کو اس نے اپنے حصہ سے  
لیا ہے اس میں سے اس حصہ کو لے کر اس حصہ میں سے کام لینا چاہیے، جس مال کو اس نے اپنے حصہ سے

لیا ہے اس میں سے اس حصہ کو لے کر اس حصہ میں سے کام لینا چاہیے، جس مال کو اس نے اپنے حصہ سے  
لیا ہے اس میں سے اس حصہ کو لے کر اس حصہ میں سے کام لینا چاہیے، جس مال کو اس نے اپنے حصہ سے

لیا ہے اس میں سے اس حصہ کو لے کر اس حصہ میں سے کام لینا چاہیے، جس مال کو اس نے اپنے حصہ سے  
لیا ہے اس میں سے اس حصہ کو لے کر اس حصہ میں سے کام لینا چاہیے، جس مال کو اس نے اپنے حصہ سے

## نبی کی توصیت

(۳۲۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِعْلَمُوا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَثَلٌ مِثْلَ مَثَلِي فَقُلْتُ خَلِّصِي.

فَقَالَ تَسْأَلُنِ مَثَلِي فَقُلِي بِمَثَلِي لِيُحِبَّ اللَّهُ مَا أَحْبَبْتُ.

فَقَالَتْ أَنَا أَعْطِي بِلَقَابِ الْيَهُودِيَّةِ ؟

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَاءَهَا ذُنُوبُهَا وَالْمُحَرَّمَةُ وَالْمُحَرَّمَةُ وَالْمُحَرَّمَةُ

مَثَلِي. (۳۲۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، حضرت سفیدہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے یہودی غریب و کمزور تھیں، ان کا اونٹ بیمار ہو گیا تھا، اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بیمار اونٹ تھا، اور دونوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے کہا کہ سفیدہ کو ایک اونٹ دے دو۔

زینب کی زبان سے نکلا میں اس یہودی کو اپنا اونٹ دوں گی ؟

اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور زینب سے فرمایا اللہ عزوجل اور صبر کے کھدو ام تک قطع تعلق کیے رکھا۔

تفسیر ۳۔ یہ معلوم ہوا اگرچہ وہ سے زیادہ فقیر ایک قطع تعلق کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ کوئی مرض مصلحت پر، جب کہ اس حدیث میں ہے، وہ آپ کا غصہ اپنی ذات کے لئے نہیں تھا، بلکہ اس بات پر آپ کا غصہ کہ ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کو یہودیت کا ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک توفیق یا خبر نبی کی زبان سے دوسری نبی سے متعلق نہ غلط لفظ بولا کیے۔

سب سے پایاں سخاوت

(۳۲۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَثَلٌ مِثْلَ مَثَلِي فَقُلْتُ خَلِّصِي.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سال کے سوال پر

”نہیں، کہیں نہیں فرما۔“

شفاعت کی آغوش

(۳۲۷) عَنْ أَبِي سُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَثَلٌ مِثْلَ مَثَلِي فَقُلْتُ خَلِّصِي.



الْحَاجَةُ فَإِنَّ الْمَلَكَيْنِ الْمَلَكَيْنِ يَكُونُ، وَيَقْبَضُونَ عَنَّا عَلَى رِجْلَيْهِمَا وَمَا شَاءُوا۔  
(بخاری، مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں، "آپ کے پاس جب کوئی سائل ضرورت مند کا تو لوگوں سے فرماتے کہ،  
"اس کے حق میں سفارش کرو تو تمہیں اجر و ثواب حاصل ہوگا اور اللہ بڑا ہمتا اپنے نبی کا رہاں سے فیصلہ فرماتا۔"

قتادہ ص ۳۱۰۔ اسی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی سائل آتا تو آپ لوگوں کو ہدایت کرتے کہ اس کے بارے میں گزارش کرو، ایک دوسرے کو دے کہ سنو یہ اچھا دے۔ یہ اجر و ثواب کا کام ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ دے گا فیصلہ فرماتے دیتے۔  
نبی کا تقسیم

(۳۳۰) عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ سُبُلَهُ  
وَبَدَأَ لَهُ الْبُكَاءُ، رَأَتْهُ فَاسْتَحْأَى يَتَجَشَّمُ۔ (حقیقی طبع)  
"حضرت مالک رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ،

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی اس طرح نہیں دیکھا کہ آپ کے  
تالو تھرا جائیں، آپ صرف شکر کرتے تھے۔ (یعنی ششمار کر نہیں پہنچتے تھے)۔  
تواضع کا انداز

(۳۳۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ تَابُوتَ بْنَ كَعْبٍ بِكُنَى يَكُونُ،  
فَيَسْأَلُنْ عَلَيْهِ وَيَوْمًا سَأَلَ جُبَّارًا وَعَلَيْهِ الْكُوفُوفُ، فَلَمَّا قَالَ  
فَأَنَّ يَتَحَضَّاهُ لَوْلَا أَنَّكَ تَكُونُ عَظِيمًا، وَالْعَصْفَرُ كَا۔ (اصحاب السنن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طبیعت کے نرمی کی وجہ سے  
کسی کو برا نہ کہتا تھا۔

ایک دن ایک آدمی آپ کے پاس آیا جس کے اوپر زبردی کے اثرات تھے، تو جب

وہ جاسنے کے لیے اٹھا تو کہنے لگی میں کو کھانا طلب کیا کرتا ہوں مگر یہ صاحب پہلے نہیں کہہ  
 رہی ہیں یا پھر اس کے پہلے ہی کو دور کر دیں تو کتنا اچھا ہوگا

(۳۳۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي تَابِعْتُ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحَیِّدٍ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ شَدِيدٌ الْحَرُّ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي بِلَا نَعْلٍ  
 عَلَيْهِ خَالِجًا عَلَى قُرْبَةٍ مِنْهُ فَقَالَ مَسْعُودٌ بَوَّ

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَدْنُ مِنْهُ فَقَالَ مَسْعُودٌ  
 يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَأْنِي بِشَيْءٍ عَلَيْهِمْ أَلَا تَرَى  
 جُنُودَنَا تَمْشِي خَالِجِينَ عَلَيْهِمْ

فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ شَأْنَنَا أَلَا تَرَى جُنُودَنَا  
 تَمْشِي خَالِجِينَ عَلَيْهِمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 فَقَالَ مَسْعُودٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ شَأْنَنَا أَلَا تَرَى جُنُودَنَا  
 تَمْشِي خَالِجِينَ عَلَيْهِمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے ملاقات نہیں کی اسلئے  
 سے لوٹ گئے اور گھر آپ نے دروازے پر منقل و گھنچہ لگا ہوا دیکھا حال گھناپ  
 کا معمول یہ تھا کہ سب بھی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے فاطمہ سے ملاقات کرتے۔  
 اس حدیث کے راوی عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب علیؓ چلے گئے اور فاطمہؓ  
 کو گھنچیاں اور پردیاں دیکھا تو پردیاں کا تہنپ ہو گیا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے  
 یہاں آئے اور وہاں سے ہی سے لوٹ گئے میرے پاس نہیں آئے۔

وہی گری ہوئی اللہ عز و جل صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت میں حاضر ہوئے اور  
 کہا کہ اے اللہ کے رسول، فاطمہؓ کو برا ظلم ہے جس بات کا کہ آپ ہمارے یہاں  
 گئے اور فاطمہؓ سے نہیں ملے۔



شکریہ لکھ کر جو ہم خود کریں دوسروں سے دکر لیں، ایسا لکھ کر جو کبھی ہم سے ترک نہ ہو، اور جس سے ہم کبھی نہ نیا لیا اور نہ پر وادہ ہوں، اسے ہمارے دے دے۔ (۱)

تواضع و خاکساری

(۳۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَا سُرَّهُ نَسْئِلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نِيْلًا سَعْدًا مُفِيدًا قَلْبًا وَلَا يَنْفِكُ عَنْ حَقِيْقَةِ دُكُلِهِ - (ابن ماجہ)

سید الشہید عباد بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے نہیں دیکھا کہ نیک لکھ کر کھانا کھایا ہو، یا جس کا بادشاہوں اور امیروں کا دستور ہے، اور کبھی کسی شخص سے نہ بھی نہیں دیکھا کہ دو آدمی بھی آپ کے پیچھے چلتے ہوں، یا جس کا بادشاہوں کا دستور ہے، وہ اپنے ساتھ ہڈی کا ٹوٹا رکھتے ہیں جو ہٹو کچھ کی صدائیں نکالتے ہیں۔ (۱)

(۳۳۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ نَأْتِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِيَزْجِي الْبَجَسْرَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَأْفِ قَوْمِهَا، كَالْحَارِبِ وَالْمُكَلَّدِ وَلَا يَنْفِكُ عَنْهَا - (الترمذی و ترمذی)

سید الشہید عباد بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنی کتب دیں، جو اسے جنگ کی ادھن پر سوار لکھ کر ہمارے دیکھا، نہ وہاں سپاہیوں کی طرح ہتھیار اور خ ہٹو کچھ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ (۱)

تشریح :- ۱۔ یا قرآن کا دستور یا حدیث ہے، یا کتاب عرب آپ کا، حق تعالیٰ آپ کی شاناً کر و قرام کر دے گا۔

مراپن کی عیادت

(۳۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كُنْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِحْبَابًا وَرَحْمَةً مِنَ الْأَحْبَابِ لَسْتُ أَعْرِفُهُ، لَمَّا أَتَانِي الْأَنْصَارِيُّ،

هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا لَيْلَ الْأَنْصَارِ، كَيْفَ رَأَيْتَ سَعْدًا بَيْنَ حَبَاكَا ؟ فَقَالَ مَسْرُومًا،

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُعْزِدُكَ بِمَنْعِكَ ؟

فَقَامُوا فَمِنْهُمْ مَنْ مَنَعَ وَكَثُرَ مَنَعُهُمْ عَنَّا مَا عَلَيْنَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَافِقَةِ  
وَالْكَافِرِينَ وَلَا تَحْشُرُوا الْمُشْرِكِينَ فِي بَيْتِكَ أَيُّهَا مُحَمَّدُ حَتَّىٰ يَجُتَنُّوا، مَا اسْتَلَفْنَا  
فَرُومًا مِنْ حَوْلِهِ حَتَّىٰ ذَكَرَ سُورَةُ عَلُوٍّ وَافْتِخَارُهُ لِسَانِ مَنَعَهُ (اسلم)  
”حضرت محمدؐ کی عمر وہی اللہ عزوجل کے نبی، ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
بیٹھے تھے، اسی انہوں میں انصار کا ایک آدمی آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جب  
وہ واپس جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھا کر  
”سبحی عبادہ کا سوال پتازہ روزہ کیا ہے؟“

اس انصار کی نے جواب دیا کہ ”وہ شکریہ؟“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس لباس سے کہہ کر تم میں سے کوئی لوگ مسجد کی عبادت  
کو بھیجے گئے۔“

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جانے کے لیے اٹھ کھڑے  
ہوئے۔ اور ہم دس سے زیادہ آدمی تھے، ان کو ہمارے پیروں میں جھکے تھے، ان کو ہمارے  
کھانڈے تھے، ان ہمارے سروں پر ٹوپیوں تھیں اور ہم پر کڑتے تھے۔ اسی حالت میں حمزہ  
رضی اللہ عنہ پہلے سے یہاں تک کہ مسجد پر پہنچا، وہ اس کے پیچھے، اس کے گھروں کے لوگ اس کے  
اس سے ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ جو لوگ گئے تھے ان  
کے قریب گئے اور ہمارے ہی کی۔“

تحریر کا انداز

(۳۸) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ  
يَسْبِي مَوْلَاهُ عَنِّي مَوْلَاهُ خَلِيمٌ،

مِنْ عَمَلِهِ شَرُّ سُوْرَةِ آلِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ،

فَإِنِّي أَشْهَدُ بِرَبِّكَ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ،

أَنَا بَعْدُ فَإِنْ أَفْلَحَ اللَّهُ فَكَفَّ الْأَعْيُنُ، وَاللَّهُ بِكَ الْعَسْبَرُ وَبِرَبِّكَ تَرَبَّعَ

أَفْشَرُ كَيْفَ أَنْفَعَكَ وَأَمْرًا لَكَ وَأَهْلًا مِنْ مَوَاطِنَ مَلُوْهُ لَهْوَ تَهْلُوْهُ وَغَوْرُوهُ

فَسُكُوتُ عَدُوٍّ مَعَكَ يَكُونُ حَيْثُ كَانَ سُرُورُ صَدِيقِكَ وَمَا كَانَ بِأَجْرٍ  
كَثِيرٍ، الشُّرُوفُ وَهِيَ غَسَّاقَةٌ وَالْقُدَّةُ فِي رِجْلِ الشَّيْءِ يَكُونُ أَكْبَرَ مِنْهُ وَلَا يَحِيطُ  
بِحُجْرَتِكَ الْخُرُوفُ قُلَّةً مَرْدِيًّا فَكُلُّكَ أَكْبَرُ مِنْهُ لَا يَزِيدُكَ نَيْفًا وَلَا يَنْقُصُكَ  
سُورًا وَمَا لَوْ كَانَتْ فِيهِ الْكُفْرُ لَكَانَ فِيهِ الْإِيمَانُ

وَالشُّرُوفُ : زَاوِيَةُ كَبِيرَةٍ

معنوں میں : اگر دشمن کے ساتھ ہو تو دشمن کی طرف سے تم کو نقصان ہوگا اور تم کو نقصان نہ ہوگا۔  
تو تم کو نقصان نہ ہوگا اور تم کو نقصان نہ ہوگا۔  
پس وہ شرف و شرف کے لیے ہے۔

یہاں شرف کے معنی میں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے  
یہاں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔  
شرف کا معنی ہے کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔

یہاں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔  
یہاں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔  
یہاں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔  
یہاں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔  
یہاں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔  
یہاں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔  
یہاں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔  
یہاں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔  
یہاں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔  
یہاں شرف کے معنی ہیں کہ نام ہے، نام پر مبنی ہے۔

وَالشُّرُوفُ : زَاوِيَةُ كَبِيرَةٍ  
وَالْقُدَّةُ : رِجْلُ الشَّيْءِ  
وَالشُّرُوفُ : زَاوِيَةُ كَبِيرَةٍ  
وَالْقُدَّةُ : رِجْلُ الشَّيْءِ  
وَالشُّرُوفُ : زَاوِيَةُ كَبِيرَةٍ  
وَالْقُدَّةُ : رِجْلُ الشَّيْءِ  
وَالشُّرُوفُ : زَاوِيَةُ كَبِيرَةٍ  
وَالْقُدَّةُ : رِجْلُ الشَّيْءِ  
وَالشُّرُوفُ : زَاوِيَةُ كَبِيرَةٍ  
وَالْقُدَّةُ : رِجْلُ الشَّيْءِ

فَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَإِنَّهُمْ أَكْثَرُ كَذَّابِينَ ۝

فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمِنْهُمْ مُسْلِمٌ وَأَمَّا كَثِيرٌ فَلَا يَشْعُرُونَ بِمُغْرَبَاتِ

فَأَلْوَانِهِمْ فَخَسَفَ سَائِرُهُمْ فِي عَذَابِهِمْ لِيَوْمِ يُنْفَخُ السُّورَةُ ۝

لَقَدْ يَدْعُ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَى الْفِتْنَةِ فَمَا لَكُم بِهِيَ إِلَّا تَعْتَدُونَ ۝

فَعَزَّوْا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ لَمَّا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَاءَكُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

أَن تَكُونَ لَكُمْ بِهِ حُجُورٌ فَلَوْلَا نُبَأُ آلِ نَارٍ أَنَّهُ يَأْتِي بِكُمُ الْفِتْنَةُ ۝

وَكَيْفَ تَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ إِنَّا جَاءَكُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

فَلَمَّا يَأْتِيَنَّ أَهْلُهَا فَاعْلَمُوا بِمَا جَاءَهُم بِآيَةٍ فَادْعُوا إِلَى الْفِتْنَةِ ۝

اس شخص نے کہا: "اے اللہ کے نیا، تجھ ہی پر احسان ہے کہ وہ تجھ سے پہچانتے  
 میں جاتے اور میرے لیے جنت کا دروازہ کھولے، بات تجھ سے زیادہ پسند ہے۔"  
 تو آپ نے فرمایا کہ یہ تجھ ہی کے لیے تھا کہ تیرا دل اس سے تار و تہا سے ہے  
 جنت کا دروازہ کھولے۔

نبی سفر میں

(۳۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّطُ لِي فِي الْمَسِيرِ فَيُكَلِّمُنِي  
 الْمَدِينَةَ وَيُخَوِّدُنِي وَيُكَلِّمُنِي. (ابن ماجہ)

صحبتِ جاہلِ مدنی اللہ عزوجل کرتے ہیں، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تکلم کے  
 لیے جھوٹے، کمزور دلائل دیتے اور انہیں اپنی سوار کی یا کچھ بٹھائے ہوئے اداکار کے لیے  
 دیکھا کرتے۔"

نئی آپسے رفتار کے درمیان

(۳۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ رَاكِبًا فَلَا يَخْلُقُ عَنِّي  
 بَعِيرٌ، كُنَّا فِي الْأَوَّلِ أَبَةً وَفِي الْبَيْتِ ابْنِ خَلِيبٍ رُؤُوسًا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ  
 كَمَا لَمْ يَدَا بِنَاؤُكَ عَلَيْهِ سُرُوسًا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 قَالَ لَسْتُ بِشَيْءٍ خَلِّقُ،

فَالْتَمَسْنَا أَنْ نَكْتَابَ الْوَدْعَى مِثْلَهُ، وَقَالَ لَنَا أَهْلُنَا عَنِّي الْأَجْمَعُونَ مِثْلَهُ (مشکوٰۃ)  
 صحبتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کا لڑائی کے موقع پر ایک گٹ  
 پرچہ اُڑی ہوئے تھے (سواروں کی حالت تھی تو ابی عامر اندلی بن ابی طالبؓ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب یہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ سے پہل چلتے کہ آئی تو دولا  
 کہتے کہ آپ سوار ہو کر چلیں ہم یہیں ہیں گے۔

نئی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تم دونوں مجھ سے طاقتور نہیں ہو اور تم دونوں سے  
 زیادہ پہل چلتے گے اور کا طالب تھا ہوں۔



(۳۴۳) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

تَكَلَّمَ رَجُلٌ قَبْلَ الْأَنْبِيَاءِ بِكَلِمَةٍ مَوْجِدَةٍ عَلَى الشَّيْءِ فَقَالَ  
تَكَلَّمَ تَعْرِفِي تَعْرِفِي أَنْتَ أَتَيْتَ بِهَا الشَّيْءَ الَّذِي قُلْتُمْ ذَاتَ الْيَوْمِ  
وَبُنِيَ بَعْدُ الْهَيْئَةُ الْمَعْلُومَةُ،

قَالَ: كَذَلِكَ يُؤْمَنُ عَلَيْكَ الْكَلِمَةُ الْمُعْتَمَرَةُ ذَاتَ الْيَوْمِ  
فَتَكَلَّمَ الْكَلِمَةُ نَبِيًّا كَذَلِكَ الْكَلِمَةُ وَتَكَلَّمَ جَاءَ الْكَلِمَةُ بِأَمْرٍ  
أَلْفُو قَالُوا وَهُوَ مَسْكُومٌ الْكَلِمَةُ عَنْ تَحْرِيمِ الْكَلِمَةُ الْكَلِمَةُ الْكَلِمَةُ  
لَا يَكُنْ مُتَكَلِّمًا۔ (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، انصار میں سے ایک آدمی نے نبی کا لفظ  
طیہ و کلمہ کا شان میں ایک ایسی بات کہی جس سے معلوم ہوا تھا کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غصہ  
ہے تو میں برداشت نہیں کر سکا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو مجھے یہ بات پہنچانے  
پر بہت افسوس ہوا۔

آپ نے فرمایا کہ ”حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ ایسا ہی لگا تھا انہوں  
نے صبر کیا؟“

پھر آپ نے فرمایا کہ ”ایک نبی جسے نبی کریم کا قوم نے جھٹلایا اور وہی کہ پھر ان کو  
کر دیا تو اس نبی نے اپنے پیروں سے خون نہ لپکتے ہوئے یہ کہا کہ ”اے اللہ میری قوم کو  
سماعت فرما کیجیے اس لیے کہ وہ نہیں جانتے ہیں۔“

خطرات میں پیش پیش

وَمِنْ قَالٍ: كُنْتُ أَرَى عِلَاقَةً كُنَّا وَهَلْ وَدَّ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ أَنْتَ  
الْكَلِمَةُ الْكَلِمَةُ الْكَلِمَةُ الْكَلِمَةُ الْكَلِمَةُ الْكَلِمَةُ الْكَلِمَةُ الْكَلِمَةُ (بخاری)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پھر اسباب لڑائی ہوئی تو آپ ہم سب کے  
آگے ہوتے اور ہم آپ کے قدموں پر لگا کر تھے، اور ہم میں سب سے زیادہ بہادر وہ تھا  
جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا۔“



ہیز قرآن مجید صحت پر مبنی ہے۔

۱۵۴۳ عن عائشة قالت ما خروبت رسول الله ﷺ شيئا قط يومئذ ولا امرأة ولا نكاحا ومثلا لا أفكركم في سبيل الله وما ينزل من شيء قط فليقيم من صاحبه إلا أنا يشهدك أني آتون معانيه الله فليقيم الله تعالى۔ (مسلم)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں،

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی بچہ کو مارا نہ کسی خادم کو اور نہ کسی اور کو، ہاں البتہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے دین کے دشمنوں کو ضرور مارا ہے۔ اور آپ کو کبھی کوئی شخص نہیں پہنچائی گئی کہ آپ نے شکایت پہنچانے والے سے بدلہ لیا ہو۔ البتہ جب کوئی شخص اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا تو خدا کی خاطر اس سے بدلہ لیتے دسرا دیتے رہے۔“

سعادت کی صفاتی

۱۵۴۳ عن عائشة أم النبي صلى الله عليه وآله قالت كتبت في رسول الله ﷺ شيئا ما،

”هَذَا مَا أَسْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَا يَمْسُكُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِسْرًا وَنَسْءُ عَيْدًا أَوْ أَمَةً أَوْ ذَا ذَا وَلَا حَسْبَ لَكَ وَلَا كَيْفَ، بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمِينَ (ترمذی)

”نقلہ بی خالد بن ہرزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے ایک دستاویز لکھی، اس کی عبارت کاترک ہے۔“

”نقلہ بی خالد بن ہرزہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام خریدنا میں نے ہرزہ کو کوئی بیانیہ ہے ہرزہ کوئی اخلاق نراہی دعوات ہے ایک بچے سے ملنے کے بعد اس میں کسی طرح کے دھوکے باز نہیں کا گئی ہے۔“

۱۵۴۴ عن عائشة أم النبي صلى الله عليه وآله قالت كتبت في رسول الله ﷺ

كُنْتُ شَرِّ النَّاسِ فِي الْخَبْرِ وَبَشَرِهِ، فَكُنْتُ نَحْوَ شَرِّهِمْ لَا مَكْرَهَ لِي فِيهِ  
وَلَا مَكْرَهَ لِي فِيهِ (۳۳۸) (۳۳۹)

مذہب میں ہی انسانیت نے کسی موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا،  
”ہم آپؐ ہدایت کے نام میں حرکت میں کامیاب کرتے ہیں، لیکن آپؐ نے ذکر کیسی  
دھوکہ دہی کی اور ہتھیار کیا (جیسا کہ عہد میں طریقہ ملک کے لیے)۔“  
(۳۳۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَكُونُوا مِثْلَ الْفَرَسِ إِذَا  
أُذِنَ لَهُ، فَإِنْ أُنْزِلَ فَاسْتَبَانَ الْخَلْبُ بِمَا وَجَّهَهُ،  
فَقَامَتْ أَمْرُ سَلَفَةٍ إِلَى الْحِجَابِ لَوَجْهَتِ الْوَسِيَّةُ تَلْعَبُ  
فَتَعَبُ وَسَوَاءٌ،

فَقَالَ لَوْلَا خَشْيَةُ اللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ الْقِيَامَةَ لَأَذِنْتُ خَيْتًا بِهَذَا الْقَوْلِ  
(۳۴۰) (۳۴۱)

”حضرت ائمہ سلف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی بھی غصہ  
رکھتے تھے، آپؐ نے ایک عاقل کو بتایا، اہم سلف کی عادت تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس  
لے آپؐ کے پاس پہنچنے میں ہر گھنٹہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ہارک پرست کے اہل ظاہر  
بہتے۔ اہم سلف نے اسے سسوی کر لیا تو وہ ہر سے کے قریب آکر لگنیں اور عاقل کو کھینچتے  
ہوئے دایا طریقہ اور عاقل آئے،

آپؐ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن میرے بدلے لے کر لائے کہ کو دہن تو اس  
سواک سے نہیں آئے، اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں سواک تھی۔“

تشریح :- ہر شخص آپؐ کی اپنی ذات کے لیے تنگ عاقل آفرات دے ہے یا ان کیوں نہیں، اس  
حالت میں اگر اسے مزاد ہے تو قیامت کے دن عاقل ہی کا لفظ لے گا، اس لیے آپؐ نے سواک پہنچ  
اس سے پہلے وہ صورت آگے ہے جس کا حضورؐ ہے کہ انھیں ہے تمام کو خدا ایک کو نار ہے کہ  
تو قیامت کے دن اس سے بدلے لیا جائے گا اس لیے اب میں وہ صورت آگے ہے جس میں وہ عاقل ہی  
ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لیے انھیں نہیں دیا۔

## حقوق العباد کی اہمیت

(۳۵۰) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ،

أَقْبَلَ بِنْتًا رَافِعَةً يَدَيْهَا وَنَدَتْ لَهَا مَهْدَةً لَمْ يَخْلُقْ لَهَا نَفْسًا أَنْ يَقُولَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَذْنُكَ خَلْقُكَ، لَعْنَتُكَ سَجْدَتُكَ، فَأَجْعَلْهَا لَكَ  
صَدَقًا وَفَرَكًا وَكَفَاةً تَكْفِيكَ بِهَا إِنْ لَكَ بِزُرْقِيَّةٍ مَاتَ. (ترمذی، معجم  
”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

”اے اللہ! میں نے تجھ سے ایک وعدہ لے لیا ہے کہ قبولیت دعا کا وعدہ میں کی  
تو ہرگز خلاف ورزی نہ کرے گا۔ میں انسان ہوں تو میں کسی مسلمان کو نہیں نے شکایت نہ بات  
کہی ہوں، یہ بھی کہا ہوا اس پر لعنت کی جو اس کے کوڑے مار دے کہے ہوں تو میرے فعل کو اس ظلم  
کے لیے قیامت کے دن موجب رحمت و مغفرت اور ذریعہ قربت بنا دے گا۔  
تشریح: ”اے اللہ! میں نے تجھ سے ایک وعدہ لے لیا ہے کہ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے  
یہ معلوم نہیں کہ اس سے ہمارا ساقی مانگی جائے تو اس کے حق میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما دے گی  
کہ اسے اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت کا درجہ بنا دے۔

یہاں پر برج غرور کا واقعہ نقل کیا ہے۔ آپ کو شروع ہوا تھا اس پر شیعہ و دہلی  
دور کی خدمت کی وجہ سے آپ نے سر پر دو سال وقف کیا تھا۔ اس واقعہ میں غفلت ہی عباس سے  
کہتے ہیں، ”مجھے سمجھنے میں آ رہا ہے کہ لوگوں کو کچھ نہ  
جب لوگ آگے آئے تو آپ ہم پر تشریف لے گئے۔ اللہ کے حمد و ثناء پر آپ نے فرمایا،  
”میں تمہارے دو سال سے جہاد چاہتا ہوں، میں اپنی ہی شخص کو بچا رہی تھی، میں نے کوڑا مارا  
تو تو میری بیٹی کا منہ ہے اس کو میں نے مجھ سے دے دیا ہے۔

اور میں شخص کو نہیں نے، ”میں نے اللہ تعالیٰ کو کہا کہ میں تمہاری دعا قبول کرے گا۔  
اور میں شخص کا میرے ذمہ کوئی مال ہوا کہ مجھ سے دینی کرے۔

اور میری طرف سے دشمنی کا اندیشہ نہ کرے کہ میں جس شخص کی کسر کھائی کہ اس لیے کہ  
”میرے دشمن کے ساقی ہے، میں سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جو مجھ سے اپنا مال دنیا ہی

میں وصول کرنے یا پھر خوشی غم کی معاف کرنے اور غم اپنے دہے دے کہ اس خوش خوش ہوں۔

اے لوگو! میں نے کسی کو حق دیا یا مجھ کو صاحب حق کو نواہ سے اور کوئی میں کو سوائی کا  
درجہ دے دے وہ پھر آخرت کی دھواں کے لیے تیار ہے جہاں کا کوئی انسان کا کوئی ہے  
سخت اور صعب ہوگی۔

واعلم ان معاشی زندگی

(۳۵) مَا سَأَلَ سَائِلٌ شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَخْتَصُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
لِنَفْسِهِ اللَّهُ

وَمَا كَانَ سَائِلٌ شَيْءًا إِلَّا أُعْطِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَخْتَصُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
لِنَفْسِهِ اللَّهُ

بِئْسَ الْيَوْمَ كُنْتُمْ تَكْفُرًا كُنْتُمْ أَكْثَرُ عَذَابِ اللَّهِ فَكُنْتُمْ عَذَابًا

فَإِنْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ فَتَكْفُرُوا كَمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ فَتَكْفُرُونَ كَمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ  
فَإِنْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (الحادی - سہل ہی سہل)

مفسر سہل ہی سہل حق اللہ عز و جل فرماتے ہیں "نہایت کے بعد سے زندگی بھر ہی سہل  
عید و تلم نے سیدہ کا آنا نہیں دیکھا۔"

نیز سہل ہی سہل فرماتے ہیں کہ "سب سے آپ کو اللہ نے عید دیا اس وقت  
سے لے کر وہاں تک چھٹا ہوا آنا نہیں دیکھا۔"

اچھا گیا کہ بغیر چھٹے ہوئے آئے کو آپ کیسے کھاتے تھے؟

انہوں نے جواب دیا "ہم جو کہہ جیتے تھے اور آئے کو سند سے ٹھونک دیتے  
تھے کچھ بھوسا اڑھائی اور قیر کی لدائی پکاتے اور کھا لیتے۔"

تشریح :- سوال :- چہ کر سیدہ کا آنا آپ نے کیوں نہیں دیکھا؟ چھٹے ہوئے آئے کو روٹی  
کیوں نہیں کھائی؟ کیا آپ کو گھیریں نہیں ملتا تھا؟ بات دراصل یہ ہے کہ آپ سب کچھ جہاں  
نہ کھتے تھے بلکہ آپ نے یہ ہمت نہیں فرمائی اس لیے کہ امت کو سادگی کی تعلیم دینے مقصود  
تھی اور جیٹ کوٹی سے چھٹا ہو کر تھا اس لیے آپ نے ایسا کیا۔



أَعْيَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ، فَجَعَلَ يَمْسِكُ كُرَاعَهُ، وَكَانَ الْوُضُوءُ  
فِي حَضْرَتِهِ، فَسَلَاةٌ فِي حَضْرَتِهِ، قَدْ عَلِمْتُ عَلَى جَدِّهِ، وَهِيَ تَحْتَكُ  
شُرَاطِيذُ بَنِي حَسَنَةَ الْوُجْدَانِ شُرَاطِيذُ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْتُ، قَدْ  
حَضَرْتُ الْفَلَاحَ، وَأَتَيْتُ الْبَيْتَ، وَجَعَلْتُ الْوُضُوءَ  
فَقَالَ يَا خَالَةَ، لَا تَكُلُو مِنِّي، فَإِنَّهُ حَسَنٌ فِي الْوُجْدَانِ  
الْكَبِيرِ ﷺ.

فَقُلْتُ يَا بَنِي، وَأَتَيْتُ الْوُضُوءَ مُلِدًا الْوُجْدَانِ وَهَذَا مَسْأَلُهُ، وَكَانَ الْوُجْدَانُ  
فَقَالَ شُرَاطِيذُ، مَا كَانَ وَلَا وَرَثَةً، وَفَعَلْتُ، (وَحُجَّتُ نَدْبًا بِكَوْنِ الْوُجْدَانِ وَهِيَ)  
”حضرت خاندانِ نبوت علیہ السلام کی بی بی، غیر حاضری علی الشریعہ و علم کی خدمت  
میں حاضر ہوئی تاکہ کھدوان حاصل کروں لیکن آپ نے حضرت کردی اس پر میرا دل مطمئن  
نہیں تھا اور میں نے آپ پر شک کی کہ اقبال کیا، اور جب نماز یا جماعت کا وقت قریب آیا تو  
میں نکل کر اور اپنی بیٹی کے یہاں گئی تو اس کے شوہر جرحیل نے اسے گھر میں دیا میں نے کہا  
”نماز کا وقت آگیا، ادا کر لی گھر میں رہا اور اب پہنچا دیتی رہی،“

تو انہوں نے کہا کہ ”اے خاندان! آپ مجھے حالت ذکر کی میسر سے پاس ایک ہی کپڑا تھا  
وہ مجھ سے ہی کل الشریعہ و علم نے اپنے اہل عقول کے لیے بطور ہدایت کے لیا ہے (میسر سے  
اس دوسرے کپڑا نہیں ہے اس لیے میں سمجھتی رہی)۔“

تو میں نے کہا ”میسر سے ماں باپ بھی پر قربان نہیں آتے اب یہ پہلا میری بی بی اور ان کی اس  
حالت کا کھدوا کر علم نہیں تھا۔“ جرحیل کہتے ہیں کہ ”ہمارے پاس ایک ہی کپڑا تھا جس میں  
ہم نے بیوند لگا رکھا تھا۔“

(۳۵۵) كَانَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَوْدِي، فَقَامَتْ وَقَدْ أَفْرَقَتْ جَلْبِيْمَ.

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّكَ وَغَدَا،

فَقَالَ سَلَاةٌ وَبَدَأَ نِيَامًا، وَكَانَ فِي هَذِهِ الْوُجْدَانِ الْوُجْدَانِ الْوُجْدَانِ

لَمْ يَجْعَلْ شُرَاطِيذُ وَلَا وَرَثَةً، (وَحُجَّتُ نَدْبًا بِكَوْنِ الْوُجْدَانِ)



حضرت محمد انصاری مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر  
سوئے، جب آپ اٹھنے کو چٹائی کے قطعات آپ کے پہلوں پر جم گئے دیکھ کر ہم نے کہا،  
”اے اللہ کے رسول! اگر ہم آپ کے لیے کوئی گناہ بندی تو کیا ہے؟“

آپ نے فرمایا ”مجھے دیا ہے کیا مطلب؟“ میں نے فرمایا میں مسافر کی طرح ہوں میں  
نے کسی درخت کے سائے میں قیام فرمایا، یہ تک اگر ہم کیا پھر درخت، درخت کے سائے کو  
چھوڑ کر سفر پر روانہ ہو گیا۔

تشریح ۱۔ نانا یہ اُن اورداد کے سبب عربوں کو دنیا نظام کی تشکیل کا خاتمہ ہو چکا تھا،  
جامیت اور مادی نظام کا چراغ بجھ چکا تھا، اس نظام اور مسلمانوں کے انہیں سیاسی اقتدار  
ہو چکا تھا، ایسی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم، بارہ دن تک کا خود بھیڑیں کئے دے آئے آشیوں کو تعلیم  
دیتا ہے کہ ان کے سوچنے کا انداز کیا ہو۔

وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا ثَلَاثُ نَبِيٍّ مِّنْكُمْ قُلْتُ،

خَلَقَ اللَّهُ ثَلَاثَ نَبِيٍّ مِّنْكُمْ قُلْتُ، وَفِي ثَمَرَاتِهَا ثَلَاثُ نَبِيٍّ مِّنْكُمْ قُلْتُ،  
ذَكَرَ اللَّهُ أَوْلَىٰ الشَّيْءِ - (ترمذی)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں،

”میں صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھٹے پائے کا سے اور پانی ہاتھ میں لے لیا، اس ہاتھ  
کی قیمت ہمارے ہم نری ہوگیا ہمارے ہم کے برابر بھی نہیں رہی ہوگیا۔“

تشریح ۱۔ یہ آخری بار (تمتہ) عذر دہی کے برای آپ کی سانگہ کا مٹی سے بنا ہوا، اسے جب پورا  
ملک اسلام کے قبضہ میں آچکا تھا۔

(۳۵۷) مَا تَرَىٰ مِنْ شَيْءٍ مِّنْ شَيْءٍ مِّنْكُمْ قُلْتُ، وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا ثَلَاثُ نَبِيٍّ مِّنْكُمْ قُلْتُ،  
عَبْدًا أَوْ لَا أَحْسَنَ وَلَا خَيْرًا وَلَا يَنْفَعُ الْيَتِيمَ وَالْيَتِيمَ الْكَانَ يَرْكَبُهَا وَبِهَا كُنْ  
وَأَنْتَ حَاجَتُكَ لَهَا لِي فِي الشَّيْءِ مِّنْ شَيْءٍ - (ترمذی)

”حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہما کہتے ہیں،

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت دیکھا کہ ہم چھوٹا دکانی دکان

مذکورہ غلام نہ ہادی اور نہ کوئی دوسری چیز، سوائے اس اور ٹھوکے جی کا رنگ سفید تھا۔  
 میں آپ سواہی کرتے تھے، اور بکرا بچہ چھپا رہا اور کچھ دیر کے بعد اسے بھی آپ نے  
 خدا کی راہ میں سدا کردہ ہاتھ ۱

۱۵۵۳ عقی انکسیر و نکتۃ فیانی،

قَبْلَ سَرْمَسُونِ اَعْلُو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَعْلَهُ اَعْبَدْتُ لِيَسُو وَمَا يَخْلُصُ اَتَعَدُّ، وَنَعْلَهُ اَذْهَبْتُ لِيَسُو وَمَا يَخْلُصُ اَتَعَدُّ،  
 اَتَعَدُّ،

وَلَعَلَّ اَتَتْ عَمَّ اَتَتْكَوِي وَنَ بَيْتِي لَيْسَ لَكَ وَنَ لَكَ، وَمَا يَخْلُصُ اَتَعَدُّ،  
 لَيْسَ لَكَ دُرْ كِهِي، رَا اَتَتْكَوِي يَتَوَا يَتَوَا، اَتَكَوِي، (ترجمہ)

”حضرت انس بن ابی اسلمہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،  
 مجھے وہی کی دعوت دینے کے سلسلے میں جتنا خوف دہا گیا اتنا کسی اور کو کیا نہیں ہا  
 سکتا، اور خدا کے دہا کی دعوت کا وہ میں مجھے اتنی دشمنی دہا گئی جو کسی دوسرے کو نہیں دہا  
 گئی، ہمیں دہا اور ہمیں دہا ایسی گنہگار ہی کہ میرے پاس اور میرے رفیق سطرطلہ دہا کے  
 اس کوئی بھی کہانے کی پیر دہا سوائے اس قصوڑی ہی چیز کے میں کو جان نہیں پہنچا ہا  
 ہوتے تھے ۲

تشریح ۱۔۔ نامیہ طائفہ کا دعویٰ سترجہ۔ اس سطر میں بہت سی مشکوکات ملی آئی ہیں، اس سطر  
 میں سوائے قصوڑی ہی کچھ دہا کے اور کوئی دعا کی سادہ دعا۔

دعوت دہا میں یہ کہانے اور افادہ دہا کا ذکر ہے، دہشت انگیزی، افادہ کوٹھ اور  
 ہو کہ سے اس ماہ میں سا بڑی تپا ہے، یہ کہ اس ماہ میں ہمیشہ میں آئے ۳۔

۱۵۵۴ ذَلَّيْ تَغِيْبُ اَبِي عَمْرَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَا،

تَغِيْبُ الشَّيْءُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَمْ اَتَكَلِّمْكَ مَشْفِقًا،

نَعْلَكَ، يَا اَبَا اَسْتَبْ، مَا لِيَ اَسْرَاكَ مَشْفِقًا ۱

ثَانِ، مَا لَئِنْ جَزِي مَا يَفْعَلُ بِكَوِي مَا يَكِي بِمَشْفِقًا ۲

قَالَ فَاذْكُرْنِي مَا كُنْتُ بِرَبِّكَ اِيْلًا لَّكَ ، فَذَكَّرْتَهُ عَنْ ثَمَرِ  
ذِكْرِ رَحْمَتِي ، فَجَنَّتْ ثَمَرًا ، فَاذْكُرْتُ بِرَبِّكَ رَحْمَتِي

فَقَالَ بَيْنَ اَيْنَ لَكَ يَا كَتَبُ ؟

فَاذْكُرْنِي

فَقَالَ اَشْجَاؤُكُمْ اَنْتُمْ بَيْنَ اَيْنَ يَا كَتَبُ ؟

فَذَكَّرْتُ بِاَنَّ اَنْتَ نَعَمُ

قَالَ رَبِّ الْعَالَمِ اَسْرَعُ اِنْ مَن يُعْذِرُنِي بِرَبِّكَ اَشْفِي اِنْ مَعَاوِدِي ، ذِكْرُ  
رَبِّكَ سُبُوْبِي لَكَ يَا كَتَبُ ، فَاذْكُرْنِي رَحْمَتِي

کتاب پر غور و خوضی اللہ عز و جل فرماتے ہیں : میں نے تو تم کو اللہ عز و جل کی خدمت میں حاضر ہونے کی  
توہین کیا اگر آپ کا چہرہ اتنا برا ہے ۔

میں نے عرض کیا : میرا آپ پر قرآن ، آپ کا چہرہ کیوں اتنا برا ہے ؟

آپ نے بتایا کہ : میں وہی ہوں جسے بیت میں ایک داد نہیں گیا ہے ۔

کتاب ہی مجھ کو کہتے ہیں کہ میں گیا تاکہ آپ کے لیے کچھ استقامت کروں ۔ دیکھا کہ ایک

یہودی اپنے اونٹن کو ڈول سے ہانکا کہ یہ کچھ کر رہا ہے ، میں اس سے ہر ڈول پر ایک کھجور

کا معاملہ کر کے ڈول بھر رہا تھا ۔ اس طرح میں نے بیت کی کھجوری اکٹھی کی ، انہیں نے

میرے لیے اللہ عز و جل کی دعا کی ۔

آپ نے دیکھا : ” تمہیں بکلی سے نہیں ۔“

تو میں نے واقعہ بتایا ۔

تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا : ” اے کتاب کیا تم میرے جنت کرتے ہو ؟“

میں نے کہا : ” اے آپ پر میرا آپ قرآن ہے ۔“

آپ نے کہا : ” جو لوگ مجھے محبوب بناتے ہیں ان کی طرف اللہ عز و جل اس سے زیادہ

تیزی کے ساتھ فرماتا ہے جتنا تیزی سے وہانی ڈھلوان کی طرف بڑھتا ہے ۔ اے کتاب ،

تمہیں بھی احمق کے درہار پر نا اہل کے کاٹھروں سے اور سادھن کی کامیابی کرنے کے

پے اختیار فرما کر کہ

تشریح و اقتضای ہر اس سائنس کی اس قدر میں اختیار ہے کہ وہ اس قدر  
 اقتضای اہمیت کی اگر حساب کے ساتھ اور انجمن کا کہ جنہاں اس سائنس کے مطالعات  
 کی اصلاح میں ملے گا وہ ہر وقت چلتی رہے گا۔

أُسُوَّةُ صَحَابَةٍ

صحابہؓ کو توبہ دینا تو

(۳۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

مَنْ كَانَ مُسْلِمًا، فَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوْتِ قَبْلِ أَنْ لَا تُؤْمِنَ

عَلَيْهِ الْبُشَّةُ.

أَنَّكَ أَصَابَ مُسْلِمٌ بِمَنْعَةٍ، كَانُوا أَكْثَلَ عَلَى الْأَمَةِ أَنْفَرًا

فُلُوبًا، وَأَعْتَقَهَا جُنَا، وَأَقْلَبَهَا تَحَكُّمًا، وَخَتَمَ لَهَا بِمُؤْمِنَةٍ

بِئْسَ مَا قَدْ وَجَدَ،

فَاغْرِبُوا لَهُمْ فُسْلُهُمْ، وَأَقْبِرُوا عَنْ الْكُفْرِهِمْ، وَكُنْصَحُوا

بِمَا سَلَطْتُمْ تَبْنَ، أَفْلا قَوْمٌ دَسِرُوا غِيْرًا، لَوْ أَهْلُكُمْ كَانُوا عَلَى الْبُشَّةِ

الْمُسْلِمِيْنَ - (مسکوۃ ص ۱۸۱)

حضرت عبداللہؓ مسعود رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا،

وہ شخص ہیرہ کی کرہا ہے تو اس لوگ کی ہیرہ کی کرہا ہے جو دعات ہانکے ہیں اس

لیے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے اس وقت تک اس کے گنہگار ہونے اور دینی حق

سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

وہ لوگ بھی کی ہیرہ کی کرہا ہے اصحابِ کلمہؓ، یہ لوگ اس آیت کے افضل ترین

افراد تھے ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمان برداری تھی، وہ دینی کا گہرا علم رکھتے

تھے اور کلمہ سے دور تھے۔ ان لوگوں کو اللہ نے اپنے نبیؐ کا ساتھ دینے کے لیے اور

اپنے دین کو قائم کرنے کے لیے منتخب فرمایا تھا، میں نے مسئلہ اہل ائمہ کی کا مقام پہچانی،

ان کے لیے جو عمل اور ان کے اخلاق و سیرت کو اپنے انکھار پر مضبوطی سے پکڑا اس لیے کہ

یہ لوگ صحابہ مستقیم رہ گئے، انکی جوانی بھری مسجد میں رہ گئی۔

تفسیر صحیحہ۔ حضرت عبداللہؓ مسعود نے اپنی عمر بھر اہل ائمہ کا ساتھ دیا ہانکے تھے،

انہوں نے دیکھا کہ نبوت کا لہر دیتا ہے جو ہر جگہ پھیل رہا ہے انکی کے اندر فرمایاں آتی ہیں پھر

اور مفید گرو، خلعت رنگین کرنا پڑا ہوا بنا رہے ہیں۔ اس لیے انہوں نے لوگوں کو حج یا اسی طرح  
نماز کی پیروی کرو، ان کو اپنا مستحق اور شہرہ پہنچا اور ان کی سیرت و اخلاق کو اپناؤ۔

ہر کام اخلاقی خوشنودی کے لیے کرو

﴿۳۳﴾ وَغَنَ ابْنُ زُرَّارٍ اَنْ رَّا رَاسِيَ الْخَوْلَانِ قَالًا، فَخَلَّتْ مُشْجَعَةً عَيْنِي قَسَاوًا  
فَقُلْتُ يَبْرَأُ مَعَنَا بَا رَاؤُنَا كَسُ مَعَنَا قَرَاؤُنَا اَتُكَلِّمُوْنِي لَعَلَّ اَسْتَفْذَاؤَنَا اَتِيَهُ،  
وَصَدَّ سُرُوعِي عَنْ اَبْرَأٍ،

فَمَا لَنْتُ عَنْهُ فَوَيْلٌ، هَذَا مُعَاذُ بَيْنِ جَنَبِي،

فَلَمَّا كَانَ مِنْ اَمْرِهِمْ كَيْفَ رَأَيْتُ قُرْبَهُ كَيْفَ سَبَقْتَنِي بِاَنْتِ بِسِرِّهِ  
وَقَدْ جَدُّهُ اَيْسَرِي اَنْ اَتُكَلِّمَكَ عَنِّي قَسَاوَةً، تُشْرِبُنِي مِنْ نَوْبَلِ  
تَجَاهِدِي، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ،

فَتَرَفُّعُكَ، وَكَلَّوْنِي اَنْ اُجِدَكَ مَلُوءًا،

فَقَالَ، اَللّٰهُ،

فَقُلْتُ، اَللّٰهُ،

فَقَالَ، اَللّٰهُ،

فَقُلْتُ، اَللّٰهُ،

فَلَمَّا يَخْبُوْنَ مِنْ دَائِي، فَجَدُّ كَيْفَ اَتِيَهُ، فَقَالَ،

اَبْرَأُ لَكَ فِي سَوْغَتِكَ سُرُوعًا، اَللّٰهُ يَكْفِيكَ يَقُولُ،

قَالَ مَعَهُ لَمَّا رَأَى وَتَعَالَى، وَجَنَّتْ سَخِيْبَتِي فَنَقَا اَبْرَأِي، وَكَلَّكَ اَبْرَأِي

بِي، اَوْ لَمْ يَسْتَبْطِ اَبْرَأِي؟ (ترجمہ: تیرا وہ عورت نام نہان ہے،)

ابو ذریں نے کہا کہ میں کہیں دشمن کی جان میں نہیں گیا اور اس نے ایک ایسے شخص

کو دیکھا جس کے حالت بہت زیادہ ہلکا اور سفید تھے اور بہت سے لوگ ان کے گرد بیٹھے تھے

یہ لوگ انہیں ہی بحث و مذاکرہ کرتے اور عرب و عجم کا اختلاف، ہر شخص مذکور کی طرف رجوع

کرتے اور یہ کہ وہ فرات سے آئے تھے اور اہل کربلا تھے۔





کی طرف بھیج دیا۔

تشریح :- اس شخص کے دل میں ایمان کا موسم کے نکاحات آئیں مگر یہ نہیں، اس لیے وہ پرانی ہو کر نئی علی شریعہ و علم کے اس کو تو آپ کے اس کو تعلق دیا اور فرمایا کہ گھبرائے اور پریشان ہونے کا کوئی بات نہیں ہے، مومن کے ایمان پر اگر ڈانٹنے کے لیے شیطان اس طرح کی دوسرا انداز میں کرتا ہے تو شیطان تو اپنا کام صرف کرے گا اور مومن کا کام ہے کہ اس طرح کے خیالات جہنم آئیں تو اس کو ہٹانے کی کوشش کرے۔ اس طرح کے خیالات کا انکار ہی بات نہیں ہے وہ واقعی گمراہ ہے، جبرائیل کے خیالات کے لیے دل اور ذہن و علاج کے جدا ذمے کو ملے رکھنا اور ان کا پرہیزگار نہ ہونے دینا۔

بڑے خیالات کا دل میں گزرنے

(۳۴۳) جَاؤْ خَالِقِیْنَ اَتَّخَذَ سِرُّسُوْلٍ عَلٰی سِرِّیْ رَاٰی الشَّیْطٰنَ یُفْطِنُ  
فَاَلْمُوْءُ اِنَّا اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِنَا اِنَّا اِنْفَعَاظُنْ اَخَذْنَا اِنَّا اِنْتِظَرُوْا  
لَقَالْ اَوْفَدُوْا وَجْهَکُمْ لَکُمْ  
فَاَلْمُوْءُ اِنْعَمُ،

قَالَ ذٰلِکَ مَسُوْمٌ اَمَّ الْاَوَّلِیْنَ مَا یَاہُ۔ اِسْلَم۔ اور ج ۱۱

صورت الہیہ، رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی علی شریعہ و علم کے اس آپ کے کچھ صحابہ حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم سے دل میں بعض اوقات اس طرح کے خیالات آتے ہیں جنہیں ہم پہلی نہیں کر سکتے۔

آپ نے فرمایا :- کیا واقعی اس طرح کے خیالات آتے ہیں؟  
انہوں نے کہا کہ ہاں۔

اس پر آپ نے فرمایا :- تو تمہارے دل میں ایسی خاص کی دلیل ہے۔

تشریح :- مطلب ہے کہ تمہارے دل میں بڑے خیالات کا آنا اس بات کی دلیل ہے کہ تمہارے پاس ایمان کا خزانہ ہے، شیطان اس طرح دوسرا انداز کی کہ اس خزانے کو ہٹا دیتا ہے، تو پریشان ہونے کا کوئی بات نہیں ہے، آپس میں اپنا کام کرتا ہے اور شیطان کو پہنا











وَقُلْعَلُونَ فِيْ اَمْوَالِكُمْ اَلْخُسْرٰۤى ۚ وَ اَلْعَلٰى ۚ وَاٰتٰىنَا شَيْبٰنَ حَقِّۙ اِنَّا  
 مَعْنٰۤى اَللّٰهُ عَلٰۤىكُمْ بِاِلٰهٍ سَلٰوَةٍۢ بِشَيْۤءٍۭ اِنَّا اَنْتُمْ تَحْسِبُوْنَ اَمْوَالَكُمْ  
 فِيْهَا يٰۤاَحْزَنُ اِنْ اَدْرَاۤى اَجَلَۙ اَوْ لَيْسَ اِنَّا اَحْزَنُ اَلشَّيْءُ ۚ وَ اَلْطٰغٰۤىۚ اَجْرُۙ

كَانَ لِكُلِّۙ جَمْعٍۭ اَلْقَوْلُ رِجَالًاۙ وَ اَلْهٰۤىۚ اَحَدًاۙ اِلَّا هٰۤىۚ مَرَّۙ عَنِۙ يٰۤاَحْزَنُ  
 عَلٰۤى لَيْۤسَ اِنَّا۔ (ترجمہ: ترسیب کار عالم)

”حضرت ہابری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ اور ابن عمرؓ کے طریق میں پہنچے، بعد کا وہی حق وہاں حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،  
 ”میں نے گواہی دیا۔“

لوگوں نے جواب دیا ”اے اللہ کے رسول ہم حاضر ہیں اور حاضر ہیں“  
 آپ نے اسی سے کہا ”سہا بیت کے نام سے میں یہ کہہ کر تم لوگ اللہ کی قسم نہیں  
 کرتے تھے، مگر وہاں اور سے سہارا لگوں گا اور اٹھاتے تھے، تم اچھا حال فرمیں گے کہ  
 تھے، ہم سافروں کی حد کرتے تھے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اسلام اور نبیؐ پر ایمان لانے کی  
 توفیق دی اور اسی فرمایا، تو اب تم لوگ باغیوں کی مخالفت کی خاطر ان کے گرد و پیش اٹھتے  
 ہو۔ دیکھو، آدمی تمہارے باغ کا پھل کھائے تو اس پر تمہیں ہارم ہے گا اور دند سے لہو پگھے  
 کھائیں تو اس پر بھی تم اس کے حق پر ہو گے۔“

حضرت ہابری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سنی کر لوگوں نے  
 اپنے گھبر کے باغوں کے حوالہ سے ڈھا دیے، یہ بھی حوالہ سے تھے جو شائع ہو گئے تھے۔“  
 (۱۳۴) عَنِۙ اِنِّہِۙ حُسْرٌۙ مِّنْۢ بَرٍّۙ كَانَ۔

كَانَ سَرَّۙ سَرَّۙ اَشْوٰۤىۙ یٰۤاَحْزَنُ اِنِّہِۙ حُسْرٌۙ مِّنْۢ بَرٍّۙ كَانَ اَعْلٰیۙ مِّنْۢ بَرٍّۙ  
 اٰتٰۤىۙ اَنْتُمْۙ بَرٍّۙ

كَانَ لِكُلِّۙ جَمْعٍۭ اَلْقَوْلُ رِجَالًاۙ وَ اَلْهٰۤىۚ اَحَدًاۙ اِلَّا هٰۤىۚ مَرَّۙ عَنِۙ يٰۤاَحْزَنُ  
 عَلٰۤى لَيْۤسَ اِنَّا۔ (ترجمہ: ترسیب کار عالم)

قَسَدًا فِي سِهْمٍ، وَمَا كَانَ فَلَا تُكَلِّمُهُ كُنُفُكَ،

قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ  
أَخَذَ أَشْيَاكَ وَلَا يَزِيدُكَ شَيْئًا أَنْفُوسًا۔ (مکہی علم)

حضرت محمدؐ میں عرض اٹھ رہا فرماتے ہیں،

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مل دیتے تو میں آپ کے عرض کرنا کہ جو مجھ سے زیادہ ملتا ہے  
میں انہیں دے دیتا۔

حضرتؐ فرماتے کہ "اس مال کو ملے، جب تمہارے پاس کوئی مقدار مال کی آئے اور  
اس طرح آئے کہ تم نے مانگا بھی نہیں، پھر ہانے کے حقوق بھی نہیں رہے تو اس طرح کے  
مال کو ملے یا کہ اور اس کو ذخیرہ کر اور اگر انہیں ضرورت ہو تو استعمال کرنا اور ہی ہا ہے تو  
اس کو صدقہ کر۔ اور جو مال انہیں نہ ملے اس کی طرح بھی مست کر دے۔

حضرت محمدؐ میں عرض کے ساتھ اس کے حضرت صلی علیہ وسلم کہ "اسی وجہ سے والد  
سراپ کسی سے کہ نہیں مانگتے تھے اور کوئی بے طلب نہ تھا اسے داجی نہیں کہتے تھے۔  
تشریح ۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر بے طلب اور غریب کے کوئی مال ملے تو نکال دینا چاہیے  
اور اگر اس بات کا موقع اور دل میں خواہش ہو کہ ان کو مجھ سے مل دے تو اس کو صدقہ ہی اگر اس کی طرف  
سے مل آئے تو نہیں لینا چاہیے۔

سَلَامٌ بِحَقِّكَ

(۳۷۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (محقق طبر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سَلَامٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے گئے تھے تو ان کو سلام کرتے  
اور فرماتے صلی علی اللہ علیہ وسلم انہیں کو سلام کرتے تھے۔

رَسُولٌ كَيْدِي

(۳۷۴) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (محقق طبر)



مسنون محمد بشی عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہادی کا بیان ہے کہ وہ مکر و حیول کے  
 درمیان ایک درخت کے اس جانب پہنچے تو اس کے نیچے ٹھکانا لڑاتے اور لوگوں کو بتاتے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔

تشریح :- ایسا نہیں تھا کہ وہ گردن پہنچے تو وہ صحت کے نیچے آرام لڑاتے بلکہ صحت سے وہ  
 یہاں کسی بھی وقت درخت کے اس پہنچے تو صحت ہی کے نیچے درخت کے نیچے آرام فرماتے تھا  
 نہیں تھا کہ وہ بات کو نہ سمجھتے تھے کہ یہ ہر دو آدمی ان کے سامنے دہاتے ہوں گے، بلکہ بہت مشکل کی  
 وہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے۔۔۔ میرا رب کو معلوم ہے۔۔۔ عقل سے انہی شے ہے۔

(۲۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ فَمَسَّ  
 بِسُكَّانٍ لَحْدًا غَشِيًا،

فَسُئِلَ عَنْهُ لِمَ قَعَلْتَ ذَلِكَ؟

قَالَ سُرَّاءُ لَمْ أَسْأَلْ عَنْهُ <sup>بِشَيْءٍ</sup> فَعَلْتُ ذَلِكَ لِقَعَلْتُ مِنْهُ سُرَّاءُ  
 مسنون میں حضرت ہادی رضی اللہ عنہما کے ہیں، ہم ایک سفر میں محمد بشی عمر کے ساتھ تھے  
 جب ایک مقام پر ہم لوگ پہنچے تو محمد بشی عمر ایک طرف کو مڑ کر چلے گئے،  
 اس سے پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیا کیا؟

تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس  
 لیے میں نے بھی ایسا ہی کیا۔

(۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَعَ الْقَوْمِ لَمَّا كَانَ يَوْمَ  
 بُحَيْنَ مَعَ عَتَّى ابْنِ الْوَيْهَانِ فَسُئِلَ مَعَهُ الْأُذَى وَالْعَصَى  
 فَمَرَّ وَكُنْتُ أَنَا وَاصْحَابِي لِيَرْكَبَ عَتَّى الْفَارِسَ فَمَرَّ بَيْنَنَا مَعَهُ  
 عَتَّى ابْنُ الْوَيْهَانِ فَكُنَّا لَمَّا أَوْصَيْنَا، فَأَنَا وَمَنْ مَعَنَا، وَكَرِهْنَا لِمَنْ  
 أَتَى بِيَوْمِهِ أَنْ يَخْبُرَ،

قَالَ غُلَامٌ أَكْبَرُ مِنْ بَنِيكَ سَمِعَ لِقَاءَ أَتَى لَيْسَ يَوْمَهُ الْعَشِيرُ











ہم پر مقدس اور سچے کلام اسی موقع کو ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم جگہ جگہ درجیت نہیں رکھتے، ہم آپ کے ہر کلمہ پر ایک کہیں گے، ہر طرح کا حال کار کی گے، بے تہہ و پناہ گے، ہر طرح خدا کا شکر گشت و حرکت کریں گے۔

تجدید ایمان کی دعوت

(۳۴۴) عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ،

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَرَّاحَةً إِنِّي لَكِنِّي الرَّكْعَةُ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ،

تَعَالَى تَوْبَتِي بِرَبِّكَ سَاحَةً،

فَقَالَ مَا تَرَكُوا تَوْبَتِي لِقَبُولِ الرَّكْعَةِ لِقَبُولِ الرَّكْعَةِ إِنِّي لَكِنِّي الرَّكْعَةُ مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ،

يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَلَا تَرَى بَيْنَ أَهْلِ سَرَّاحَةٍ وَبَيْنَ أَهْلِ الْقِبْلَةِ مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنِّي

إِسْمَاءُ سَاحَةً؟

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبْنَى سَرَّاحَةٍ إِذَا كُنْتُ لِقَبُولِ الرَّكْعَةِ لِقَبُولِ الرَّكْعَةِ

الَّتِي تَكُونُ عَلَى بَيْنِ أَهْلِ الْقِبْلَةِ مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (مسند احمد)

”محدث انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں،

”جدا اللہ ہی جدا اللہ ہی علی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی سے ملنے تو راستے

کو آ کر تھوڑی دیر تک پہنچے تب پہلا کلام تھا۔“

ایک دن انہوں نے کسی آدمی سے یہی جملہ کہا تو وہ بہت مضطرب ہو کر اور حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آ کر بطور شکایت کہا کہ

”اے اللہ کے رسول! خدا میں جدا اللہ کو دیکھیے تو لوگوں کو نہ دیکھا جائے گا، میرا یہاں نہ کھنے کے

بہانے تھوڑی دیر کے بعد اللہ کا دعوت دیتے ہیں؟“

تو علی اللہ صلی وسلم نے فرمایا ”اللہ ہی جدا اللہ پر رحمت کامل فرمائے وہ دنیا پر تمام

کا تم کو رحمت دے رہے تھے، انہیں ان کا اس سے رحمت ہے وہ پہلا کلام کرتے ہیں۔“

تشریح :- جدا اللہ ہی جدا اللہ نے رحمت کی اس سے جدا کراؤں تو کہہ کر آؤ تھوڑی دیر تک کہہ رہے











تو ہرگز حق اللہ منہ لے گا۔ اس مذاہب کے مجھے بے گتوں میں ڈال دیا۔

فقہیہ ۳۔ مذاہب کے بہت زیادہ قطعیان سرزد ہو رہی ہیں، کسی کی حیثیت ہو جاتی ہے، کبھی غائبات  
 اعتقاد میں سے نکل جاتے ہیں، غرض کہ ان میں اس معاملے میں بہت زیادہ سیوا کا خالق ہوئی ہے، بہت  
 زیادہ قطعیوں کا صدور اس مذاہب کے قدیر ہوتا ہے۔ اگر کسی کے دل میں ایمان ہو تو اس میں بہت  
 زیادہ کچھ ہے، کچھ بھی ایسی کیفیات ہیں، اور کچھ صدق و حق اللہ عزوجل کی راہ کو وہ سزا دے دے ہے  
 جس میں ان کا کراس سہارا ہے۔

۳۹۰ وَهُنَّ أَهْلُ ذَاتِ مَوَاشِيٍّ وَأَهْلُ مَوَاشِيٍّ بِأَنَّهُمْ يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ  
 وَتَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ

فَقَالُوا لَيْسَ بِهَذَا بَشَرًا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ  
 بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ  
 فَقَالُوا لَيْسَ بِهَذَا بَشَرًا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
 عنہ کے پاس ایک دن اس سال میں پہنچے کہ وہ اپنے کچھ غلاموں پر غصے میں تھے کہ جس نے تم  
 میں دہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

”صدیقؓ ہو کر غصے ہو؟“ (یعنی) کوئی تمہاری سزا دیتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، قسم ہے  
 آپؐ کہہ رہے ہیں، اگر نہیں ہو سکتا کہ صدیق کا لقب ہائے والا کسی اہل بیت کو ہے؟  
 تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان تمام غلاموں کو آزاد کر دیا جس پر غصے میں تھے،  
 پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا۔  
 ”تو کہ میں اب مجھ سے غصے پر ہرگز“

سلام

۳۹۱ وَهُنَّ أَهْلُ ذَاتِ مَوَاشِيٍّ وَأَهْلُ مَوَاشِيٍّ بِأَنَّهُمْ يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ  
 بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ  
 وَتَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ بِمَا يَكْفُرُونَ





باس پہلے ایچھے سے ناظر بن جائیے اور انہوں نے ملا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی  
تکلیف کرتے ہوئے شیخ یا اسخو صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں انہوں نے سخت سخت  
کہن شروع کیا اور بار بار ان کی سخت نکالی فرستی یا مٹی اندر ہی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے کچھ نہیں  
کہہ رہے تھے تو ناظر بد بڑے اور کہا "اے اللہ کے رسول! کیا آپ خدا کو نہیں دیکھتے؟"  
تب ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھا اور فرمایا "جو اللہ سے ڈھکی کرے گا اللہ اس کا  
دھکی ہوگا اور جو اللہ سے بغض رکھے گا تو خدا اس سے بغض رکھے گا۔"

خدا دیکھنے میں کیا آپ کا یہ ارشاد شیخ کرپلس سے شیخ باہر نکلا تو سب کے زیادہ محبوب پیر  
میرے نزدیک تھی کہ کس طرح خدا کے لڑائی ہو جائیں چنانچہ شیخ نے ان سے کہا کہ تم  
کافی کی معافی مانگی تو انہوں نے معاف کر دیا اور غلام ہو گئے۔

عنود و گردن کا تعظیم

(۳۹۴) اِنَّ سِرْجًا مِّنْكَرًا اَتَا بَنِيَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَحْتَهُ ثَمَرٌ مِّنْ لِّمَامٍ  
اَلَا تَرَوْا عَلَيْنَا نِعْمَتَ كَلْبٍ، اَلْفَضِيْلَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَاثِرٌ - فَذَهَبَتْ  
اَلْبُزْبُخَةُ وَرَقَانٌ،

يَا سِرْجُو اَللّٰهُمَّ كَوْنْ يَكُوْنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَلْحَيَاةِ، اَلْكَافَرَةُ عَلَيْنَا  
بَيْنَ كَلْبٍ عَلَيْنَا وَفَضْلِكَ،

فَاِنْ كَوْنْ مِّنْكَ شَيْءٌ عَلَيْنَا، اَلْكَافَرَةُ عَلَيْنَا وَفَضْلِكَ وَفَضْلِكَ  
عَلَيْنَا - (مشکوٰۃ - ابوریح)

"صحت ابوریح رضی اللہ عنہ کہتی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا  
کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے، انہوں نے ساتھ مسکرا رہے تھے۔ تب اس شخص نے  
بہت کچھ کہا تو ابو بکر نے اس کی ایک آہ بات کا جواب دیا۔ تب ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر  
آیا اور مجلس سے اٹھ گئے۔

اور کچھ آپ سے ملے اور کہا "اے اللہ کے رسول! وہ آپ کی موجودگی میں مجھے بُرا  
بھوکہ دیا تب آپ مسکرا رہے تھے بلکہ یہ شیخ نے جواب دیا تو آپ فخر ہو گئے۔"

آپ نے فرمایا: "میں وہ کالہ دے رہا تھا کہ تم خاموش تھے تو خدا کا ایک فرشتہ  
تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا لیکن میں نے اس کو الٹ کر جواب دیا تو فرشتہ  
پہا گیا اور شیطان آگیا۔"

ضمیمہ

(۱۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ لَازِيٍّ كَلِمَةً يَشْكُرُ لِقَوْلِهِ الْوَلَدُ كَلِمَةً  
فَقُبِلَ الشَّيْءُ.

لَقَدْ سَرَّجَمَ أَبُو كَلِمَةٍ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي؟

قَالَتْ أُمُّ سُكَيْنٍ: وَهِيَ أُمُّ الْقَسْبِيِّ — هُوَ أَشْكُرُ مَا لَمْ يَكُنْ  
فَقَرَّبَ إِلَى الْعَقْدَةِ فَتَقَطَّعَتْ، فَبَرَأَ صَاحِبُهَا مِنْهَا مَلِكًا لَمْ يَأْتِ قَالَتْ وَلَقَدْ أَشْكُرُ  
فَلَمَّا سَرَّجَمَ ابْنِي لِقَوْلِهِ

مَا فَعَلَ ابْنُ لَازِيٍّ كَلِمَةً مِنْ أُمِّ سُكَيْنٍ، فَكَانَتْ بِهَا كَلِمَةً،

لَا كَلِمَةً لَوْ أَنَّهَا كَلِمَةٌ بِأَنَّهُ عَشَى الْكَلِمَةُ أَنَا الْكَلِمَةُ،

لَمْ يَأْتِ فَقَرَّبَ ابْنِي وَعَشَى مَا لَمْ يَأْتِ وَكَسَبَتْ لَمْ يَأْتِ لَمْ يَأْتِ  
أَشْكُرُ مَا لَمْ يَأْتِ فَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ لَمْ يَأْتِ بِهَا،

فَلَمَّا كَانَ شَرَأْتُ أَتَى لَمْ يَأْتِ وَأَصَابَتْ بِهَا كَلِمَةً،

يَا أَبَا كَلِمَةٍ أَسْرَأْتُ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَاصِرًا يَكُونُ أَهْلُ  
بَيْتٍ لَمْ يَأْتِ عَاصِرًا يَكُونُ أَهْلُ بَيْتٍ أَنْ يَكُونُوا هُمْ؟

قَالَ لَا،

قَالَتْ مَا عَشَى ابْنِي؟ (روای صحابہ)

”محدث اس میں اشارہ ہے کہ میں ابو طلحہ کا ایک بچہ بہا تھا، اسی زمانہ میں  
ابو طلحہ سفر پر گئے اور دوسرے ولادت پا گیا۔“

جب ابو طلحہ سفر سے واپس آئے تو انہوں نے یہ بچہ دیکھا کہ ”میرے بچے کا کیا حال؟“  
لو بچہ کا ماں آیم ٹیکم نے کہا کہ ”وہ بچہ سے زیادہ سکون کا حالت میں ہے؟“



پھر انہوں نے ابو طلحہؓ کے سامنے کہا کہ چنا، انہوں نے کہا: اور پھر ائمہ شیعہ کے پاس  
 رہے۔ تب انہوں نے ابو طلحہؓ سے کہا کہ تم نے ہاتھ بٹھائے کہہ دو کیجیے۔ (۱) اہم بخاری کی روایت  
 میں آٹھ ایسی ہیں۔

اور اہم مسلم کی ایک روایت میں ہے،

کہ ابو طلحہؓ کا ایک بیٹا سوا ائمہ شیعہ سے پیدا ہوا تھا۔ سرگیا را اور ابو طلحہؓ سفر کرتے ہوئے ائمہ  
 نے گھر کے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ اپنے کی وفات کی خبر ابو طلحہؓ کو استہدائے غیوروں کی  
 اور جب وہ آئے تو سب سے پہلے ان کے سامنے رات کو کھانا چنا، انہوں نے کھانا  
 پھر چنا تو سنا گار کھا پہلے سے دیا، اور ابو طلحہؓ ان کے پاس رہے۔ جب وہ سکنے والے  
 میں ہوئے تب ان کی بیوی نے کہا: نہ ایتنا ہے کہ کہہ لوگوں نے کسی کو کوئی چیز غیور متعلقہ دیا جو  
 اور وہ ان متعلقہ دیا ہوئی چیز کا سوا کر کے دیکھیں تو ان کو حق ہے کہ انکار کر دیں  
 ابو طلحہؓ نے جواب دیا: نہیں، ہاں کو متعلقہ کی چیز کو روک رکھنے کا اختیار نہیں ہے۔  
 تب ائمہ شیعہ نے کہا کہ: آپ کا بیٹا جو آپ کے پاس رات تھا اٹھانے لے گیا۔ آپ کو  
 پہچانے کہ میری تاکا کرتی ہیں اور اس کے سوا نہیں۔

آپ ابلیس

۹۶۰ عَنِ سَاحِبِ رِيحٍ سَمِعَهُ قَالَ لَوْلَا اَتَيْنَا الشَّيْخَ بْنَ عَلِيٍّ عَسَىٰ اَن نَّحْكُمَ  
 حَيْثُ يَسْكُنُ۔ (ابوداؤد)

حسن صاحبِ ریحؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں ہر شخص کا رسول تھا کہ سب مسند علیؓ علیہ السلام  
 کی مجلس میں پہنچنا سب کے لیے بہت مشکل تھا۔ (ہمیں کوئی حرکت دے تاکہ انہوں سے ہر لوگوں  
 کو پہنچ گئے ہوتے مسند علیؓ علیہ السلام کے قریب پہنچنے کا ارادہ نہ کرتا۔)

عبدی کا ہندی

۹۶۱ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ الشَّيْخِ بْنِ عَلِيٍّ عَسَىٰ اَن نَّحْكُمَ،

حَيْثُ يَلْقَاؤُنَا فَنُحْكِمُ اَلَّذِينَ يَكُونُ بَيْنَ كُنْهَاتِهِمْ يَكُونُ بَيْنَ  
 كُنْهَاتِهِمْ اَنَّا نَرَاهُمْ، ثُمَّ يَسْأَلُ قَسِيْرٌ هَذَا كَذَا اَحَدٌ مِنْهُمْ يَبْلُغُهُ وَبَيْنَهُ





فَوَيْلٌ لِلنَّاصِيَةِ وَالنَّاصِيَةِ وَالْجُنُودِ وَالْجُنُودِ وَبَيْنَ قَوْمٍ وَمُصْرٍ

فَقُلْ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ هَلْ أَتَاكُمْ بَشِيرٌ أَوْ نَذِيرٌ

فَقُلْ رُبِّي نَذِيرٌ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ

فَقُلْ يَا مَعْشَرَ الَّذِينَ هُمْ يَكْفُرُونَ أَفَمَنْ يَمُنُّ بِمَا عَشَرَ أَلْفَ مِائَةٍ

فِي أَوَّلِهَا أَسْبَغَ أَهْلًا بِكُم مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ أَتَسْتَأْذِنُوا لَمَّا كَذَبْتُمْ

مُحَمَّدًا وَرَبَّهُمْ فَلَا تَقُولُوا دِينًا كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ

فَقُلْ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

فَقُلْ كَفًّا لِّمَا كُفِّرْنَا عَنْكُم مِّنَ الْأَلْثَمِ أَتَمَنَعُونَ

لیکن وہ کہ ہمارے دل سے پہلے سواریوں کو اندھا اور لوگوں کے سامنے کو ایک بکر قریب سے نکلا۔  
 ہمیں یہ ایک نکلا اسے اپنے سے پہلے اور بیکہ کپڑے بیک میں ڈالے اس کے وہ حضور علی اشد طیر  
 و علم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت ہی علی اشد طیر و علم اپنے ہر پہلو سے ہمارے اور  
 ایک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ یہ وہ حضور کا مجلس میں پہنچنے کو لوگ اس کو برگاہنے کے لیے  
 سٹ گئے اور کہا کہ آپ یہ ہیں قرینیت فائمی۔ چنانچہ وہ علی اشد طیر و علم کے ان پہلوں میں بیٹھے۔  
 آپ نے انہیں غرضی ناموں کو کہا اور شفقت ہمارے چھوٹی انگلی کی اشارے کے ملک کے  
 ایک ایک لگاؤں کا نام لے کر چلا۔ مثلاً صفاء مشرقیہ اور دوسری بہت تھیں۔

سند ایہ طائر کے کہا۔ سو سے ملے آپ آپ پر گراں اسے اللہ کے رسول آپ  
 تو ہمارے طائر کے سے ہم سے زیادہ واقف معلوم ہوتے ہیں۔  
 آپ نے فرمایا: "ان میں تمہارے ملک میں جیسے تمہاری تبارت گیا ہوں، وہاں کے لوگوں نے  
 میری بڑی خاطر کی۔"

پھر آپ نے انصار کی طرف توجہ ہو کر فرمایا کہ اپنے ان بھائیوں کی خاطر قاضی کرو۔  
 اسلام لانے میں بھی تمہارے دشمن ہیں اور چہرے بشرے کے لہجے بھی تم سے جتنے  
 ہیں۔ یہ لوگ اخیر کس میرا اور باؤ کے خوش غرضی ہیں جس نے یہ سب کر دوسرے لوگوں نے  
 اسلام کو قبول کرنے سے انکار کیا یہ ان کا کس طرح جنگ میں اسے گئے۔

دوسرے دن میں کوئی علی اشد طیر و علم نے ان لوگوں سے کہا کہ تمہارے انصار  
 بھائیوں نے تمہاری خیر خواہی اور خاطر قاضی کی ہے کیا؟

انہوں نے کہا: یہ بہتر ہے بھائی ہیں۔ انہوں نے ہمارے لیے آرام و بہتر قرار ہم کہا،  
 بہتر کہ نہ کھوایا، اور رات میں اندھا کرے لوگ ہیں ہمارے سب کا کتاب اور ان کے طریقے  
 کا تحسین دیتے رہے۔

یہی کہ حضور علی اشد طیر و علم بہت غرضی ہوئے۔

اجتماعی معاملات میں

(۴۰) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فِي حَقِّهِ



تو ریلوے سٹیشن سے کسی شخص ایک تھوڑی سی گھوڑی اٹھا کر دیکھنے اس کے کچھ کاٹھ  
 ملے۔ دیکھنے اس طرح کھانے کے منع فرمایا ہے؟  
 یہاں اس صورت میں دودھ گھوڑی کھائی یا کھنٹی میں جیہ کہ ساتھ کھانے والے تو گن  
 کا طرف سے اس کی اجازت ہو؟

فشریحہ۔۔۔ مطلب یہ ہے کہ سب کھانے والے ہر اور کھانا حضور ابرو تو ایک۔۔۔ اور چھوڑ کر کھانے والے  
 کو نہ ذرا بیت نہیں ہوتا ہوا یہی کہ وہ ذرا کھانے سے زیادہ اپنے پیش میں قمار لے کر کھانے کی کڑی کرے  
 یہ خود فرض کی بات ہو کہ ہر اسلامی اخوت و عداوت کے لیے یہی کمال ہیں اگر سب انہیں کوئی دوسلوم  
 ہو تو اس طرح کھانا ہاں کھاتا ہے، اپنے ساتھیوں کے اجازت سے ضرور کھاتا ہے۔

وہم ہی قلنا سر سونو کھانا بسم اللہ

اِنَّ اَکْلَ شَعِیْرَتَیْنِ اِذَا اُسْرُ سَلَوٰی اِلَیَّ الْعَزَّوْا اَوْ قُلْ کَعَا مَرْجُوۃً اِلَیَّ یَوْمَ اَلْوَدَّوْا  
 یَتَمَنَّوْا مَلٰئِکَتَیْنِ وَیَذٰلِکُمْ فِیْ تَرْوِیۡہِ قُلُوۡبُہُمْ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ  
 قُلُوۡبُہُمْ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ  
 یہاں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

”خیر! شعیر کے دو کھانے یہاں ہوتے ہیں اور کھانا کم ہوتا ہے یا دیر میں اس کے پیر  
 قہاں نکلتا ہو ہوتا ہے تو جو کچھ جس کے اس پر ہوتا ہے اگر ایک کھانے کے لیے؟

آپ نے اُن کی تصریح کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے یہی ارشاد کا ہیں؟  
 جماعتی نظم و ضبط

(ج ۲۲) قلنا کُتِبَ عَلَیْکَ

”شعیر سر سونو کھانا بسم اللہ عَلَیْکَ مَلٰئِکَتَیْنِ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ  
 اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ  
 اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ  
 اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ

اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ اَلَا یَتَذٰکَّرُوۡنَ

فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَ الْقَوْمِ وَأَجَلْتُكَ فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ أَهْلَهُمْ  
فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ

فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ  
فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ  
فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ  
فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ  
فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ  
فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ

فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ  
فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ

فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ

فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ

فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ

فَعَلَّمْتُكَ أَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ وَأَهْلَهُمْ

(مستحق طلبہ عبداللہی کتب)

حضرت کبیر علیہ السلام فرماتے ہیں:

میں نے اس ائمہ علیہ السلام نے لوگوں کو ہم پریموں اور ہم سے اور ہمارے ائمہ اور ہمارے  
سے انگور اور بات چیت کہنے سے روک دیا، کیونکہ ہم تم کو کہ ہم پریموں سے  
جس میں ہمارے تھے، تو لوگوں نے ہم سے غنا جلتا چھوڑ دیا اور ایسے بدل گئے کہ ہم کو پہچانتے  
نہیں، یہاں تک کہ میرے کہہ سونے پر ہم سے بے باطن (خفیہ) ہو گئی، اب میرے وہ عزیز نہیں  
تھا میں کو ہم جانتے تھے، تو اس حالت پر ہم پریموں (حق) گری۔

میرے دونوں ساتھیوں دہلالی اور ائمہ اور ہمارے پیچھے اس بات کا کٹا کر  
ہے دونوں اپنے گھر میں بیٹھے ہوتے رہتے، اور میں ہرگز جہاں تھا اور دل کا مضبوط اس لیے







اب انہوں نے سچا کر میری یہ بات لے کر اسی کے لیے لکھی گئی آواز غلیظہ وقت حضرت  
مٹائی مٹنی اللہ عزوجل کی خدمت میں پہنچے اور ان سے کہا کہ ابراہیم کیا اور کہا کرتی ہے یہ بارخ و بخت  
کہ وہ آپ اسے نیکی کے کاموں میں مشغول رکھیں۔

حضرت مٹائی مٹنی اللہ عزوجل سے ۵۰ ہزار روپیہ میں دیا اور اس بارخ کا کام اکیسویں ملک  
قطریہ میں ۱۰۰ روپیہ کم و بیش ساتھی ہمارے لے سکے اور یہ کہ وہ اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ ان کے  
روز کا سب ایک روپیہ میں ہمارا دیونہ کا کتبہ دونوں وقت ہیٹ بھر کہہ سکاں۔

(۳۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ،

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَآمَنَ  
بِكِتَابِ اللَّهِ، وَآمَنَ بِرُسُلِهِ، وَآمَنَ بِمَا نَزَلَ مِنْ رَبِّهِ،

وَلَمْ يَكُنْ مِنْ الْمُشْرِكِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ،

وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ،

وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ،

وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ،

وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ،

وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ،

وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ،

وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ،

وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ،

وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَاسِقِينَ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں،

ابو طلحہ انصاری درجہ کاتب سے زیادہ مالدار آدمی تھے، سب کچھ ان کے ہاتھ

ان کے پاس تھے کسی کے پاس نہیں تھے۔ اور سب سے اچھا اور محبوب بارخ کی کنجشیک

تیز تار کا بارخ تھا۔ بارخ مسجد نبوی کے سامنے تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بارخ میں

کہہ رہے تھے یہاں پہنچتے، اس بارغ کے کنوئیں کا پانی نہایت عمدہ تھا۔  
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ **فَإِنِّي مُتَّقِي ذَلِيلِكُمْ أَتُؤْتُونَ**  
**وَسَقَا لِيَوْمَئِذٍ**۔

تو جو طریقہ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ کے  
رسول میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؟ **أَنِّي مُتَّقِي ذَلِيلِكُمْ.....** (۴۱)

اور نیز ملا سیراسب کے زیادہ محبوب مال سے نہیں لئے اس کو راہوں میں وقف کیا  
تاکہ یہ اللہ کے یہاں میرے کام آئے۔ تو آپؐ وہاں آپ کا رب بتائے وہاں صرف کیجیے؟  
میں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **شَا اَنْ اَتَمَّ لَمَ اَسْجَا كَمَا**، یعنی بخش تمہاری سچا، لیکن  
بخش تمہاری سچا؟

(۴۲) **عَنِ قَتَيْبِ بْنِ سَلَيْحٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ**

**اَنَّ الْخُزْمَةَ لَمْ تَكُنْ اَنْ سَأَلَ اَللّٰهُ ﷻ فَمَا اَلَا اِنَّهُ يَبْدَأُ رَمَالَهُ**  
**وَيَنْتَهِي بِكَفِّهِ**۔

**فَلَمَّا سَأَلَ اَللّٰهُ اَنْ يُبَيِّنَ مِنْ اَشْيَاؤَ فَمَا اَلَا اِنَّهُ يَبْدَأُ**  
**اَللّٰهُ وَكُنْ سُبْحَانَكَ**۔

**فَعَرَفَ سَأَلَ اَللّٰهُ ﷻ سَأَلَ سَأَلَ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ**  
**فَلَمَّا سَأَلَ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ**  
**اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ اَللّٰهُ ﷻ** (در طب بیمارانی)

حضرت قیسؓ ہی پہنچ اللہ کا شے دعا ہے کہ

میں کے بھائیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی شکایت کی کہ  
تو میں اپنے مال کو لٹاتا ہے اور عرب غریب کرتا ہے۔

میں نے کہا کہ اسے اللہ کے رسولؐ، میں اپنے جتنے کے گھوڑے بیٹا ہوں اور

اسے اللہ کے راز میں اور اپنے ساتھیوں پر خرچ کر رہا ہوں۔

قرنی میں اللہ علیہ وسلم نے سلام علیہ کے ساتھ اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور فرمایا کہ،  
”خرچ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں دے گا۔“ بات آپ کے لئے عجیب نہ تھی؟

چنانچہ اس کے بعد اب بنی اللہ کے راز میں اپنی ذاتی دشمنی پر چاروں طرف سے دھکے کھاتے رہے اور آپ بنی اللہ کے راز میں سب سے زیادہ غلام اور غرضی حال میں تھے۔

(۴۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ لَنَا إِجْرُؤُنَا وَهُبَّ الْقَسَاسُ بِالْأَنْجَارِ وَطَعْلَامَ، مَا عَمَّا أَهْنَا فَنُؤَا  
أَخْتَى بِذَلِكَ تَكْشِيرِي، وَأَلَا أَحْسَنَ مَوَاسَاةً لِي تَوَيْلًا وَأَوَّلًا، وَلَقَدْ كَلَفْنَا  
الْمُسْلِمَةَ.

قَالَ أَنَسٌ كَلَفْنَا عَلَيْهِمْ وَكَلَفْنَا لَهُمْ قَالُوا بَلَى،

قَالَ قَدْ لَقِيَكَ الْكَافِرُ (ابن ماجہ و ترمذی)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں،

کہ ہمہا میری سفاک و دشمنی میں اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ”اے خداوند! اگر میری سفاک  
گئی۔“ تو اب اپنی بہت سی دولت خرچ کر رہے ہیں اور میری سفاک کے پاس قصور ہوتا ہے وہ بھی اپنے  
قصور سے میں غرضوں کو شریک کر کے اپنے پرہیزگار ہوتے ہیں اور ہمارا تو سارا خرچہ انہوں نے اپنے  
ذہب سے کیا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ میری سفاک کے لئے لڑنے کے جذبات نہیں رکھتے ہو؟  
کیا تم میں سے میرے دعا گو نہیں کہ میری سفاک میری سفاک سے کہا، ”ہاں ہمیں اس کا شکر ادا کرنے میں اور  
اس کے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔“

آپ نے فرمایا تو میں اس کا ہلکا ہو گیا ”اے تمہارا سے ساتھ امداد کرتے ہی تمہاری سفاک کے  
ساتھ امداد کرتے ہو تم بھی اس کے شوق و لالچ کے شوق میں۔“

# معاشرت و معاملات

والہی کے کلماتوں کے ساتھ کسی ایک

(۱۳۶) وَهِيَ اِيَّيْكَ ذَا قَالِ

فَدَعَيْتُ الْقَدِيحَةَ لِيَاخُوَ عَيْنِي فَوَيْلٌ لِّمَنْ يَكْفُرُ فَقَالِ

لِيَاخُوَ عَيْنِي

قَالِ

قَالِ سَدَعَيْتُ سَرَسُوْنَ اَللّٰهُ يَخْلُقُ مَنْ اَعْبَدَ اِيَّاهُمْ اَيَّاهُمْ  
لَا اَعْبُدُ قُلُوبِي اَعْبُدُ اِيَّاهُ وَيَعْبُدُ اِيَّاهُ اَعْبُدُ قُلُوبِي  
اِيَّاهُ اَعْبُدُ قُلُوبِي اَعْبُدُ اِيَّاهُ اَعْبُدُ قُلُوبِي اَعْبُدُ اِيَّاهُ

محض وہی ہے جس نے اس کو اس کے لیے

کہ جس میں میں نے اس کو اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

محض وہی ہے جس نے اس کو اس کے لیے

جس نے اس کو اس کے لیے

انہوں نے فرمایا میں نے اس کو اس کے لیے اس کے لیے

کہ جو شخص اس کو اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

اسے ہا جیے کہ اس کو اس کے لیے اس کے لیے

اور جس کو اس کو اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

نہت تھی جس نے ہا اگر اس کو اس کے لیے اس کے لیے

(۱۳۷) فَهِيَ اِيَّيْكَ ذَا قَالِ

اَيَّاهُ اَعْبُدُ قُلُوبِي اَعْبُدُ اِيَّاهُ اَعْبُدُ قُلُوبِي اَعْبُدُ اِيَّاهُ

نہی محض وہی ہے جس نے اس کو اس کے لیے اس کے لیے

قَالِ اَيَّاهُ اَعْبُدُ قُلُوبِي اَعْبُدُ اِيَّاهُ اَعْبُدُ قُلُوبِي اَعْبُدُ اِيَّاهُ

فَلَمَّا خَبَرَ هُودٌ عَنْ رَأْيِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا قَالَ قَدْ أُعْثِرْتُكُمْ أَنَّكَ كَاذِبٌ  
وَلِئَلَّا سَيُخْبِتَ لَكُمْ إِلَهُكُمْ فَلَمَّا سَمِعُوا بِإِبْرَاهِيمَ الْبُشْرَى كَانُوا مِنْ أَهْلِ  
الْبَيْتِ ۖ وَكَانَ وَدَّعِيًّا ۖ وَكَانَ وَدَّعِيًّا ۖ وَكَانَ وَدَّعِيًّا ۖ وَكَانَ وَدَّعِيًّا ۖ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں ہے

کہ کہنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں ہے، ایک شخص کے حالات  
ہوئے، عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو سلام کیا، اور میں تجھے یہ سارا سچے اس کے گواہ بنایا، اس نے  
سرا لیا اس کے دے دیا۔

(یہ وہی ہے جو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ انا نبی کا بھائی ہے، یہ کہہ کر وہ بھی عیسیٰ  
علیہ السلام کی راہ میں اور عیسیٰ علیہ السلام کی راہ میں ہے، یہ سب کچھ کیا؟)

عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اس کا باپ میرے باپ عمری خطاب کا دوست تھا  
اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔

”یہ بہت بڑی بات ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ بھی سلوک کرے اور  
ظالموں کے ساتھ بھی سلوک کرے“

(۳۱۲) وَخَرَجَ إِلَى مَدْيَنَ وَهُوَ مِنَ الْيَهُودِ ۖ وَكَانَ وَدَّعِيًّا ۖ

كَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ

”وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ

فَلَمَّا خَبَرَ هُودٌ عَنْ رَأْيِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا قَالَ قَدْ أُعْثِرْتُكُمْ أَنَّكَ كَاذِبٌ ۖ

وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ

هَذَا الْقَلْبُ

فَلَمَّا خَبَرَ هُودٌ عَنْ رَأْيِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا قَالَ قَدْ أُعْثِرْتُكُمْ أَنَّكَ كَاذِبٌ ۖ

وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ

فَلَمَّا خَبَرَ هُودٌ عَنْ رَأْيِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا قَالَ قَدْ أُعْثِرْتُكُمْ أَنَّكَ كَاذِبٌ ۖ

وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ وَكَانَتْ أُمُّهُ يَتِيمًا ۖ

”حضرت ابوسعود ہمدانی رضی اللہ عنہ کچھ شیہ

کو میں اپنے ایک غلام کو کوٹھے سے ادرہ اتار تو مجھے کے کسی نے آواز دیا کہ اسے  
ابوسعود اہل لو !“

تو مجھے کہ دوسرے شیہ نہیں بلکہ سکاگرن کو کہہ رہا ہے، جب وہ شخص قریب آیا تو  
میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نہ فرما رہے ہیں۔

کہ یہاں تو اسے ابوسعود، کو تم کو حقیقی قدرت اس حکام پر حاصل ہے اس سے زیادہ  
قدرت اللہ کو تم پر ہے !

میں نے عرض کیا اب کبھی کبھی حکام کو نہیں مانوں گا :

اور ایک روایت کے مطابق اسے آواز دیا کہ ظلی کا کفارہ ہو جائے، طہرے میں  
بے دہی سے اور وہ بھی کوٹھے سے ادرہ ہٹے، اتنی سخت امر کا وہ سخت دھکا، اسی  
بے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سختی سے ٹوکا اور فرمایا اگر تم نے اسے آواز دیا ہی  
تو جہنم کی پلٹ تم کو پہنچتی !

قیسوں کا خیال

(۳۴) قَالَ الْخَسَنُ بْنُ خَزَالٍ فَقَدْ عَهِدْتُ النَّسْلِيَّةَ قَرَأْتُ السُّورَةَ وَلَمْ  
يُنِيبُوا فَيَقُولُ يَا أَهْلِيَّةَ يَا أَهْلِيَّةَ يَكْفُرُ بِكُمْ وَيَكْفُرُ (المن)

”حسن ابصری رحمتہ اللہ علیہ کچھ شیہ، میں نے مسلمانوں کو دینی مساہدہ کرام کو اس حال  
میں دیکھا ہے کہ وہ حج کو اپنے گروہوں سے کہتے کہ سب سے پہلے تم کو کھڑو، سب سے  
پچھلے اس کو رو۔“

ایثار

(۳۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ،

أُخْبِرَنِي بِرَبِّكَ مِنْ أَهْلِ الْخَلِيفَةِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا  
أَتَوْا بِمَنْزِلِهِمْ قَالُوا يَا أَيْتُكَ مَا هَذَا إِلَّا كَسَانُ الْإِنْسَانِ إِنْ أَخْرَفْتُمْ يَكُ  
يُفْتَكِرُ بِهِ يَا جَدُّ إِنْ أَخْرَفْتُمْ نَجَمُ الْإِنْسَانِ إِنْ أَخْرَفْتُمْ نَجَمُ الْإِنْسَانِ  
(صحيح المن)



”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک آدمی کو بکری کا سر بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا یہ (علائقہ) ساتھی محمد سے زیادہ عزیز و گرامی ہے۔ چنانچہ اس کے پاس بھیجا گیا۔ اس نے ایک دوسرے آدمی کے پاس سے اس بکری کا سر دے کر دہرایا وہ حضرت بنی سعد کے پاس بھیجا گیا۔ اسی طرح سات آدمیوں کے پاس بھیجا گیا۔ بالآخر وہ لوٹ کے پہلے آدمی کے پاس آیا۔“

صلوات اللہ علیہ

(۱۵) عَنْ مَسْأَدِ بْنِ مَخْلَدٍ،

كَانَ الرَّبِّيُّ يَحْمِلُ بِمَنْشَرٍ فِيهِ دُهْنٌ ثَلَاثُ خَمْرَيْنِ أَوْ خَمْرًا وَاحِدَةً وَرَبِيٌّ أَوْ بَنُو رَبِيٍّ  
يَأْكُلُونَ مِنْهُ، لَيْسَ لَهُ يَوْمَئِذٍ بَقِيَّةٌ فَتَقْضَى مِنْهُ الْخَمْرُ بَيْنَهُمْ  
فَتَأْتِي لَهُ الْفَلَاحُ تَقْدِيرُ مَا هَذَا؟  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حُطْبُورٌ مَا هُوَ؟

فَقَالَ كُنْتُ تَحْمِلُكَ بِمَنْشَرٍ فِيهِ دُهْنٌ وَاحِدٌ وَمَا أَشْبَهَ الْفَلَاحَ  
وَلَا أَعْلَمُ فُكَّهُ، فَتَوَيْتَنِي فَأَخْطِئْتُ بِذَلِكَ فَهَذَا الْكَذِبُ أَصْلَتْ مِنْهُ،  
فَأَشْعَلُ أَبُو بَكْرٍ فُكَّهُ فَقَالَ اسْأَلْ شُعْبَةَ بْنَ رِطِيمٍ - (جہاں)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابو بکر شہابی کا ایک قلام تھا جو گناہ کا ایک حقیرہ قلم نہیں تھا، اور بدکردار سے اپنے کام میں آتے۔ ایک دن اس نے کوئی چیز یاد کر لی اور وہ بکری کا سر لے کر آئے کھلا۔“

قلام نے کہا: آپ کو علم ہے کہ کیا ہے اور کہاں سے لی ہے؟

انہوں نے جواب دیا: ”جناؤں کیا ہے اور کہاں سے لے لے؟“

اس نے کہا: ”اسلام کے آنے سے پہلے میں نے ایک آدمی کو اس کی حقیر جاتی تھی کہ وہ جس کے دل میں بتائی تھیں، میں اس علم سے واقف نہیں تھا۔ میں نے اسے دھوکا دیا تھا، اور اب اس سے طاقت ہوئی اور اس نے اس کی اہمیت دیکھ لی کہ آپ کے کلام“

چنانکہ حضرت ابو بکر نے اس میں دیکھی وہاں کوہش میں ہو گیا تھا اور کھلی دیا۔“





تَعْلِيْقُهُ ثُمَّ يَنْشُدُ لَا يَنْصُرُهُمْ رَبُّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (ترجمہ: قریب مجھ کو رہی)

”مجھ کو رہی (حق تعالیٰ) کچھ ہی،“ معنی حضور کو ہر گز کے ساتھ مدینہ منورہ میں سال بھر رہا۔

ایک دن جب کہ ہم حضرت عائشہؓ کے گھر کے قریب بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا،

”ہم نے سنا ہے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ آپ کے جسم پر ٹھنڈی مٹی چاروں کے

سوازم کپڑے چسپ تھے۔ اور ایسا بھی ہوتا تھا کہ کئی کئی دن گزر جاتے آنا کھانا منسوخ ہوتا کہ

میں سے آدمی اپنی بیڑ کو سپرد ہمارے تھے۔ ہم لوگ کا حال یہ تھا کہ فجر اٹھاتے، اپنے پریش پر

رکھتے اور کپڑے سے اسے باغداد دیتے تھے تاکہ ہم سپردہ رہ سکیں۔“

(۳۱۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَقَلْنَا سِرَّ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَوْهُ فَلَمَّا

اتَّاهْتُمُوهُ لَا يُطِيلُكُمْ كُنُوزًا كُنُوزًا،

فَقِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَسْتَعُونَهُ بِهَا؟

قَالَ نَسْتَعِينُهَا كَمَا يَسْتَعِينُ عَصِيَّةٌ نُسْرًا نُسْرًا، فَلَمَّا بَيَّنَّا إِلَيْهِمُ الْفَاوْكَ كُنُوزِيْنَا

يَتَوَسَّلُونَ بِهَا، فَقَالُوا نَسْرًا نُسْرًا، بِبَعْضِهَا لَمْ يَخْلُصْ لَكُمْ لَكُمُ الْبَقْلُ وَالْأَخْلَاقُ -

(مسلم)

”حضور جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو، (ابو جابرؓ) کا سرکردگی میں

مشرکین بلکہ کے ایک قافلے کا راستہ دکھانے کے لیے بھیجا اور کہجڑوں کا ایک تسلیہ ہاتھ

ساتھ کر دیا، اس کے سرگرمی اور میر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فراہم کر کے، قرآن مجید ہم کو دے

ایک ایک کھجور دیتے۔

”ہمارے کھانے پر چھ لکھ آپ دے کھجور لے کر کیا کرتے تھے، انہوں نے کہا کہ

”ہم وہ کھجور دینے والی کو دے کر کچھ کی طرح کرتے ہیں اس پر ہانی پی جیتے تھے، تو یہ ایک

کھجور شام تک کے بے کافی ہوتا تھا اور صبحی افطی سے پتے بجااتے پھر ہالی میں اس کو

بھگوتے اور کھا جیتے۔“

(۳۲۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ،

إِنِّي لَأَكُلُ الْعَرَبِيَّةَ فِي سَهْوٍ فِي سَبْعِينَ آفَةً وَلَكُلُّهَا كُنُوزًا كُنُوزًا،

يَوْمَئِذٍ سَأَلْتُ عَمَّا فِي الْقُرْآنِ فَأَنصَرِفْ وَأَنَا غَوِيٍّ فَغَيٍّ  
فَكَفَيْتُمُ مَقَالًا مَّالِكًا عِلْمًا - (جمہوریہ علمی)

”حضرت سید بن طاہر نے فرمایا ہے۔“

میں سب سے پہلے عربی علماء کو جس نے اللہ کی راہ میں شہید ہوئے تھے ان کے لئے اللہ کا اجر  
بم بول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر کافروں سے جدا کرتے اور حال میں حکام ہمارے  
ہاں کہتے کہ کہہ میں اس کی کائنات ہمارے لئے ہے کہ وہ ہمارے لئے ہے کہ وہ ہمارے لئے ہے یہاں  
تک کہ ہم میں سے ہر ایک کا مال ہمارا ہے کہ ہمارے لئے ہے کہ ہمارے لئے ہے کہ ہمارے لئے ہے  
نہی نہیں ہوتی تو۔

(۳۴۱) سَأَلْتُ عَمَّا فِي الْقُرْآنِ فَأَنصَرِفْ وَأَنَا غَوِيٍّ فَغَيٍّ

فَكَفَيْتُمُ مَقَالًا مَّالِكًا عِلْمًا - (جمہوریہ علمی)

فَكَفَيْتُمُ مَقَالًا مَّالِكًا عِلْمًا - (جمہوریہ علمی)

”حضرت محمد بن عبد اللہ نے فرمایا ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہاں آئے ہیں اور حال ہے کہ وہ مجھے لایا ہے کہ وہ مجھے لایا ہے کہ وہ مجھے لایا ہے کہ وہ مجھے لایا ہے  
عمر و علم نے فرمایا۔

”اس شخص کو کیسے جس کے دل کو اللہ نے اسلام کی روشنی سے نور کر دیا۔ آج اس کو اس  
مکان میں دیکھ رہا ہوں اور اس اسلام ہونے کے پہلے اس مکان میں دیکھا ہے کہ اس کے گھر میں  
اس کو بہت ہی لذت ہے جسے اللہ کے حکم پر وہ خود کو کھانا کھا رہا ہے کہ وہ اس کے لئے  
کے دو سو سو ہم انکی اللہ کے لئے ہے کہ وہ اس کی جنت میں آج اس کو حال ہے۔“

اور اسلامی دولت یا حکومت بھی اگر ختم ہو جائے تو اس کے خاتمہ کے بعد اس کے جیسے کسی اور کو نہیں آتی۔ اگرچہ وہ پہلی اٹھویں قلم درجہ کے ساتھی نہیں اس حال میں دیکھا کہ روٹے ہیں۔

۴۲۲) وَتَنْصَرِفْ إِلَىٰ آلِ عَالِيٍّ مِّنْهُمْ

عَزَّوَجَلَّ فِي عَمَلِهِمْ شَهِيدٌ وَأَعْلَمُ الْغُيُوبِ  
فَإِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ  
وَتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْتَخِنُ الْكَافِرِينَ  
وَالْمُنَافِقِينَ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

لَا تَأْكُلْ أَمْوَالَهُمْ بَيْنَهُمْ ذَوَرًا ۖ وَأَنزِلُوا إِلَيْهَا مِنَ الْمَالِ لِيَتَرْضَوْا ۚ وَاللَّهُ يَتَذَكَّرُ أَلْفًا مَّا لَا تَعْلَمُونَ ۝

لَا تَقْرَأُوا عَلَيْهِمْ عَلَى الْكُفَرِ فِي ذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَتَّبِعْ أَهْلَهُمْ فَقَدْ يَكُونُ مِنَ الْكَافِرِينَ

محرم الحرام ۱۴۴۰ھ

کہ ہڈی کے ایک سرخ گوش بھی اسے گھومتی ہو، ٹانگہ بھرا جاگ کے دے دی  
تھی، خوشی نے ایک دہائی کھڑا کر دیا ہے گھر پر تھا، ہوا بھرا کی کوڑا کر دے میں ڈالا اور گرنے لگا  
کھانے کے لیے پہنچنے پر اسے اندر لے گیا، ہوا کے گھرنے کے لیے کی کوئی چیز بھی نہیں تھی،  
اور گرنے والی اس طرف دھڑکے گھرنے کے لیے کی کوئی چیز بھی نہ تھی، آگ ختم ہو گئی تھی۔



۳۱۵ آدمی لے کر مہینہ سے نکلے اور وہاں۔

”اے اللہ، یہ لوگ بیدار نہ رہیں، ان کو سوادی دے،

اے اللہ، ان کے جسم پر کپڑے نہیں دے، انہیں بے شک عطا فرما،

اے اللہ، یہ لوگ بھوکے ہیں انہیں کھانا دے۔“

قرآن نے ہر طرح کی سزاؤں کو فتح سے نوازا اور وہ اس حال میں عہد ہوئے کہ ہر آدمی

کے پاس ایک یا دو اونٹ تھے اور ہر ایک کو کھانا اور کپڑا ملتا تھا۔

تفسیر میں، یہی ان کے جو محمد جنگ انہوں نے انصاف اور کئی صدی بعد وہاں کے ساتھ شروع ہوا

مہاجر ہر طرح کی قرآنہاں دے دے، اور یہ خدا نے دیکھ لیا کہ انہوں نے ہمارا مال جو خدا کے

ہاتھ پر تھا اس میں سے ان کے لیے کچھ دے دیا، ان کے لیے فتح و نصرت کا درد و اذہ کھٹکا اور

ہر طرح انہیں دیکھا کہ انہوں نے ان کی سزاؤں کو فتح سے نوازا اور انہیں جو انعام ملے وہاں ہے

ان کا نصیب و ناسیب دیتے ہوئے کہ ان کو کھانا ملتا ہے، ان کے لیے ہر ایک کے لیے نصیب ملتا ہے

یہ اس وقت کے بعد فرمایا۔

”یقیناً اللہ نے ہمیں سے ان کی ہوائی اور ان کے دل و دماغ پر نصرت کے لیے

فرمایا کہ ان کو کھانا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کھانا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے،

ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے،

ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے،

ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے،

ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے،

ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے،

ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے،

(ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے،

ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے، ان کو کپڑا ملے،

ان کو کپڑا ملے۔



## دعا یا زندگی اور سنگدستی

(۳۶۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ شَتَّى شَتَّى لِقَتْنَا النَّبِيَّ ﷺ - (بخاری)

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم پر یہٹ بھر کھجور کھاتے نہیں رہتے تھے۔  
نیک خبر شیخ نہیں پڑھا۔“

اس سے کہہ لیں امتوں پر دھماکہ مسلمانوں نے اپنا سب کچھ اسلام کو پہنچانے اور  
کرنے کی خاطر کیا تھا، اُس وقت مسلمانوں کی فکر یہیں تھی، کچھ پر یہٹ بھر کھجور کھاتے کہیں کھجور شی  
کر یہٹ بھر تے، کھجوروں کے باغات کو ہائی دہنہ کی کھاد ڈالتے، کھاد ڈالتے کا فرست کھداتے، لیکن ان  
اسلام کے داعی کی پہچان ان میں گم ہو گئی تھی، دیرینہ شیعہ کی فتح کے بعد یہودیوں کا اور بھی ٹوٹ  
گیا اور ان کی مشرکوں بھی شک کر پڑ گئے تھے، انہیں کے ہونے کی جتنی چیزیں ان میں نہیں رہ گئی تھیں  
کہ کھجور کھاتے، اب تو مسلمانوں کے گلے کا وقت آ رہا تھا۔

(۳۶۵) وَكَانَ مُحَمَّدٌ وَابْنُ سَلَمَةَ قَالِیْ،

كُنَّا وَابْنُ حَنْظَلَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ مَرْثَدَةَ وَابْنُ سَلَمَةَ قَالِیْ مِنْ كَثَرِیْ لِقَتْنَا  
بِابْنِ عَبَّاسٍ قَالِیْ،

”بیچ بیچ میں خطوط ابھر رہے تھے، ابھی کہتے، لَقْنَا نَبَاً یُّشْرِقُ قُرْبَیْ الْكَلْبُ  
فَتَعَالَى، وَلَمْ يَكُنْ سَلَمَةُ قَالِیْ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ مَرْثَدَةَ وَابْنُ سَلَمَةَ قَالِیْ  
مَنْ لَقْنَا عَنْ، فَيَسِّرُ الْحَبَابَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ يَسِّرُ ابْنِ ابْنِ الْحَبَابِ، وَابْنُ  
عَلِيٍّ ابْنِ الْحَبَابِ۔ (ترجمہ عربیہ اسلامیہ، ص ۱۵۵)

”محمدی میری کہتے ہیں کہ،

”ہم اب ہر شے کے پاس پہنچے ہوئے تھے، انہوں نے کئی کے دربار تک پہنچے ہیں  
رکھے تھے، انہوں میں سے ایک کھڑے سے نکل کر بھی پھر فرمایا۔

”وہ وہ، اب ہر شے کے پاس پہنچے ہوئے تھے، ابھی کہتے، لَقْنَا نَبَاً یُّشْرِقُ قُرْبَیْ الْكَلْبُ  
ہوئے ہیں، اب ان کے پاس سے پہلے نہیں لے آئے، ابھی کہتے، لَقْنَا نَبَاً یُّشْرِقُ قُرْبَیْ الْكَلْبُ  
سے ہوش برباد اور ان کی علی اللہ علیہ وسلم کے سر اور جوار مالشہ کے چھپیں گسٹا ہوا لہانے والے

آئے اور یہ پھر میری گردن پر رکھ دیتے، دیکھ کر میری عقل میں فتور آ گیا ہے۔ یہ وہ گریہ بات  
فرق کی بلکہ بھوک کی وجہ سے یہی حال ہو رہا ہے۔

۱۳۳۶) عَنْ عَسْكَرِ بْنِ النُّعْمَانِ،

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَجْعَلُوا حَلْفَكُمْ سِلَاحًا وَرَبِّيَا بِطَنَ الْكَلْبِ  
فَلَنْ يَأْتِيَكُمُ دَعْوَى يَوْمَئِذٍ،

فَقَالَ يَا عَسْكَرُ: إِنِّي أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا جَعَلَ فِي رَجُلٍ يُسَلِّطُكَ إِلَهُكَ  
يَقْبَلُكَ فَكُلَّ عَيْبٍ كَفَّ رُخْبَةً قَوْيَ السَّخَالِ،

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا جَعَلَ فِي رَجُلٍ يَجْعَلُكَ فِي رَجُلٍ يَسْطَرُّكَ إِنْكَارًا وَفِي  
رَجُلٍ يُسَلِّطُكَ،

فَقَالَ: يَعْنِي النَّفَالُ الصَّالِحُ وَرَجُلِي الصَّالِحُ۔ (مشکوٰۃ)

”مصرعہ عربی اس میں دلی اشارہ ہے کہ حق ہے۔“

”میرے پاس ہی کمال شہرہ و علم ہے، حکم بھی اگر تم اپنے بھتیجا کے گرد اور میری کمر  
پاس آئی جہاں پہنچے ہو کہ آپ کے پاس مصرعہ اس وقت آپ کو ضرور یاد ہے؟“

آپ نے مجھ سے فرمایا: ”میں نے نہیں، اس غرض سے فرمایا ہے کہ آپ نہیں، ایک نیک آدمی  
پہنچیں ہا جہاں ہوں، اس ہم سے نہیں، اللہ کی رحمت ہا میں ہے کہ اور دلی رحمت ہے کہ اللہ کی  
نہیں، مال کو ایک منظر و نظیر تمام دونوں۔“

میں نے کہا: ”اے اللہ کے رسول! میں نے مال کا مسئلہ کہنے کے لیے ہجرت نہیں کی تھی  
میرے ہجرت تو صرف خدا اور اس کے رسول کے لیے ہوئی ہے۔“

آپ نے فرمایا: ”اچھا مال ایک آدمی کے لیے بہت اچھا چیز ہے۔“

تشریح:۔ عرب مصرعہ عربی اس میں دلی اشارہ ہے کہ حق ہے۔ اس بات کو کہ ہر روز کچھ  
مال دیکھتا ہوں، میں نے جو کچھ کام کیا خدا کی تو اللہ ہی کے لیے کیا، انہوں نے میری فریاد کی اللہ کے  
لئے دی، ان کی اللہ خدا کے لئے سے میری فریاد کا فرما کر اللہ ہی تمام ہوا۔ اگر  
ایسا نہ ہو تو خدا کی حمد۔۔۔ شائع ہونے والی کمال حد۔۔۔ حاصل ہوئی اور یہی ہے جس نے سب کو

اندر داخل ہونے کے بعد بچنے نہیں دیا۔ اور یہ کہ نور علی نور کی زندگی یہ قائم ہے۔

(۳۶۱) عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْعَدَاوَةُ قَاتِلَةٌ ۝

خَطِيئَتَا عَلِيٍّ بَيْنِي عَزَّ وَارَ ۝ وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَدَاوَةِ ۝

وَالْعَدَاوَةُ بَيْنِي سَاءَ سُلْعَةٍ ۝ ثُمَّ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى مَا لَنَا خَلَعًا مَرُورًا وَتَوَلَّى  
السَّجْدَ ۝ حَتَّى قَبِضَتْ أَنْفَهُ ۝ أَجَبْنَا مَا انْقَطَعَتْ سُبُحَةٌ ۝ فَتَلَقَّهَا بِحُزْنٍ وَتَوَلَّى سَعْدُ  
نَبِيٍّ مَلُوحٍ ۝ مَا أَتَوَيْتُ مَا يَرْضَوْنَهَا ۝ وَتَوَلَّى سَعْدًا وَبُشَيْرًا ۝ فَبَايَعَهُمَا الْيَوْمَ  
مَلَأَ سَعْدٌ رِجْلَيْهِ مِثْقَالَ مِائَةِ أَوْسُقٍ ۝ وَبُشَيْرٌ مِثْقَالَ ثَمَانِينَ ۝

كَرِهِي أَنْتُمْ ذَا لَوْ أَنَّ لَكُمُورِي تَلَوْنِي حُزْنِيًا وَنُوحًا ۝ اَللّٰهُ شَهِيدٌ ۝

(ترجمہ و تفسیر بحوالہ مسلم)

وحدی کی تفسیر و تفسیر کی ہے۔

کہ جب یہ خبریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آئیں تو فرمایا اس تقریب کا نہیں  
نے اور یہ کہ اس باتوں کے علاوہ بھی فرمایا،

کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں دیکھا ہے کہ  
میں ساتویں شخص تھا اور چار آدمی تھے۔ ساتھی ملکی کا یہ حال تھا کہ ہر ایک کے درخت کا پتہ  
کے سوا ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ تمہیں کہانے کہ دو سے چار سے گزریں  
ہمارے بڑ گئے تھے۔ اور کڑے کی حالت کان عالم تھا کہ ایک دوسرا ایک ہوا۔ لیکن تو اس کے  
میں نے دو گڑے کر دیئے۔ آدمی سدری ہلکا نے کوئی اور آدمی میں نے، لیکن آج ہم  
ساتوں میں سے ہر شخص کسی دوسرے کے ساتھ کا گور ہے۔ اور اس بات سے غلام ہوا، کہ میں  
اپنے آپ کو اس عہد سے پر ہونے کا دوسرے بڑا ہوا اور اللہ کے نزدیک حقیر ہوں۔

(۳۶۲) وَعَنْ أَنَسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝

ثُمَّ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ۝ وَخَوَّلَهُ مَقْدُونِي ۝ أَوْسُقًا ۝ ثُمَّ وَبَيْعِي ۝ وَأَمَّا سَأَلَ سَلَمَةَ  
كَوْنَهُ وَوَرِثَاجَ فَلَا يَبْطِئُ بِسَدِّ نَفْسِهِ ۝ أَفَلَا يَسْأَلُ ۝ (ترجمہ و تفسیر بحوالہ مسند امام مالک)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ہے۔



## فکر آخرت اور شوق جنت

• اُس شخص کے باب کا بہت سی صفائی آپ کا فکر ہے کہ یہ کبھی نہیں بڑھ کر اپنے  
 ارادہ کر لیا ہوگا کہ سواہ کرام کو کتنے سخت سختوں سے گزر رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ کیا  
 چیز تھی جس کی وجہ سے صاحب کے لئے یہی چیزیں (یہی جگہ سے ہا نہیں نکلا گیا) چیز تھی جس نے  
 اس کو اتنے سخت حالات میں ڈھکی بکری بھانٹے رکھا؟ سب سے بڑی کارِ صالحہ یہ ہوتی ہے،  
 اس میں بھی اس کے عقلم نہیں ڈھکی بکری بھانٹے۔ اور اس کی سب سے بڑی کارِ صالحہ یہ ہے کہ اس کی اولاد  
 ماحول ہونے کے بعد دنیا کی طرف لپکتے سے کسی چیز سے نہیں باز رہا، یہ اس طرح کے  
 سوالوں کا جواب دو صفیں دیں گی جواب آپ کے سامنے آ رہی ہیں۔

وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ  
 وَمَنْ يُؤْتِكُمْ ذَٰلِكَ فَهُوَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

آسان ہی آسان ہے۔ اگر یہی خیرات دینی لو جو کہ حلال اس سے زیادہ سخت ہو گئے۔  
اس کے بھائیوں نے ایک اور حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
ہے کہ

مقبول کے طور پر، جو ملک اس کی طرف سے ہے۔

(۳۳) عن أسماء بنت أبي بكر قالت:

فَأَمْرٌ مِّنَ اللَّهِ بِشَيْءٍ كَرِهَ الْغَافِلُونَ  
لَسَوْفَ يَكْنُزُوكُمْ وَإِذْ تَخْلُجُونَ فِيهَا أَتَى بِكُمُ الْغَوْرِيُّ بِرِجَالٍ يَخْلُجُونَ فِيهَا  
لَسَوْفَ يَكْنُزُوكُمْ وَإِذْ تَخْلُجُونَ فِيهَا أَتَى بِكُمُ الْغَوْرِيُّ بِرِجَالٍ يَخْلُجُونَ فِيهَا

مسئرت امام رضی اللہ عنہا اور مگر رضی اللہ عنہ کی ماسخوئی ایسا کرنا ہی تکلیف کا عنصر  
 علی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید میں قبر کے خطاب کا ذکر کیا تو اس میں ٹھٹھانے کے لئے  
 تشوہیح... وہ اسی لئے دے گئے کہ قبر کا کلمہ ہی سہی ہے، اور ان کی کونجہ بہت کی مگر ہے۔ علوم  
 نہیں کہ قبر میں لڑشوق کے عنصر احتمال سمجھیں کا صحیح جواب دے سکیں گے اور نہیں؟

وَمِنْهُمْ مَنِ انْتَحَىٰ مَنَافِعَ الْمَالِ وَالْمُلْكِ وَالْأَسْرَارِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ سَأَلَ بِوَجْهِكَ الْمَوْتَ ۖ وَأَقْبَلَهَا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ مَّاتَ وَكُنْ لَهُ أَهْلٌ عَالِمِينَ ۚ

[illegible]

محبت اخیر کتب پر مکمل کردہ ہے اس کی اور حضرت احمد رضا رحمہ اللہ کے قلم سے

اسے اچھوڑا دینی اچھی مشورہ ملی غلطی و ظلم کے راز سے بیکار کیا آگاہ تھا؟

انہوں نے کہا: اللہ کی چار حضور علیہ السلام کے واسطے ہی تو قرآن نازل ہوا۔ اگلے صفحہ

زیریں ہر طرف بھونکتے تھے کہیں وہاں کی گھڑیاں دھانکی ہو رہی تھیں۔

(۳۳) بَلِّغْ رِسَالَنَا إِلَىٰ أَعْيَانِ قَلْبِكَ يَا قَلْبُ

«عُرِجَتْ عَلَى الْمَلِكَةِ فَبَكَتُ وَأَتَتْهُمُ فَتَيَاتُهَا فِي الْخَيْرِ وَالْقَبْرِ، وَكَتَبَتْ

تَمَامُ كِتَابِ الْفَرْقِ الْبَيْنِ فِي الْفَرْقِ الْبَيْنِ

فَمَا أَقْبَلَ عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَادَىٰ لَهُمْ وَأَمَّا وَنَدَىٰ لَهُمْ وَنَادَىٰ لَهُمْ  
وَلَهُمْ خُذُوا - در اس مقام میں -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے  
اصحاب کے پاس سے کہہ رہا تھا کہ ابھی صوم جو کسی کو آپ کے اقرب قرابتی اور کہا  
"میرے سامنے جتنی دلی گئی تو آج سے زیادہ برا اور زیادہ دور کوئی اور نہیں دیکھا۔  
اور اگر تم کو وہ بات معلوم ہو جاتی ہو تو ۲۵ برسوں تو تم لوگ یہ بات کہ جتنے اور یہ بات کہ  
مصرحہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "اصحاب رسول ہائے حق کے زیادہ کوئی اور نہیں  
نہیں آیا انہوں نے اپنے سر و صاحب اپنے قریب کیوں بھرتے رہے۔"

تشریح :- اس سب بات سے ان کے کام و رو بھی یہ ہے کہ اس بات میں مزاحیہ بھی آپ کے  
ساتھ ہونے کے لیے اس سب حق لواتے ہیں۔ حقائق تک جتنا واقعہ لکھا یا اس طرح کی کوئی بات  
ظاہر ہے کہ ان کی اعظمیٰ اعظمیٰ و کم ہونے کے لیے اس طرح کی بات لکھنا ہوتا ہے کہ ان کی  
کے بعد کے لوگوں کے لیے نوری ہے۔

اس حدیث میں مزاح کا ذکر ہے بلکہ یہ کہہ رہا ہے کہ ان کی جہنم کا مشاہدہ بھی کیا گیا  
ہے اور یہ جو کہ جتنے اور یہ بات کہ ان کے لیے اس سے ان کی حالت ہے کہ ان کی حق پر نگاہ  
کھلی ہوئی ہے۔

وَمَا أَقْبَلَ عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَادَىٰ لَهُمْ وَأَمَّا وَنَدَىٰ لَهُمْ وَنَادَىٰ لَهُمْ

فَمَا أَقْبَلَ عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَادَىٰ لَهُمْ وَأَمَّا وَنَدَىٰ لَهُمْ وَنَادَىٰ لَهُمْ

فَمَا أَقْبَلَ عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَادَىٰ لَهُمْ وَأَمَّا وَنَدَىٰ لَهُمْ وَنَادَىٰ لَهُمْ  
فَمَا أَقْبَلَ عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَادَىٰ لَهُمْ وَأَمَّا وَنَدَىٰ لَهُمْ وَنَادَىٰ لَهُمْ

وَمَا أَقْبَلَ عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَادَىٰ لَهُمْ وَأَمَّا وَنَدَىٰ لَهُمْ وَنَادَىٰ لَهُمْ

وَمَا أَقْبَلَ عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَادَىٰ لَهُمْ وَأَمَّا وَنَدَىٰ لَهُمْ وَنَادَىٰ لَهُمْ

وَمَا أَقْبَلَ عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَادَىٰ لَهُمْ وَأَمَّا وَنَدَىٰ لَهُمْ وَنَادَىٰ لَهُمْ

وَمَا أَقْبَلَ عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَادَىٰ لَهُمْ وَأَمَّا وَنَدَىٰ لَهُمْ وَنَادَىٰ لَهُمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے یہ باتیں کاہان سے کہیں کہیں پہنچیں۔  
 انہوں نے کہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ تمہیں کوئی چیز یاد ہے؟  
 انہوں نے کہا: مجھے بھٹا یاد آیا اس لیے وہ بڑا تاریک ایک ایک چوہی کو قیامت کے دن  
 یاد رکھیں گے؟

آپ نے فرمایا: اتنی ساری ایسے ہی جہاں کوئی گسو کو یاد نہیں کرے گا،  
 ایک روز صبح جب کہ اعمال تو نے پاس سے ہوں گے اس وقت ہر شخص کو اپنی عمر بتائی  
 کہ اس کی عمر اتنی ہو گئی ہے یا تو کم ہو گئی ہے۔

اور وہ سارا موقع جہاں کہ نماز میں داخل ہو جائے گا، دائیں بائیں ہر شخص کے  
 پیچھے سے اتنی باتیں۔

اور پھر اس موقع کی سزا ملنا دیکھنے کے وقت جب وہ اپنے آپ کو یاد کرتے گا، اور  
 آدمی اس سے کہے گا:

۱۵۳ ہجری کان القرآن من اختلاف شیعہ بعض إذا أتى قائل  
 منكم لا يؤمن بالله يومئذ يؤذون ولا يؤمنون ما لا يؤمنون

(ادب المفرد — رقم ۱۵۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں کہیں کہیں  
 کہ جب کوئی شخص ان کے سامنے ہی کا قرینہ کرنا کہتے۔

”اسے میرے اللہ کہہ لو کہ میرے پاس سے میں کہتے ہیں اس کا بھائی ہے نہ  
 بھائی ہے اور میرے کہ جب یہ نہیں جانتے ہیں انہیں صحت کر دیجیے“

۱۵۴ ہجری عن عبد بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 لما أتت حذرة الأنبياء،

”تو جن انبیاء کو آئے انہوں نے کہا: ایما انهم بالانبياء انهم انهم  
 وكنتم قهقرا“۔ (صحیح مسلم)





قرعہ بھی نہ گھٹی ہار گئی ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اس بڑا تپا سے ہلکا چلکا ہواؤں  
تکڑا کرانی سے اس اونچی پیراڑی کے پدا کر دوں۔

تشریح: مطلب یہ کہ ہم اس دنیا میں مسافر کی حیثیت میں ہیں، ہماری منزل آخرت ہے یہاں  
میں رہا ہے، اور سارا سفر ساتھ ہلکا سلاخی ضرورت ہے اگر وہ سبھی لوگ سلاخی دنیا میں  
کہے کیا ہوگا؟ ہر گز نہیں کہ وہ سب کا سلب دینا ہوگا اور ہر طرف ہمت کھدائی ہوگا۔

۱۰۴۴ عَنْ أَبِي اسْحٰدَا اَنَّهُ مَقَلَ عَلِيَّ ابْنِ اَبِي رَافِعٍ هُوَ بِالرَّيِّبِ دَاوُدَ وَجَسَدًا  
اَسْرًا اَلَا سُرُوْدًا وَرُسُلًا عَنَّا لَيْسَ عَلَيْهِ اَلْوَلَمُ اَسْبَابُ وَلَا اِلَافُ خُسُوْفٍ،  
لَقَال: اَلَا تَنْكُرُوْنَ اِلَّا مَا نَا سُرُوْدًا هَلُوْدًا مَسْرُوْمًا اَوْ سَا سُرُوْدًا اَبِي  
اَبِي اَلْعِزَّي، لَمَّا اَوَّ اَكْبَيْتُ اَلْعِزَّي مَا اَلَا عَلِيَّ بِدُنْيَا هُنَا

وَرُوْدٌ خُرُوْدِي سَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَرَسُلُهُ فَيَدْرِي اَنَّهُ دُوْنُ جَسَدٍ وَجَسَدٌ  
خَلُوْدٌ اَوْ اَسْرًا وَرُسُلًا، وَنَا اَلَا عَلِيَّ عَلِيٌّ وَفِي اَلْعِلَالَةِ اَلَيْسَ فَرُوْدًا  
لَعَرِي اَلَا اَلْعِزَّي مَن اَلَا عَلِيٌّ عَلِيٌّ وَرَسُلُهُ مَسْرُوْمًا۔ (غزوات ص ۱۰۴۴)

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں دودھ دھو کر کے اس تمام تر کھدائی میں سے اس اہل  
یک دنیا ملک کو بدست و بدست نشانی ہوتی تھی، سو وہاں کی خوش حال اور سلاخی لگا تھا  
سفر کے روز نے فرمایا کہ تم لوگ نہیں دیکھتے ہو یہ صورت کچھ کیا مشورہ دیتی ہے؟  
یہ مجھ سے کہتی ہے کہ میں عراق میں، اگر تیرے عراقی ہوں گا تو لوگ کچھ دیکھیں تو سارا ہلکا  
کے لیے ٹوٹ پڑے گے،

ملا کر میرے محبوب ہی علیؑ علیہ السلام نے کچھ دیکھتے کہ ہے کہ جہنم کے لیے ایک  
بہت زیادہ کھسکی دلا دے گا ہے میں دیکھتا ہے تو جتنا ہی ہمارے اس کم سے کم سلاخی  
ہوگا اتنی ہی قیمت کا مکان زیادہ ہے اور اگر میرے سلاخی سے دوسے پندے سے ہمیں تو قیمت کا  
انکس کم حکم ہوگا۔

دین کی دھاریں

۱۰۴۵ وَفِي اَلْعِلَالَةِ اَلَيْسَ فَرُوْدًا وَرَسُلُهُ مَسْرُوْمًا۔

[illegible][illegible]

سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ سے خارج ہونے کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے،  
 اے اصحاب! تم تیار رہو! تم تمہاری قوم کے ساتھ آج آخرت میں شہدے والا ہے اگر اس دنیا میں  
 تم جہنم میں جاؤ تو مرنے پر غور و فکر کی تمنا کرتے ہو۔

تفسیر ۳۔ صاحب مفسر ہے وہ لوگ فراموشی و غفلت کا شکار تھے کہ ان کے دلوں میں ایسا گڑبڑ  
تھی جتنے ننگے لوہے کے گڑبڑے ہوتے تھے کہ گڑبڑا ہوا شے اس کے ساتھ لڑائی نہ کرتی تھی۔  
و غفلت سے قائم نہیں کر سکتی اور جہتِ قائم کے لوگ تھے، دوسروں کے غمروں پر ہلکے دانتے نہیں  
و لوگ اندھا بہانہ کیا کرتے تھے لیکن یہی اصل مطلب و مقصد ہے کہ ان کے لیے ان کا سہارا و تکیہ  
سے یہ صاف دیکھیں کہ فریضہ ریت کا میں کرتے اور لکھتے، ان کی شکل میں ایسا کیا کرتے اور کچھ لوگوں  
کو اس دور کے لیے تیار کیا ہوا تھا، ظاہر ہے کہ یہ صحت سے ان کا سہارا و تکیہ ہے کہ ان کے  
لیے یہ فریضہ و تکیہ و تکیہ و تکیہ کرتے، صحت کے لوگوں کا تکیہ کرتے ہیں کہ ان کی  
تکیہ، ان کی تکیہ کا تکیہ، ان کی تکیہ کا تکیہ، ان کی تکیہ کا تکیہ، ان کی تکیہ کا تکیہ۔

[illegible]

فَمَنْ شَرَىٰ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ

لَا تُهْمُ بِهِ خُشُوعَ الْحُجَّةِ قَبْلَ الْاْتِخَا بِهَا شُرُوبٌ عَالِيَةً.

فَإِنْ لَمْ يَلْقَ سَآئِرَ آيَاتِ الْكِتَابِ أَصْحَابُ الْمَشْرِقِ قَالَ بَشِّرْهُنَّ بِعَذَابِكُنَّ عَنِّي حَتَّى  
تُغْنِيَنَّ عَنْ الْكُفْرِ مَنَعَهُنَّ أَلْوَعُهُنَّ أَزْوَاجُهُمْ (مشكور)

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

وہی مسجد ہوگی میں دیشا نوا احمد مسجد کی طرف بہاؤری کی ایک جماعت بھی تھی  
 جس کا تعلق ہی علی احمد علیہ وسلم جو بہاؤری کے محل کر مسجد میں تشریف لے گئے اور غلام بہاؤری  
 کا ہوس میں مکر میں گئے اور یہی تھیں احمد کر مہاؤری۔

یہ سارا طریقہ راز و کلم ہے جس پر یہ کو اطلب کر کے فرمایا؟ غرض وہاں میرے کو خوشی ہو  
۶۴۷ ہے۔ اس کے پیروں کے پتھر بڑے سنگ سے چل جاتی ہیں جیسے رنگین ہمارے سے  
ہوئیں۔ مگر یہ بتائیں کہ اصل ہون گے۔

جہاں میں لڑنے لگے۔ اور غریب بھائی کے چہرے مسرت سے ہلکے ہو گئے۔

[illegible]

المسألة الأولى

(۴۳۱) من ربي في قلبك وفي ربي ربي.

[illegible]





شہادت اور شوقِ جنت

(۴۴) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَسْجِدَهُ فَسَمِعَ نَجْوَى ثَلَاثَةِ رِجَالٍ يَتَذَكَّرُونَ فِيهِ

نَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْعَدُوا مِنْ لَعْنَةٍ وَلَكِنَّ مِنْ شَرِّ لَعْنَتِي الْكُفْرُ

فَعَلَا أَفْطَرِيكَوْنِ نَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُفْرُكَوْنِ بِشَوْكَوْنِهَا

قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْخَنَابَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ كُفْرًا أَشَدَّ مِنْ شُكْرٍ؟

قَالَ نَعَمْ

قَالَ مَيْمُونُ بْنُ

نَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا خَيْرُكُمْ عَلَى نَفْسِكُمْ يَوْمَ يَخْرُجُ

نَقَالَ لَا وَهُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمَ تَجُوزُ الْأَنْفُ الْكُفْرُ مِنْهَا الْغُلُوبُ

قَالَ "لَيْسَ لَكَ مِنْهَا غُلُوبٌ"

وَالْأَمْرُ يَخْرُجُ مِنْ قُلُوبِهِمْ لِيَجْعَلَ يَلْعَنُ وَيُكْفَرُ، ثُمَّ قَالَ بَيْنَ أَمَّا

بِهِدَا عَنِّي أَلَمْ تَعْرِفُوا خَيْرَ مَا كُنْتُمْ لَا تَكُونُونَ؟ قَالُوا بَلَى سَعَى مَنَعَا

بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ سَعَى لَوْ تَرَى الْكُفْرَ وَالْإِيمَانَ

مَعْرِفَتِ مَنْ وَهُوَ شَرُّ مَا عَرَفْتُمْ

ہوں شریعت اور علمِ حق کے ساتھ کسی شخص کے چلنے اور شرکیہ کے چلنے پر

پہنچ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ

"تم میں سے کوئی آگے نہ بڑھے یہ سب عدا کے ہیں کہ ان کو تم نے میرے ساتھ

اس کے بعد شرکیہ آگے بڑھا کر اس کی قربی کے قریب رہے یہی خیر ہے کہ ان کو تم نے

لڑنا شروع کیا

میں جنت کا حاصل کرنے کے لیے بڑے صوفیوں کی ایسا ہی اندھڑائی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

یاد رہے۔

میرے ہاتھ نے کہا کہ تم جنت کی ایسا ہی اندھڑائی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

صوفیوں کی اس طرحی وکلم نے فریاد کیا۔

تو انہوں نے کہا صوفیوں کا وہ

دوسرا صوفی اس طرحی وکلم نے کہا کہ تم دوسرا صوفیوں کی جنت ہے۔

انہوں نے کہا کہ "میں صوفیوں میں سے ہوں۔ دوسرا صوفیوں کی جنت ہے۔"

آئندہ ہے۔

اپنے نے کہا کہ جنت میں جنت کے نام کے جنتوں نے کہا کہ جنت میں

تو ان کے کہیں اور انہیں کہانے کے۔ جنتوں نے کہانے کے کہانے میں جنت میں

کی ان کی جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

پہلے میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

پانی انہوں سے جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

تو انہوں سے جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

کہانے کے کہانے میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

(۳۳) جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں

جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں جنت میں



قَالَ وَمَا سَأَلْتُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا تَجِدْتَنِي

قَالَ يَا نَبِيَّ مَا لِي بِكَ مِنْ قَوْلٍ كَقَوْلِ هَذِهِ الْأَنْبِيَاءِ قَوْلُكَ شَيْءٌ  
فَتَجِدْتَنِي فِي سَبِيلِ شَوْشَوَاتٍ دَبْلُ لَهَا قَوْلُ ... آخِرُ كَقَوْلِ رَجُلٍ قَوْلٍ ...  
وَقَوْلِ رَجُلٍ قَوْلٍ ...

وَصَدَقَ مَا رَوَى عَنْهُ كَقَوْلِ رَجُلٍ قَوْلٍ ...  
وَصَدَقَ مَا رَوَى عَنْهُ كَقَوْلِ رَجُلٍ قَوْلٍ ...

اِسے ہمیں کیا نئی چیز نہ تھا تو وہ بات جو اللہ کے یہاں سے آپ کے شہادت کے  
بہرہ کی؟

نئی ہے کیونکہ وہاں پہلے نہ

تو میں اللہ کی طرف سے علم نے لیا کہ اگر کسی غیری سے اللہ تو ہی عیسیٰ کے لیے  
ہے بات کہ ہے لکھتا ہے کہ آپ سے کہنے سے کہ لکھتا ہے کہ

اسے اللہ کے یہاں سے لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ

تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ  
تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ

تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ  
تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ

تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ  
تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ

تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ  
تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ

تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ  
تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ

تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ  
تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے سب سے بڑی باتوں میں ہے کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ



اعباد و برات کرتا ہوں اس سے جو شرکیں نے کیا۔

پھر ان کے بڑے بڑے مسدویں عمارتوں سے ملاقات ہونی لگا کہ:

”اے مسدویں! تم سب ہی خدا کے واسطے اپنی جنت کی طرف جارہی ہو۔

میں ان کے اس طرف جنت کی خواہش کرتا ہوں۔“

مسدویں مسدودوں کی طرف علی علیہ السلام سے کہتی تھیں: اے اللہ کے رسول! جو کارنامہ

اسی ہی نصرت کرنے انہیں ہوا وہ مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا۔

اس صورت کے دلی مصرت اسی میں اللہ عزوجل نے انہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے بچاؤ کے جسم پر ان

دعا سے انہیں دلم دیکھا۔ جو یہی ہے کہ تلواریں کے پختہ ہونے اور کچھ مردوں کے دلم تھے۔

منہجی کے ہاتھوں آکر برائے اور انہیں اس بے دردی سے لڑا کہ کچھ ہاتھ نہیں ہا سکتے تھے۔

کہ یہ لے ان کے ہاتھ کی انہیں سے بچاؤ۔

اسی ہی وقت کہتے ہیں کہ میں اسباب کہ آیت: **وَالْمُؤْمِنُونَ سَائِدُونَ**۔

اچھے ہی لوگوں پر سادہ ہوتی ہے۔

وہ سب سے اچھے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے گئے عہد بندگی کو بچ کر دکھایا ہے۔

کہ انہیں خدا پرانہ کر کے اور کچھ بچے ہیں جو اللہ سے اچھے ہیں۔ انہوں نے اپنے عہد میں خاص

نعمتیں بھی کیں۔ (اصحاب: ۲۲)

(۱۴۳) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**

**عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ جَاءَ الْإِسْلَامَ يُؤْمِنًا وَالْعَمَلُ**

**وَالْإِسْلَامُ فَعَمَلُهُ سَائِدٌ وَمَنْ جَاءَ الْإِسْلَامَ يُكْفَرًا وَالْعَمَلُ الْكُفْرَانُ فَعَمَلُهُ**

**لَحَائِبٌ حَتَّى يَمُوتَ يُكْفَرًا وَالْعَمَلُ الْكُفْرَانُ فَعَمَلُهُ لَحَائِبٌ وَتَعَلَّقَتْ**

**بِالْأَهْلِ وَتَلَوْنَ بِالْعَمَلِ فَعَمَلُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَتَعَلَّقَتْ بِالنَّاسِ فَعَمَلُهُ**

**وَتَعَلَّقَتْ بِالنَّاسِ فَعَمَلُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَتَعَلَّقَتْ بِالنَّاسِ فَعَمَلُهُ**

**وَتَعَلَّقَتْ بِالنَّاسِ فَعَمَلُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَتَعَلَّقَتْ بِالنَّاسِ فَعَمَلُهُ**

**وَتَعَلَّقَتْ بِالنَّاسِ فَعَمَلُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَتَعَلَّقَتْ بِالنَّاسِ فَعَمَلُهُ**

لَقَدْ زُلْزِلَتْ أَرْضُنَا وَلَئِنَّا لَآكُنَّ قَوْمًا مُّسْلِمِينَ فَتَقَطَّعْتَ أَفْئِدَتُنَا وَتَحَنَّنْتَ عَلَيْنَا فَتَقَطَّعْتَ  
فَقَالُوا كَذِبٌ وَمَرْجُوتُ الْفِتْنَةِ

لَقَدْ زُلْزِلَتْ أَرْضُنَا وَلَئِنَّا لَآكُنَّ قَوْمًا مُّسْلِمِينَ فَتَقَطَّعْتَ أَفْئِدَتُنَا وَتَحَنَّنْتَ عَلَيْنَا فَتَقَطَّعْتَ  
أَبْلَاقَنَا بِمَا كُنَّا فِي لُبِّهَا إِنَّكَ فَتْرِهِتَ أَفْئِدَتَنَا وَتَرْجِهَتْ أَسْبَاطَنَا - (پارا ۱۱، اسلم)  
حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں،

پھر آدمی بھی علی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور انہوں نے آپ سے کہا کہ ہمارے ساتھ  
پھر آدمیوں کو لکھی دیکھو ہم بھی لڑائی اور سنت کا تعلیم دیں تو آپ نے انہوں سے کہا کہ میں نے  
جنہیں قرار دیا ہے کہ وہ لڑائی کا ہونا چاہتے ہیں، انہیں ہی میرے ہاتھوں میں لے آؤ گے۔ لوگ  
مردوں میں سمجھوتہ بھی بند کر دیا کہ قرآن پڑھتے اور لکھتے اور دین والی آکر سمجھوتہ بھی لکھتے  
اور جنگی ہمارے گناہ کا شے انہیں پہنچتا ہے جو کہ پہلے آپ سے آتا تھا اور دوسرے غریبوں  
کے لیے کہہ دیتے تھے۔

اب سب حضرت کو بھی علی اللہ علیہ وسلم تھے اور ان کی تعلیم و تربیت کے لیے بھی وہی لوگوں  
نے لڑائی کے مابین مقرر آدمیوں کو دیا تھے میں اور وہاں۔ جب جنگ کی کہ ہمارے ہاتھ اس وقت  
انہوں نے بڑھا دی،

ما سے اللہ ہمارے ہاتھوں سے ہمارے شریکوں، ہمارے تمام گناہ دیکھ کر ہم اپنے آپ سے  
جاملے اور ہم سے غلطی ہوئی اور ہم سب سے غلطی ہو گئے۔

وہی کہنا ہے کہ ایک آدمی حضرت ابراہیم کے ہاتھوں میں لڑائی سے اس کو اور دیکھ کے خیر سے  
دیکھ کر یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں میں لکھتا ہے کہ تم سب کی باتیں سن کر یہاں تک کہ  
خیر سے یہی وہی کہہ دیتے ہیں علی اللہ علیہ وسلم کو اس میں جو لوگوں کو جاتا کرتا ہے کہ ان کی تعلیم  
وہی کہنے کے لیے بھیجے گئے تھے یہاں تک کہ وہاں تک کہ انہوں نے میرے ہاتھوں میں لکھا کہ

ما سے اللہ ہمارے ہاتھوں سے ہمارے شریکوں، ہمارے تمام گناہ دیکھ کر ہم اپنے آپ سے  
جاملے اور ہم سے غلطی ہوئی اور ہم سب سے غلطی ہو گئے۔

خیر سے یہی وہی کہہ دیتے ہیں علی اللہ علیہ وسلم کو اس میں جو لوگوں کو جاتا کرتا ہے کہ ان کی تعلیم





حضرت شہزادی اور مہر علی شاہ حضرت کے دعاوت ہے کہ،

”ایک دیہاتی عرب بھی مہر علی شاہ طبرہ و حکم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ پر ہاتھ لایا اور  
ساتھ ہو گیا اور کہا کہ،

”میں آپ گھر بار چھوڑ کر یہیں آپ کے ساتھ بیٹھیں رہوں گا۔“

اس کے بارے میں بھی مہر علی شاہ طبرہ و حکم نے حق سمجھ کر کچھ ہدایت دی یہاں پر آخر  
بھی مہر علی شاہ طبرہ و حکم نے اس کے بعد یہاں ہی بھولی غیبت چلائی اس میں اس دیہاتی عرب کا بھی  
مستحق کیا اور کسی صوبائی کے حوالے کیا کہ جب وہ آئے تو اس کا مستحق سے دینا، وہ سوچتا تھا  
یہاں ہی کے اور شاہزادے نے کیا تھا، چنانچہ جب وہ اس کا مستحق گوں نے اسے دیا۔

اس نے کہا ”یہ کیا ہے؟“

لوگوں نے بتایا کہ حضور مہر علی شاہ طبرہ و حکم نے تمہیں یہ مستحق دیا ہے۔

تو وہ اپنا مستحق دینے والے حضور مہر علی شاہ طبرہ و حکم کی خدمت میں پہنچا اور کہا ”مستحق دے دیا“

”ہے؟“

آپ نے فرمایا ”تمہارا مستحق ہے خوشی نے نہیں دیا ہے۔“

اس نے کہا ”میں نے اس مال کے لیے آپ کا ساتھ تقویٰ کیا دیا ہے، خوشی نے تو

آپ کی چیزیں اس لیے کی ہے کہ میرے خلق میں دشمنوں کا کوئی تیرا اگر گئے اور فی شہادت

ہاں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔“

یہی مہر علی شاہ طبرہ و حکم نے فرمایا کہ ”اگر تیری تبت سچی ہے تو اللہ تیرے ساتھ ایسا ہی

معاہدہ فرمائے گا۔“

اس کے بعد عرصہ بعد لوگ دشمن سے چھاؤ کرنے کے لیے نکلے تو یہ بھی ہی کے ساتھ

ہو گیا اور یہاں ہی شریک ہوا تو اس کا جنازہ بھی کریم مہر علی شاہ طبرہ و حکم کے پاس لایا گیا اس کے

خلق میں دشمن کا کوئی تیرا گئے تھا جس سے موت واقع ہو گئی۔

حضور مہر علی شاہ طبرہ و حکم نے تمہیں کیا یہ وہی شخص ہے جس نے شہادت کا لٹکا تھا؟

لوگوں نے کہا کہ ”ہی۔“ وہی شخص ہے۔“







دولت علی خاں علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

”سب اشیاء کو یہ کہہ کر کھڑے کر دینے کا قصد فرماتا ہے تو اس کے قلب کو واقعہ

پاؤں سے جدا

دیکھ کر خدا ہی راہ خدا کی صورت نہیں دیکھتا، اس کا دل خیرات کا پیڑ ہو جاتا ہے کہ شیطانی

لو فطرتی وخالقہ ورازقہ ہی نہیں ملتا۔

